عمران سیریز
ارڈ ریک
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین!

سلام مسنون۔ نیا ناول "اسٹار ٹریک" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ سائنسی دور میں بعض اوقات ایسے مجرم بھی سامنے آجاتے ہیں جو اپنی اعلیٰ ترین سائنسی صلاحیتوں کی بنا پر پوری دنیا کو انگلیوں پر نچاتے ہیں اور دنیا کے وہ سائنس دان جو اپنے آپ کو عقل کُل سمجھنے لگتے ہیں ایسے مجرموں کے سامنے طفل مکتب کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک مجرم اسٹار ٹریک بھی ہے جس نے ایکریمیا، روسیاہ اور دیگر تمام سُپر پاورز کے خلائی راز ان کی آنکھوں کے سامنے اس طرح چرانے شروع کر دیئے کہ سُپر پاورز جنہیں اپنی سیکرٹ سروسز، سپیشل فورسز اور سائنس دانوں پر بے پایاں گھمنڈ ہوتا ہے۔ بے بسی کی تصویر بن کر رہ جاتی ہیں اور پھر ایسے وقت میں جب کہ سُپر پاورز گھٹنے ٹیک چکی ہوتی ہیں، عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی گُل کھلانا شروع کر دیتی ہے۔

جی ہاں! — جو راز پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز، سپیشل فورسز اور سائنسدان ٹکریں مارنے کے باوجود تلاش نہیں کر سکیں۔ وہ عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی چٹکی بجاتے ہی تلاش کر لیتی ہے۔ مگر تلاش کر لینا اور بات ہے لیکن اس پر قابو پا لینا اور بات ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان جو جان لیوا اور کڑے مراحل آتے ہیں ان سے نمٹنا ہر آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ عمران ہی ہے جو نہ صرف کسی راز کو تلاش بھی کر لیتا ہے۔ بلکہ اس پہ

قابو پانے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔

یہ ناول ایسے ہی بے شمار جان لیوا اور کڑے مراحل کی کہانی ہے۔ یہ ناول لمحہ بہ لمحہ برپا ہونے والی اعصابی جنگ اور قدم بہ قدم سنائی دینے والی موت کی خوفناک آہٹوں ——— ہر سانس کے ساتھ دم توڑتی ہوئی زندگی اور ہر دھڑکن کے ساتھ زندہ ہونے والی موت کی ایک ایسی کہانی ہے جسے پڑھنے کے بعد آپ یقیناً اسے بھلا نہ سکیں گے ——— پڑھ کر دیکھ لیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عجیب و غریب مشینوں سے بھرے ہوئے اس وسیع و عریض ہال میں بھگدڑ سی مچی ہوئی تھی۔ سفید کوٹوں میں ملبوس لوگ تیزی سے آ جا رہے تھے۔ بے شمار افراد مشینوں سے چمٹے ہوئے تھے۔ ساری مشینوں کی مختلف آوازیں مل کر ایک عجیب سی آواز پیدا کر رہی تھیں ——— ہر مشین پر موجود چھوٹی چھوٹی سکرینوں پر مختلف مناظر نظر آ رہے تھے۔ ہر شخص اپنے اپنے کام میں بے تحاشا مصروف تھا ——— ایک طرف کونے میں رکھی ہوئی ساگوان کی بڑی سی میز کے پیچھے ایک سفید بالوں والا دراز قامت آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ پروفیسر کرمٹ تھا ——— اس سارے آپریشن کا چیف۔ اس کی میز پر مختلف رنگوں کے بے شمار ٹیلی فون اور انٹرکام پڑے ہوئے تھے۔ اور وہ انتہائی تیزی سے کبھی ایک فون اٹنڈ کرتا کبھی دوسرا ——— اس کی میز کے ساتھ دو چھوٹی چھوٹی میزیں تھیں جن پر دو خوب صورت لڑکیاں کمپیوٹر ٹائپ کی مشینیں سامنے رکھے بیٹھی ہوئی تھیں ——— فون سنتے ہی جو الفاظ پروفیسر کرمٹ

ہوتا وہ ان لڑکیوں کے ذریعے کمپیوٹروں میں محفوظ ہو جاتے اور پھر متعلقہ شعبوں تک خود بخود پہنچ جاتے ـــــ اس طرح پروفیسر کرمٹ پورے نظام کو کنٹرول کر رہا تھا۔ وہ مسلسل رپورٹیں سن رہا تھا اور ہدایات دے رہا تھا۔ یہ خلائی چیکنگ کے بین الاقوامی ادارے ونٹاسا کا مین آپریشن روم تھا ـــــ پروفیسر کرمٹ ونٹاسا کا چیف تھا۔ یہ ادارہ ابھی حال میں سپر پاورز نے مل کر قائم کیا تھا اور اس کی نگرانی اقوام متحدہ کی ایک خصوصی کونسل کرتی تھی ـــــ گذشتہ ایک سال سے روسیاہ ایکریمیا اور تین دوسرے بڑے ملکوں کے ساتھ مسلسل ایک سانحہ پیش آ رہا تھا۔ ان کے خلائی سیارے خلا اور مختلف سیاروں کے متعلق جو اہم ترین معلومات اپنے اپنے مراکز کو بھیجتے تھے ـــــ وہ سب مراکز تک پہنچنے سے پہلے ہی غائب ہو جاتی تھیں۔ ایسا اس وقت ہوتا تھا جب کوئی اہم اطلاع آنی ہو ـــــ ورنہ عام سی معلومات مسلسل آتی رہتی تھیں۔ لیکن خلائی مراکز کے تمام سائنس دان اور ان مراکز پر اربوں ڈالر خرچ کرنے والی سپر پاورز شدید پریشان تھیں کیوں کہ اہم ترین معلومات راستے میں ہی چوری کر لی جاتی تھیں ـــــ پہلے تو ہر سپر پاور نے یہی سمجھا کہ دوسری سپر پاور ایسا کر رہی ہے۔ لیکن پھر انکوائری کے بعد اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ ایسا سب کے ساتھ ہو رہا ہے ـــــ کوئی خفیہ ہاتھ ان اہم ترین معلومات کو درمیان سے ہی اچک لیتا ہے جن کی خاطر اربوں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں۔ پھر سپر پاورز نے اپنے ٹاپ ایجنٹ اس خفیہ ہاتھ کی تلاش پر مامور کئے۔ علیحدہ علیحدہ اور مشترکہ ٹیموں نے بے پناہ کوششیں کیں ـــــ وہ

عرصے تک ٹکریں مارتے رہے لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ اس خفیہ ہاتھ کا پتہ نہ چل سکا ـــــ معمولی سا کلیو بھی نہ مل سکا۔ آخر تھک ہار کر سب بیٹھ گئے۔ اور پھر اس اہم ترین مسئلے پر سپر پاورز کے اعلیٰ ترین حکام کی ایک مشترکہ میٹنگ ہوئی جس کے نتیجے میں ایک بین الاقوامی تنظیم ونٹاسا قائم کی گئی جسے اقوام متحدہ کی ایک خصوصی کمیٹی کے تحت قائم کیا گیا ـــــ اور متفقہ طور پر مغربی جرمنی کے پروفیسر کرمٹ کو ونٹاسا کا چیف مقرر کر دیا گیا ـــــ ونٹاسا کے ذمے جدید ترین خلائی لیبارٹری قائم کرنے اور ان معلومات کا براہِ راست حصول تھا جو چوری کر لی جاتی تھیں۔ اس آپریشن میں تمام سپر پاورز کے اعلیٰ ترین سائنس دانوں نے مل کر ایسی مشینیں ایجاد کیں ـــــ جن کے ذریعے تمام سپر پاورز کے خلائی سیاروں سے بیک وقت اور مسلسل رابطہ قائم کیا جاتا تھا۔ ایسا رابطہ جسے کوئی دوسرا چیک نہ کر سکے ـــــ اس طرح تمام معلومات پہلے ونٹاسا پہنچتی تھیں اور پھر انہیں تمام سپر پاورز کے مین مراکز کو سپلائی کر دیا جاتا تھا۔ پروفیسر کرمٹ نے اس کا ایسا نظام قائم کیا تھا کہ کسی بھی سپر پاور کو کوئی شکایت نہ ہوتی تھی ـــــ تمام سپر پاورز کی اپنے اپنے سیاروں کی اہم اور خفیہ معلومات ونٹاسا کی معرفت انہیں مل جاتی تھیں۔ لیکن ان معلومات کو ایک دوسرے سے بھی صیغہ راز میں رکھا جاتا تھا ـــــ ایک سپر پاور کو دوسرے کی معلومات کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کام سہولت سے ہو رہا تھا اور پروفیسر کرمٹ کی اس بے پناہ کارکردگی کی بنا پر انہیں تمام سپر پاورز نے اعلیٰ ترین کارکردگی کا بین الاقوامی ایوارڈ دیا تھا۔

اس ایوارڈ کے بعد پروفیسر کرمٹ کی شہرت پوری دنیا میں پھیل گئی
تھی۔ اور دنیا کے ہر ملک نے انہیں اعزازی طور پر اپنی شہریت
پیش کر دی تھی۔

ونٹاسا میں کام چوبیس گھنٹے مسلسل جاری رہتا تھا۔ تمام لوگ
شفٹوں میں کام کرتے تھے —— پروفیسر کرمٹ البتہ صرف آٹھ گھنٹے
ڈیوٹی دیتے تھے۔ اس کے بعد ان کے نائب ان کی ڈیوٹی سنبھال لیتے
تھے اور اس طرح تمام کام صحیح اور مناسب طریقے سے سرانجام دیا
جا رہا تھا —— آج ونٹاسا کے مین آپریشن روم میں ضرورت سے
زیادہ سرگرمی اس لئے نظر آ رہی تھی کہ ایکریمیا نے ایک نیا اور انتہائی
طاقتور خلائی سیارہ کائناتی کہکشاں نمبر دو کی طرف بھیجا تھا۔ یہ کہکشاں
حال ہی میں ایک اتفاق کے ذریعے دریافت ہوئی تھی۔ یہ کرہ ارض کے
نظام شمسی سے کافی فاصلے پر تھی —— اور اس سے ایسی اطلاعات
ملی تھیں۔ کہ اس کائناتی کہکشاں میں ایک سیارہ ایسا ہے۔ جو بالکل
کرہ ارض سے ملتا جلتا ہے۔ اور جہاں نہ صرف زندگی موجود ہے۔ بلکہ
وہاں بسنے والے لوگ سائنس میں کرہ ارض سے لاکھوں سال آگے ہیں۔
ان ساری معلومات کی بنیاد وہ نامعلوم سگنلز تھے —— جو اس کائناتی
کہکشاں سے اچانک موصول ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اور روسیاہ
کے ایک سائنس دان متکوف ان سگنلز کا مفہوم سمجھنے میں کسی حد تک
کامیاب ہو گئے تھے —— چونکہ یہ ایک ایسا اہم معاملہ تھا جس
میں پوری دنیا کو دلچسپی تھی —— اس لئے فوری طور پر تمام سپر پاورز
کے خلائی سائنس دانوں کی میٹنگ کال کی گئی۔ اور پھر ان سگنلز پر غور

کیا گیا۔ اس کے بعد ایکریمیا نے اس کائناتی کہکشاں نمبر ۲ میں ایک سیارہ
بھیجنے کا اعلان کر دیا —— تاکہ حتمی طور پر معلومات حاصل کی جا سکیں۔
اس خلائی سیارے کو "ڈسکوری سنچری" کا کوڈ نام دیا گیا تھا۔ ایکریمیا
نے اس خلائی سیارے پر اپنا بے پناہ سرمایہ اور اعلیٰ ترین دماغ استعمال
کئے تھے —— اور پوری دنیا کو یہ یقین تھا کہ "ڈسکوری سنچری" ایسی
معلومات مہیا کرے گا۔ جس کے بعد نئے کرہ ارض کی تلاش ممکن ہو
جائے گی۔ یہ خلائی سیارہ گزشتہ ماہ خلا میں پہنچ گیا تھا۔ اور
اس کا سفر تیزی سے جاری تھا —— اور آج کسی بھی وقت اس
نے اپنی منزل پر پہنچنا تھا۔ اس لئے ونٹاسا میں سرگرمی اپنے عروج پر
تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی پوری دنیا کی توجہ ونٹاسا پر جمی ہوئی تھی۔
دنیا بھر کے خلائی سائنس دانوں کے ساتھ ساتھ عام شہری بھی اس
اہم ترین اطلاع کے منتظر تھے —— پوری دنیا میں ایک ہیجانی سی
کیفیت طاری تھی۔ سب لوگ ٹی وی اور ریڈیو کے گرد جمع تھے۔ خلائی
سیاروں کی مدد سے ونٹاسا کا نشریاتی رابطہ دنیا بھر کے ریڈیو
اور ٹی وی چینلز سے جوڑ دیا گیا تھا —— اور سب لوگ اپنے اپنے ٹی وی
سیٹ پر ونٹاسا میں ہونے والی یہ سرگرمی دیکھ رہے تھے۔ ایک طرف
کونے میں "ڈسکوری سنچری" کو مسلسل پرواز کرتے دکھایا جا رہا تھا۔
اور دور سیاہ رنگ کے خلا میں ایک باریک سا نقطہ چمک رہا تھا —— یہ
نقطہ سائنس دانوں کے مطابق وہی نیا کرہ ارض تھا جہاں سے سگنلز موصول
ہو رہے تھے —— ہر شخص کی نظریں اس خلائی جہاز پر جمی ہوئی تھیں۔
جو خود ایک نقطے کی صورت میں نظر آ رہا تھا۔ ساتھ ساتھ کمنٹری کی جا

رہی تھی۔ خلائی سائنس دان مسلسل معلومات مہیا کر رہے تھے۔ اور پوری دنیا اس لمحے کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی جب کوئی ایسی اطلاع ملتی جس سے یہ بات ثابت ہو جاتی کہ واقعی کائناتی کہکشاں نمبر دو میں ایسا سیارہ موجود ہے جہاں زندگی موجود ہے۔

پروفیسر کرمٹ تیزی سے اور مسلسل رپورٹیں سنا سنا کر ہدایات جاری کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ چمک رہا تھا ـــــ اسے معلوم تھا کہ اگر ایسی اطلاع مل گئی جو اس کے ذریعے دنیا میں پھیلے گی تو تاریخ میں اس کا نام قیامت تک سنہری حروف میں لکھا جائے گا ـــــ اور پھر ایک ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور پروفیسر کرمٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"باس ـــــ نمبر الیون دس دن تھرٹی ـــــ ہماری سکرین پر دو نامعلوم دھبے نظر آ رہے ہیں" ـــــ دوسری طرف سے ایک الجھی ہوئی آواز سنائی دی اور پروفیسر کرمٹ بری طرح چونک پڑا۔

"کیسے دھبے ـــــ جلدی چیک کرو" ـــــ پروفیسر کرمٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ باس ـــــ یہ دھبے سکرین پر پھیلتے جا رہے ہیں۔ مشین کی کارکردگی تیزی سے زیرو ہوتی جا رہی ہے۔ پلیز ـــــ پلیز فوراً آئیے" ـــــ دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پروفیسر کرمٹ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں رسیور کریڈل پر پھینکا اور کرسی سے اٹھ کر بھاگتا ہوا دائیں کونے کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ اسے اس طرح بوکھلا کر بھاگتے ہوئے دیکھ کر سب لوگ چونک پڑے۔ پروفیسر کرمٹ کونے میں موجود ایک

قد آدم مشین کے سامنے پہنچ گیا۔ یہ ایک خاصی چوڑی مشین تھی جس پر بے شمار چھوٹی چھوٹی سکرینیں تھیں ـــــ ہزاروں بلب جل بجھ رہے تھے۔ پوری مشین پر بکھرے ہوئے ڈائلوں پر مختلف رنگوں کی سوئیاں تھرک رہی تھیں۔ مشین کے سامنے آٹھ افراد موجود تھے ـــــ جن میں سے ایک کے سر پر ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں ایک قدرے بڑی سکرین پر جمی ہوئی تھیں ـــــ یہ مشین ڈسکوری سنچری سے براہ راست متعلق تھی۔ اور اس سے بھیجے جانے والے سگنلز کو نہ صرف موصول کر رہی تھی بلکہ انہیں ڈی کوڈ کر کے ایکریمیا کے مین خلائی مرکز کو سپلائی کر رہی تھی ـــــ جہاں ہزاروں سائنسدان کام کر رہے تھے۔

"باس ـــــ یہ رہے ـــــ اوہ ـــــ سگنل کمزور ہو رہے ہیں ان کی طاقت کم ہو رہی ہے۔ یہ آؤٹ آف کنٹرول ہو رہے ہیں" ـــــ ہیڈ فون چڑھائے ہوئے شخص نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور پھر ہیڈ فون اتار کر تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا

پروفیسر کرمٹ نے جلدی سے ہیڈ فون سر پر چڑھایا اور اس کی کرسی پر بیٹھ کر اس نے خود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا ـــــ لیکن یہ دھبے کسی طور پر سمٹنے میں ہی نہ آ رہے تھے اور پھر ایک زوردار چھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی مشین کی تمام سکرینیں سفید ہوتی چلی گئیں ـــــ اور مشین سے ایک گونج سی پیدا ہوئی۔ اور پروفیسر کرمٹ کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا۔ اس نے ہیڈ فون اتار کر ایک طرف پھینکا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا ڈسکوری سنچری

سے ان کا معلوماتی رابطہ کٹ چکا تھا۔ اب اہم ترین اطلاعات مہیا
نہیں کی جا سکتی تھیں ـــــ ادھر دنیا بھر کی ٹی۔ وی سکرینوں پر
کونے میں دکھائی جانے والی ڈسکوری سنچری کے سفر کی تصویر سفید
ہوتے ہوئے ایک جھماکے سے غائب ہو چکی تھی۔

"یہ کیا ہوا ـــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــــ یہ ناممکن ہے"۔
پروفیسر کرمٹ نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ زیرو فون پر کال ہے"۔ ـــــ ایک نائب
نے ہاتھ میں تھامے ہوئے ایک عجیب و غریب فون کا رسیور پروفیسر
کرمٹ کی طرف بڑھایا۔

"ہیلو ـــــ پروفیسر کرمٹ ـــــ مجھے افسوس ہے کہ تم دنیا
کو ڈسکوری سنچری کے بارے میں اب کوئی اطلاع نہ دے سکو گے"
ایک آواز پروفیسر کرمٹ کے کانوں میں پگھلے ہوئے سیسے کی طرح
اترتی چلی گئی۔

"کک ـــــ کک ـــــ کون ہو تم"۔ ـــــ پروفیسر کرمٹ
نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"اسٹار ٹریک ـــــ میں اسٹار ٹریک ہوں۔ تم نے ونٹا سا
قائم کر کے یہ سمجھ لیا تھا کہ تم نے اسٹار ٹریک کو شکست دے
دی ہے ـــــ اور اب اسٹار ٹریک اہم خلائی معلومات حاصل
نہ کر سکے گا۔ لیکن دیکھ لو۔ اسٹار ٹریک نے تم سب کی نظروں کے
سامنے ڈسکوری سنچری کو اچک لیا ہے ـــــ اب ڈسکوری سنچری
کی تمام معلومات اسٹار ٹریک کے پاس پہنچیں گی اور یہ بھی سن لو۔ کہ

اب تمام خلائی سیاروں کی اہم ترین معلومات ایک بار پھر ہم حاصل
کریں گے ـــــ تم سینکڑوں اور ونیٹا سا قائم کر لو۔ تب بھی تم
اسٹار ٹریک کو شکست نہیں دے سکتے"۔ ـــــ دوسری طرف سے
کہا گیا۔ بولنے والے کا لہجہ مشینی سا تھا جیسے روبوٹ بول رہا ہو۔

"تم کیا چاہتے ہو۔ یہ معلومات تم کیا کرو گے۔ تمہارے یہ کس کام
کی ہیں ـــــ ان سے تم کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔ تم دنیا کی ترقی
کے دشمن کیوں بن گئے ہو"۔ ـــــ پروفیسر کرمٹ نے چیختے ہوئے
کہا۔

"آرام سے بولو پروفیسر کرمٹ ـــــ ایک سائنس دان کو اتنا
جذباتی نہیں ہونا چاہیئے۔ میں نے آخر تمہیں کال بھی اسی لئے کیا ہے
تاکہ تم سپر پاورز کو یہ بتا دو کہ اگر انہیں خلائی معلومات حاصل کرنی
ہیں تو اسٹار ٹریک سے بات کریں ـــــ اطلاع کی قیمت ہو
گی۔ اور سنو ـــــ میں تمہاری طرح کسی بھی اطلاع کو خفیہ نہیں
رکھوں گا۔ ایکریمیا رقم دے کر مجھ سے روسیاہ کی اہم ترین معلومات
حاصل کر سکتا ہے ـــــ اور روسیاہ رقم دے کر مجھ سے
ایکریمیا کی اہم ترین معلومات حاصل کر سکتا ہے ـــــ
اسٹار ٹریک معلومات کا سوداگر ہے۔ خلائی معلومات کا۔ سمجھے"۔
اسٹار ٹریک نے کہا۔

"لیکن اگر کوئی بھی تم سے سودا نہ کرے تو پھر تم ان معلومات کا کیا
کرو گے ـــــ اچار ڈالو گے ان کا"۔ ـــــ پروفیسر کرمٹ نے
جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اب وہ اپنے آپ پر کنٹرول کر چکا تھا۔

" یہ بات میرے سوچنے کی ہے تمہاری نہیں ـــــ اسٹار ٹریک اگر پوری دنیا کے سائنس دانوں کو دھوکہ دے کر معلومات حاصل کر سکتا ہے تو وہ انہیں استعمال کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے ۔ تم صرف سائنس دان ہو پروفیسر کرمٹ ـــــ تمہیں دنیا کی سیاسی صورت حال کا علم نہیں ہے ۔ ونٹا سا صرف مجبوری کے تحت قائم ہوا ہے ۔ ورنہ ہر ملک اپنے طور پر دوسروں کی معلومات خریدنے کا خواہش مند ہے ۔ سمجھے " ـــــ اسٹار ٹریک نے کہا ۔

" اچھا ـــــ یہ بتاؤ کہ اگر کوئی ملک یہ معلومات خریدنا چاہے تو پھر وہ کیا کرے ۔ تم سے رابطہ کہاں قائم ہو سکتا ہے اور کیسے " پروفیسر کرمٹ نے کہا ۔

" اس کے لئے کسی کو تگ و دو کی ضرورت نہ پڑے گی ۔ اپنے ملک کے خلائی سیارے کو مخصوص سگنل دے کر معلومات خریدنے کی خواہش کی جا سکتی ہے ـــــ اسی ذریعے سے سودا طے ہو سکتا ہے ۔ اور اسی ذریعے سے معلومات مہیا کی جا سکتی ہیں "

اسٹار ٹریک نے جواب دیا اور پروفیسر کرمٹ کا چہرہ بجھ گیا ۔ اسٹار ٹریک اس کی توقع سے کہیں زیادہ ذہین تھا ۔

" لیکن رقم کا کیا ہو گا وہ تو خلائی سیارے کے ذریعے نہیں بھیجی جا سکتی " ـــــ پروفیسر کرمٹ نے ایک اور پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا ۔

" رقم کا کوئی مسئلہ نہیں ـــــ اور مجھے رقم چاہیئے بھی نہیں ۔ مجھے جو کچھ چاہیئے ـــــ وہ میں پارٹی کو براہِ راست بتا دوں گا ۔ تم

فکر نہ کرو ۔ او ۔ کے ـــــ اور سنو ـــــ تم چاہو تو کوشش کر لینا کہ اس کال کا سراغ لگا سکو ۔ لیکن یقین رکھو تمہیں مایوسی ہو گی ۔ گڈ بائی " ـــــ دوسری طرف سے طنزیہ انداز میں کہا گیا ۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔

پروفیسر کرمٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور واپس اپنے نائب کو دے دیا اور ڈھیلے قدموں سے چلتا ہوا واپس اپنی میز پر پہنچا ـــــ اور اس کے بعد اس نے ونٹا سا کی مخصوص کمیٹی کو تمام بات چیت سے آگاہ کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ـــــ اب ونٹا سا بھی عملی طور پر ختم ہو چکا تھا ۔ وہ اس اسٹار ٹریک سے شکست کھا چکا تھا ۔ مکمل شکست ۔

اور پھر یہ خبر پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی گئی ۔ اور دنیا بھر میں ہر جگہ اسٹار ٹریک کی باتیں ہونا شروع ہو گئیں ۔ اب ڈسکوری سنچری کی بجائے اسٹار ٹریک ہی پوری دنیا کا موضوع گفتگو بن چکا تھا ۔

عمران آج کل فارغ تھا۔ اس لئے سوائے کتابیں پڑھنے کے اور کوئی کام نہ تھا ــــــ اس وقت بھی ایک ضخیم کتاب اس کے ہاتھوں میں تھی۔

"سلیمان ــــــ ارے او سلیمان" ــــــ عمران نے کتاب بند کرتے ہوئے ہانک لگائی۔

"صاحب ــــــ آپ کو کتنی بار سمجھایا ہے کسی ادب سکھانے والے سکول میں داخلہ لے لیجئے۔ کم از کم آواز مارنے کا ادب تو کچھ نہ کچھ تو آجائے گا" ــــــ سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔

"آواز مارنا نہیں ہوتا آواز لگانا ہوتا ہے تم بھی گرائمر اسکول میں داخلہ لے لو" ــــــ عمران نے سنجیدہ ہو کر جواب دیا۔

"جناب ــــــ آواز مجمع والے لگاتے ہیں۔ اور آواز مارنا ایک

محاورہ ہے۔ جس کا مطلب ہے بلانا ــــــ اب میں آپ کو کیا کیا پڑھاؤں۔ اچھا ــــــ فرمائیے ــــــ کیسے یاد فرمایا ہے آپ نے" سلیمان نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

"ایک کپ چائے کی طلب ہو رہی تھی مابدولت کو ــــــ اگر حضور پیش فرما سکیں تو مابدولت کو بے پایاں مسرت ہو گی" عمران نے کہا۔

"یہ لفظ مابدولت آپ کے منہ سے کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔ آپ کو تو مابے دولت کہنا چاہیئے۔ یہ لفظ وہی استعمال کر سکتے ہیں جن کے پاس دولت ہو ــــــ اور آپ کے پاس دولت نام کی کوئی چیز تو میں نے کبھی دیکھی ہی نہیں" ــــــ سلیمان نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــــ تم بہت سطحی انداز میں سوچنے لگ گئے ہو سلیمان۔ اصل دولت تو دل کی دولت ہوتی ہے۔ اس کے بعد علم کی دولت ہوتی ہے اور آخر میں تجربے کی دولت ہوتی ہے ــــــ دل میرے پاس ہے اور ابھی تک اس میں کسی خرابی کی نشاندہی نہیں ہوئی۔ اس لئے میں دل کا دولت مند ہوں ــــــ پھر میرے پاس اعلیٰ ترین ڈگریاں ہیں۔ چنانچہ علم کی دولت بھی موجود ہے اور رہا تجربہ تو تمہارے جیسے باورچی کے ساتھ جو شخص ایک لمحہ بھی گزار جائے اس کا تجربہ صدیوں پر محیط ہو جاتا ہے ــــــ اور مجھے تو پندرہ سال ہو گئے ہیں اس لئے تجربے کی دولت وافر مقدار میں ہے" ــــــ عمران نے بھی باقاعدہ فلسفہ پڑھانا

شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ پھر انہی دولتوں پر گزارہ کیجیے۔ چائے کا
کپ تو میرے والی دولت سے مل سکتا ہے۔ وہ آپ کے پاس
ظاہر ہے نہیں ہے"۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا
اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ارے ارے ۔۔۔ سنو تو سہی"۔۔۔ عمران نے
بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"اخبار میں ان دولتوں کا اشتہار دے دیجیے پھر آپ کو پتہ
چل جائے گا کہ ان کے بدلے میں کیا ملتا ہے"۔۔۔ سلیمان نے
جواب دیا۔

"ارے میں سمجھ گیا ۔۔۔ اخبار والے بھی پہلے تمہارے والی
دولت مانگیں گے پھر ہی اشتہار لگائیں گے ۔۔۔ واقعی ۔۔۔ میں
اب تک ناسمجھی میں زندگی گزارتا رہا۔ ان دولتوں کے اکٹھا کرنے
سے تو بہتر تھا کہ ویلڈنگ کا کورس ہی پاس کر لیتا ۔۔۔ تیل پیدا
کرنے والے ملک ہی بہت کچھ دے دیتے۔ لیکن وہ چائے ۔
عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔۔۔ افسوس ہے کہ چائے کی پتی بہت مہنگی ہو گئی
ہے۔ اور اب چائے پینا عیاشی میں شامل ہو چکا ہے۔ اور آپ
جیسے مفلس لوگ یہ عیاشی نہیں کر سکتے"۔ "مجبوری ہے"۔
سلیمان نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس دنیا میں صنف نازک کی مہنگائی واقعی بڑھتی جا رہی ہے۔

پتی مہنگی ۔۔۔ دال مہنگی ۔۔۔ صابن کی ٹکیہ مہنگی ۔۔۔ روٹی
مہنگی ۔۔۔ اور مہنگائی بھی تو صنف نازک ہے ۔۔۔ اچھا ۔۔۔
تمہاری مرضی ۔۔۔ مرضی بھی تو مؤنث ہے"۔۔۔ عمران
نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت ہے ۔۔۔ آپ بیٹھیے ۔۔۔ مؤنث کی
گردان کرتے رہیے۔ ادھر میری مؤنث ہانڈی نہ جل جائے"۔
سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے کوٹ کی جیب دیکھو شاید کوئی مؤنث پڑی نظر آ
جائے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے صاحب ۔۔۔ دولت بھی تو مؤنث ہے"۔
سلیمان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نوٹوں کی گڈی بھی مؤنث ہی کہلاتی ہے"۔۔۔ عمران
نے کہا اور سلیمان تیزی سے وارڈروب کی طرف بڑھا ۔
دوسرے لمحے وہ عمران کی جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی
برآمد کر چکا تھا۔

"اب تو چائے کی پیالی مل سکتی ہے"۔۔۔ عمران
نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ ایک پیالی تو اتنے میں بن ہی جائے گی"۔
سلیمان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور گڈی سنبھالے تیزی سے
کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اتنا مہنگا باورچی اللہ نے میری قسمت میں ہی لکھ دیا تھا"۔

عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوبارہ کتاب کھول لی۔ اُسی لمحے کال بیل کی تیز آواز سنائی دی ۔۔۔۔ اور پھر سلیمان کے قدموں کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھلنے اور بہت سے قدموں کی آوازیں ابھریں۔ عمران کی نظریں دروازے پہ لگی ہوئی تھیں۔

"آپ اتنے خوب صورت موسم میں فلیٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ دروازے سے صفدر کی آواز سنائی دی۔ اور پھر صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا کمرے میں آ گئے۔

"خوب صورتی مؤنث ہے صفدر بھائی۔۔۔۔ اور مؤنث مہنگی ہوتی جا رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ مؤنث مہنگی ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔ کیا یہ کوئی نیا فلسفہ ہے"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔۔۔۔ اب عمران صاحب کنوارہ نہیں رہنا چاہتے۔ اس کا مطلب یہ ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو شادی کر لیں۔۔۔۔ انہیں کسی نے روکا ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شادی بھی مؤنث ہے جولیانا فٹز واٹر۔۔۔۔ اور مؤنث مہنگی ہوتی جا رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے اُسی لہجے میں جواب دیا۔

"آخر یہ آپ کیا گردان کر رہے ہیں۔ کچھ ہمیں بھی بتائیے"۔

صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گردان بھی مؤنث ہے۔ اور مؤنث مہنگی ہوتی جا رہی ہے"۔ عمران کی گردان جاری تھی۔

اُسی لمحے سلیمان ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس پہ چائے کے ساتھ ساتھ بسکٹ بھی موجود تھے۔

"ارے واہ سلیمان تم خواہ مخواہ کہہ رہے تھے کہ مؤنث مہنگی ہو گئی ہے یہ تو سستی ہو گئی ہے۔۔۔۔ ایک گڈی میں اتنی ساری پیالیاں پھر بسکٹ بھی"۔۔۔۔ عمران نے ٹرالی کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ میری عزت کا مسئلہ ہے صاحب۔۔۔۔ ورنہ یہ لوگ کیا کہیں گے کہ ایک پیالی سے اتنی پیالیاں بھی نہیں بنا سکتا"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور پھر جب عمران نے نوٹوں کی گڈی اور ایک پیالی کی تفصیل بتائی تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ سلیمان کا ہی کام ہے کہ تم سے نوٹ وصول کر لیتا ہے بیچارہ سوپر فیاض آج تک ایک پیسہ کرائے کا وصول نہیں کر سکا"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس نے چائے بنا کر ایک ایک پیالی سب کو دے دی تھی۔

"سوپر فیاض۔۔۔۔ ارے ہاں۔۔۔۔ تم نے یاد دلا دیا۔ بڑے عرصے سے اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ کہیں یہ فلیٹ میرے نام وصیت کئے بغیر مر تو نہیں گیا"۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس کی جرأت ہے کہ فلیٹ آپ کے نام کئے بغیر مر جائے"۔

تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ____ یہ بات اُسے نہ بتانا ورنہ اس نے وصیت ہی نہیں کرنی۔ کہ چلو اس بہانے موت تو دور رہے گی" ____ عمران نے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب ____ آج ہوٹل یونائیٹڈ میں بہت اچھا شو ہو رہا ہے۔ اتنا اچھا کہ ایڈوانس بکنگ ہو چکی ہے ٹکٹیں کسی قیمت پر نہیں مل رہیں۔ اس لئے ہم نے پروگرام بنایا ہے کہ آپ ہمیں یہ شو دکھائیں" ____ صفدر نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"ٹکٹوں کے بغیر دکھائیں گے وہ شو ____ کیا ٹی۔وی پہ آرہا ہے" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ٹی۔وی پہ آرہا ہوتا تو ہمیں یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم نے تو شو دیکھنا ہے۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ ہمیں یہ شو کس طرح دکھاتے ہیں" ____ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اچھا ____ چلو ____ دیکھ لیتے ہیں شو" ____ عمران نے کہا اور پھر میز پہ پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کا نمبر گھمایا۔

"یس انکوائری" ____ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل یونائیٹڈ میں فون لگا ہوا ہے۔ اگر ہے تو نمبر بتا دیں" عمران نے کہا۔

"یس سر" ____ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر نمبر دوھرا

دیا گیا۔ اور عمران نے کریڈل دبا دیا۔

"اس کا مطلب ہے اچھا ہوٹل ہے۔ جو اس مہنگائی کے دور میں ٹیلی فون کی عیاشی کر رہا ہے" ____ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے اس نے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ کمرے میں موجود سب افراد کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"یونائیٹڈ ہوٹل" ____ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"سنا ہے آپ کے ہوٹل میں اچھا شو ہو رہا ہے۔ کیا یہ خبر درست ہے یا کسی دشمن نے اڑائی ہے" ____ عمران نے کہا۔

"شو تو ہو رہا ہے جناب ____ لیکن ٹکٹیں نہیں ہیں ختم ہو چکی ہیں سوری" ____ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ڈھیلے انداز میں رسیور کریڈل پہ رکھ دیا۔

"ٹکٹیں تو واقعی ختم ہو چکی ہیں۔ اب نئی چھپوانی پڑیں گی" عمران نے کہا۔

"ہم کچھ نہیں جانتے ____ ہم نے شو دیکھنا ہے ____ سمجھے عمران صاحب" ____ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن ٹکٹیں ____ اور پھر ٹکٹیں بھی تو دولت سے ملیں گی۔ اور سلیمان کے مطابق میرے پاس وہ دولت ہی نہیں ہے۔ جس سے میں مابدولت بن سکتا ہوں" ____ عمران نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"تم خواہ مخواہ کہہ رہی تھیں کہ عمران بندوبست کر دے گا۔ یہاں تو جب بھی آؤ مفلسی کا رونا ہی سننے کو ملتا ہے" ____ تنویر نے بُرا

سامنہ بناتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"بند و بست تو میں کر سکتا ہوں تنویر ـــــ لیکن تم بھاگ جاؤ گے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیوں ـــــ میں کیوں بھاگ جاؤں گا" ـــــ تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔
"بند اور بست ـــــ دونوں کے معنی ایک ہی ہے۔ یعنی قید کر لینا ـــــ باندھ دینا ـــــ لیکن تم سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ یعنی خفیہ نمائندے۔ اور عمرو عیار کی طرح تم بھی چادر سلیمانی پہن کر قید سے بھاگ جاؤ گے۔ آخر خفیہ جو ہوئے" ـــــ عمران نے باقاعدہ استاد کی طرح سبق پڑھانا شروع کر دیا۔
"اب تم یہ لفظوں کا ہیر پھیر چھوڑو اور شو دکھاؤ ہمیں" جولیا نے کہا۔
"اچھا ـــــ اب واقعی کچھ کرنا ہوگا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور اس نے ایک بار پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور ہوٹل یونائیٹڈ کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔
"یس ـــــ ہوٹل یونائیٹڈ" ـــــ دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی۔
"منیجر سے بات کراؤ ـــــ میں ارشد سیٹھ بول رہا ہوں" عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اوہ سر ـــــ اچھا سر ـــــ ایک منٹ سر۔" دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا گیا اور عمران نے مسکرا

کر صفدر کو آنکھ مار دی۔
"یس وکٹر سپیکنگ منیجر" ـــــ چند لمحوں بعد ہی ایک اور آواز ابھری لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔
"وکٹر ـــــ میرے مہمان آ رہے ہیں ـــــ پانچ افراد ہیں۔ ان کے لئے نشستوں کا خصوصی انتظام کرو" ـــــ عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ البتہ انداز تحکمانہ تھا۔
"سر ـــــ مگر آپ کے دس مہمان تو پہلے ہی تشریف لا چکے ہیں" ـــــ منیجر نے دبے لہجے میں احتجاج کرتے ہوئے کہا۔
"وکٹر ـــــ اب تمہاری یہ جرأت ہو گئی ہے کہ تم مجھ سے ایسی بات کر سکو" ـــــ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"نو سر ـــــ ساری سر ـــــ آپ انہیں بھجوا دیجئے سر۔ انتظام ہو جائے گا۔ کاؤنٹر پہ سروہ آپ کا نام لے دیں ـــــ بس سر" منیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔
"او۔ کے" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"بس ـــــ اور فرمائیے ـــــ ہو گیا انتظام" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یہ ارشد سیٹھ کون ہے" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ہوٹل یونائیٹڈ کا مالک ہے۔ گذشتہ دنوں ایک محفل میں ملاقات ہوئی تھی" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اب بولو تنویر ـــــ کہہ رہے تھے عمران کیا کر سکتا ہے۔ یہ تو جادو کا پٹارہ ہے۔ اس کے لئے ہر کام ممکن ہے" ـــــ جولیا نے

یوں فخریہ انداز میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ جیسے عمران کی بجائے یہ کارنامہ اُسی نے سرانجام دیا ہو۔

"اچھا ــــ اب تیار ہو جاؤ۔ شو شروع ہونے میں تھوڑا وقت رہ گیا ہے" ــــ صفدر نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی (آکسن)"

عمران نے جان بوجھ کر پوری ڈگریاں نام کے ساتھ بتاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ بلیک زیرو کے ساتھ یہ کوڈ طے تھا کہ جب عمران ڈگریاں ساتھ بتائے گا تو اس کا مطلب ہو گا کہ کوئی ایسا آدمی اس کے ساتھ موجود ہے ــــ جس کی موجودگی میں وہ ایکسٹو کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ اور اب بھی اُسے یہی خیال تھا کہ بلیک زیرو کا فون ہو گا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے" ــــ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ــــ سلطان صاحب ــــ آپ ــــ معاف کیجئے آپ نے بڑے غلط وقت پر فون کیا ہے۔ میں نے وعدہ ضرور کیا تھا۔ لیکن آج کہیں سے بھی رقم کا بندوبست نہیں ہو سکے گا ــــ البتہ اگر آپ حسب عادت صبر فرمائیں تو شاید ایک سال بعد آپ کا بھی نمبر آجائے" ــــ عمران نے بڑے لجاجت آمیز لہجے میں کہا۔

"تم کیا کہہ رہے ہو ــــ کیسی رقم" ــــ سر سلطان شاید عمران کا مذاق نہ سمجھ سکے تھے۔

"اچھا اچھا ــــ تو آپ وہ سلطان نہیں ہیں۔ وہ رقم والے۔ چلو ــــ اچھا ہوا۔ ارے ہاں ــــ آپ تو وہ سلطان ہیں جن سے میں نے رقم وصول کرنا ہے۔ ارے ہاں ــــ سلطان صاحب کمال ہے ــــ آپ میری رقم دبا کر بیٹھ گئے ہیں ــــ دینے کا نام ہی نہیں لیتے۔ آخر آپ نے کیا سمجھ رکھا ہے۔ کیا میری رقم حرام کی تھی۔ سنیئے ــــ اب میں مزید صبر نہیں کر سکتا۔ کمال ہے۔ دو گھنٹے ہو گئے ہیں اور آپ رقم دینے کا نام ہی نہیں لیتے ــــ جلدی نکالیئے رقم"

عمران نے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیا۔

"سنو عمران ــــ میرے پاس تمہاری بکواس سننے کا وقت نہیں ہے......" ــــ سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یعنی میری رقم بکواس ہے ــــ اچھا ــــ میں ابھی آرہا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں آپ میری رقم کیسے نہیں دیتے" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے ــــ ایک تو ادھار رقم دو۔ اور مانگو تو بکواس ــــ کمال ہے۔ لوگوں کے دیدوں کا پانی ہی خشک ہو گیا ہے ــــ ایک نلکا ہی لگوا لیں دیدوں میں خشک تو نہ ہوں گے دیدے"

عمران نے غصیلے انداز میں کہا۔

"کتنی رقم ادھار دی ہے" ــــ صفدر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"رقم ــــ ارے رقم میرے پاس کہاں۔ رقم دینے کا وعدہ

کیا تھا۔ یار دیکھو۔ وعدہ کئے دو گھنٹے ہو گئے ہیں۔ کم از کم وہ وعدہ
ہی واپس دے دیں ۔۔۔ لیکن کیا کریں آج کل لوگ بڑے مطلبی ہو
گئے ہیں "۔۔۔ عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

" اچھا ۔۔۔ اب اٹھو ۔۔۔ پہلے ہی بڑی دیر ہو گئی ہے "
جولیا نے تنک بھرے لہجے میں کہا۔

اور عمران کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" آپ لوگ چند لمحے انتظار فرمالیں تو میں کپڑے تبدیل کر لوں "
عمران نے بڑے مہذب انداز میں کہا اور پھر ان کے سر ہلانے پر وہ
تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" میرا خیال ہے سر سلطان نے کوئی خاص بات کہنی تھی۔ عمران
ہماری وجہ سے ٹال گیا ہے "۔۔۔ صفدر نے اس کے جانے کے
بعد ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ سر سلطان صاحب تو بڑے ذمہ دار قسم کے آدمی ہیں ۔
نجانے انہیں اس احمق میں کیا نظر آتا ہے کہ اس کی باتیں سنتے ہیں "
تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں
ہی معنی خیز انداز میں مسکرا دیئے۔

دس منٹ بعد عمران ایک بہترین تراش خراش کا سوٹ پہنے اندر
داخل ہوا۔ اس خوب صورت سوٹ میں وہ اتنا وجیہہ لگ رہا تھا۔
کہ جولیا کی نظریں اس پر جیسے چپک سی گئیں۔

" ویری گڈ عمران صاحب ۔۔۔ اگر آپ ذرا بھی اچھا لباس پہن
لیں تو آپ پر نظر اتارنے کو دل چاہتا ہے "۔۔۔ صفدر نے تعریفی

لہجے میں کہا۔

" آداب عرض ہے ۔۔۔ آداب عرض ہے ۔۔۔ ویسے راز کی بات
ہے۔ سلیمان کو نہ بتانا ۔ میں اس کا سوٹ پہن آیا ہوں۔ اور اب چپکے
سے نکل چلو ۔۔۔ اگر اس نے دیکھ لیا تو قیامت برپا کر دے گا ہمسایہ
کی ایک محترمہ کے لئے اس نے نیا سوٹ سلوایا ہے "۔۔۔ عمران
نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ اور اس کی بات سن کر سب بے اختیار
ہنس پڑے۔

اس کے بعد وہ اٹھ کر ابھی دروازے تک نہ پہنچے تھے کہ فون کی
گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

" پھر کوئی کم بخت رقم مانگنے کی سوچ رہا ہوگا۔ ایک تو ان قرض خواہوں
نے دُم میں ناک لگا رکھی ہے "۔۔۔ عمران نے محاورے کو الٹا بولتے
ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

" اب کیا مصیبت ہے۔ میرے پاس کوئی رقم نہیں ہے۔ میرے
خلاف دعویٰ کر دو ۔۔۔ حد ہے جسے دیکھو رقم مانگنے آ جاتا ہے ۔
میں نے کوئی فیکٹری لگا رکھی ہے "۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے
ہی تیز و تند لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

" ایکسٹو "۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو کی کرخت اور
اونچی آواز سنائی دی۔ اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ سوری سر ۔۔۔ سوری سر ۔۔۔ ویری
سوری سر ۔۔۔ دراصل وہ ۔۔۔۔۔۔ " ۔۔۔ عمران نے یکدم
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یک لخت خوف

کے آثار ابھر آئے تھے اور جولیا کا چہرہ کھل اٹھا۔ ایکسٹو کی آواز ان سب
نے سن لی تھی اور جولیا کو اس وقت واقعی بڑا لطف آتا تھا جب
ایکسٹو کے سامنے وہ عمران کو اس انداز میں دب کر بولتے
ہوئے دیکھتی تھی۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا
تمہارے فلیٹ میں موجود ہیں" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو
کی کرخت آواز سنائی دی۔

"اوہ ـــــ یس سر ـــــ موجود تو ہیں سر ـــــ کیا وہ آپ
کو اطلاع دے کر آئے تھے سر۔ یا آپ نے علم جفر وغیرہ پڑھ رکھا
ہے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ ـــــ زیادہ بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ممبران
کی نقل و حرکت سے غافل نہیں رہتا۔ رسیور جولیا کو دو"
دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا۔

"لو محترمہ جولیا ـــــ اور دیکھ لو شو" ـــــ عمران نے مائیک پر
ہاتھ رکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور رسیور جولیا کی طرف
بڑھا دیا۔

"یس سر ـــــ جولیا اسپیکنگ سر" ـــــ جولیا نے رسیور
لے کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیا ـــــ تمام ممبروں کو اطلاع دے دو کہ وہ سب اپنے
فلیٹوں میں رہیں۔ ہو سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد میں ایک کیس انہیں
ریفر کر دوں۔ اور تم سب ابھی اپنے فلیٹس میں پہنچ جاؤ" ـــــ ایکسٹو

نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس ـــــ یس ـــــ سر" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

"اور بغیر میری اجازت کے تم لوگوں نے کہیں نہیں جانا"
ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے ڈھیلے
ہاتھوں سے رسیور کریڈل پہ رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بجھ گیا تھا۔

"آخر ایکسٹو کو کیسے اطلاع مل گئی کہ ہم یہاں آئے ہیں" ـــــ تنویر
نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شکوک
کی پرچھائیاں تھیں۔

"اس نے بتایا تو ہے کہ وہ ہماری نقل و حرکت سے آگاہ رہتا ہے"
کیپٹن شکیل نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اچھا ـــــ اب چلو ـــــ شو کا وقت ہو گیا ہے۔ وہ بے چارہ
منیجر ارشد سیٹھ کے مہمانوں کا انتظار کر رہا ہو گا" ـــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تم جاؤ ـــــ ہمارا تو شو ہو گیا" ـــــ جولیا نے برا سا منہ
بناتے ہوئے کہا اور دروازے سے باہر نکل گئی۔

"اسی لئے تو کہتا ہوں نوکری چھوڑ دو اور میری طرح آزاد پیشہ اپناؤ"
عمران نے کہا۔ لیکن کسی نے اسے جواب نہ دیا ـــــ اور وہ سب
خاموشی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ البتہ ان کے موڈ
آف تھے۔ عمران کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ـــــ جب سلیمان
نے دروازہ بند کر دیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر گھمانے لگا۔

"ایکسٹو" ــــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو کے بچے ــــــ تمہیں میں نے یہ کہا تھا کہ تم سب کے باقاعدہ نام لے ڈالو۔ وہ سب ذہین آدمی ہیں وہ مجھ پر شک کر رہے تھے کہ میں نے تمہیں اطلاع دی ہے" ــــــ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــــ دراصل میرے منہ سے بس نکل گیا۔ بعد میں مجھے خیال بھی آیا۔ لیکن بات ہو گئی تھی" ــــــ بلیک زیرو نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا ــــــ اب ایسا کرو کہ تھوڑی دیر بعد جولیا کو فون کرو۔ اور اسے کہو کہ کیس کی اطلاع غلط ثابت ہوئی ہے وہ فارغ ہیں ــــــ وہ ہوٹل یونائیٹڈ میں شو دیکھنا چاہتے تھے ــــــ میں نے منیجر کو ہوٹل کا مالک بن کر کہہ دیا تھا۔ تم انہیں بتا دینا کہ عمران نے بتایا ہے کہ تم شو دیکھنا چاہتے تھے۔ لیکن تمہارے فون کی وجہ سے ڈسٹرب ہو گئے" عمران نے کہا۔

"لیکن وہ ٹکٹیں کیسے حاصل کریں گے" ــــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ان کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ارشد سیٹھ کو کہہ دیتا ہوں وہ منیجر کو کہہ دے گا۔ بس وہ کاؤنٹر پر ارشد سیٹھ کا نام لے دیں گے اتنا کافی ہے ــــــ سر سلطان نے ایمرجنسی کال نہ کیا ہوتا تو یہ جھگڑا نہ کھڑا ہوتا" ــــــ عمران نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ــــــ میں دس منٹ بعد جولیا کو فون کر دوں گا" بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ ارشد سیٹھ کو اچھی طرح جانتا تھا ــــــ سر رحمان کے بہت گہرے دوستوں میں سے تھے۔

"یس ــــــ ارشد بول رہا ہوں" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آپ اگر یس ارشد ہیں تو پھر نو ارشد کون ہے" ــــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"میں نے آواز پہچان لی ہے۔ تم عمران ہو۔ سر رحمان کے بیٹے" دوسری طرف سے ارشد سیٹھ کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"یعنی آپ آواز سے ولدیت کا بھی پتہ چلا لیتے ہیں بہت خوب۔ میرا خیال ہے اپنے ہوٹل میں آپ اپنا ہی شو دکھا رہے ہوں گے آج کل" ــــــ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ارشد سیٹھ کے قہقہے کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ــــــ سمجھ گیا ــــــ شو کے لئے سیٹ نہ مل رہی ہو گی۔ اس لئے مجھے فون کیا ہو گا۔ ویسے یہ میں بتا دوں کہ میں اپنے کوٹے کے مہمان پہلے ہی بھیج چکا ہوں" ــــــ ارشد سیٹھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ بات تو آپ اپنے منیجر وکٹر صاحب سے پوچھ سکتے ہیں۔ جو بے چارے احتجاج کرنے پر مجھ سے ڈانٹ کھا بیٹھے اور پھر ڈانٹ کھاتے ہی سپیشل کوٹے کے مہمانوں کے لئے چشم براہ ہو گئے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ــــ میں سمجھا نہیں "ــــ ارشد سیٹھ کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن بھی تھی ۔

"کمال ہے ــــ آپ آواز سے ولدیت کا پتہ لگا لیتے ہیں ۔ اتنی موٹی سی بات نہیں سمجھ سکے کہ میں نے آپ کی آواز میں انہیں فون کیا اور اپنے چار پانچ دوستوں کے لئے فوری بندوبست کے لئے کہا ۔ وہ بے چارے احتجاج کرنے لگے ــ لیکن مجھے معلوم تھا کہ آپ اُسے کیسے ڈانٹتے ہیں ۔ بس ۔ میں نے بھی ڈانٹ دیا ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے ساتھ ساتھ میرے مہمان بھی ایڈجسٹ ہو گئے ۔ آپ اسے سپیشل کوٹا کہہ سکتے ہیں "ــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ــــ کمال ہے ــــ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ وکٹر میری آواز نہ پہچان سکے گا "ــــ ارشد سیٹھ نے کہا ۔

"آپ اسے بھی اپنا کمال سکھا دیجئے تاکہ آواز سن کر وہ بھی ولدیت کا پتہ چلا لیا کرے ــــ ورنہ وہ بے چارہ اسی طرح سپیشل کوٹے ایڈجسٹ کرتا رہے گا "ــــ عمران نے کہا اور ارشد سیٹھ بے اختیار ہنس پڑے ۔

"میں اس سے بات کرتا ہوں ۔ اس طرح تو ...... "

ارشد سیٹھ نے سنجیدہ ہو کر کہا ۔

"اسی لئے تو میں نے آپ کو فون کر کے ایک کال کے پیسے ضائع کئے ہیں ۔ کہ اب مزید مہمان نہ بھیج دیجئے گا "ــــ عمران نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ــــ اچھا اچھا ــــ میں سمجھ گیا ــــ ٹھیک ہے میں

نہیں کروں گا فون "ــــ ارشد سیٹھ نے ہنستے ہوئے جواب دیا ۔ وہ عمران کی بات سمجھ گئے تھے ۔

"تھینک یو انکل ــــ ویسے میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ اپنی آواز بدل لیجئے ۔ ایسا نہ ہو کہ مجھ جیسا واقف آواز کسی روز ہوٹل کی آمدنی ہی لے اڑے گڈ بائی "ــــ عمران نے کہا اور جلدی سے رسیور رکھ دیا ۔

"سلیمان "ــــ عمران نے رسیور رکھ کر سلیمان کو آواز دی ۔

"جی صاحب "ــــ دوسرے لمحے سلیمان نے اندر آ کر جواب دیا ۔ وہ عمران کی آواز سے ہی اس کے موڈ کو پہچان لیتا تھا ۔

"میں سر سلطان کے پاس جا رہا ہوں اور ہو سکتا ہے کھانے کا بندوبست بھی وہیں ہو جائے اس لئے میرے لئے مونگ کی دال پکانے کی ضرورت نہیں ہے "ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا ۔

"آتے وقت میرے لئے بھی لیتے آیئے ۔ میں بھی دیکھوں سر سلطان کا باورچی کھانا پکانا سیکھ گیا ہے یا نہیں "ــــ سلیمان نے بھی اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران اس ترکی بہ ترکی جواب پر بے اختیار ہنس پڑا ۔

"سَر ـــــ کیا جناب ایکسٹو خود تشریف لا رہے ہیں"
میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے چھوٹے قد کے غیر ملکی نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں سر سلطان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

یہ غیر ملکی ایکریمیا کے پریذیڈنٹ کا خصوصی نمائندہ تھا۔ اور ایک اہم ترین مشن پر خصوصی جہاز کے ذریعے پاکیشیا آیا تھا ـــــ سر سلطان کو اس کی آمد کی اطلاع پہلے ہی مل چکی تھی اس لئے سر سلطان اپنے مخصوص ملاقاتی کمرے میں اس کے منتظر تھے ـــــ غیر ملکی کا نام آرمنڈ تھا۔ وہ ایکریمیا کے پریذیڈنٹ کا ایک خصوصی پیغام پاکیشیا کے پریذیڈنٹ کے نام لیکر آیا تھا۔ جس میں کسی اہم کیس کے سلسلہ میں ایکسٹو کی خدمات کے لئے درخواست کی گئی تھی ـــــ اور پاکیشیا کے صدر نے انہیں سر سلطان کی طرف روانہ کر دیا تھا۔ کیوں کہ ایکسٹو کے محکمے کے انچارج سر سلطان ہی تھے ـــــ سر سلطان نے اس سے

کیس کی تفصیل جاننا چاہی۔ لیکن اس نے معذرت کر دی کہ وہ یہ بات براہِ راست ایکسٹو سے ہی کر سکتا ہے ـــــ ہاں البتہ اگر اس ملاقات میں وہ خود موجود ہوں تو اُسے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ جس پر سر سلطان نے عمران کے فلیٹ پر فون کیا۔ کیوں کہ وہ غیر ملکی کے سامنے ایکسٹو کا مخصوص نمبر نہ گھما سکتے تھے ـــــ لیکن دوسری طرف سے عمران نے رقم اور ادھار کی بکواس شروع کر دی جس پر سر سلطان کو فون بند کرنا پڑا۔ ان کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے ـــــ کیوں کہ معاملہ بے حد سیریس تھا۔ بہرحال ایکریمیا کے صدر کے مخصوص نمائندے کی آمد انتہائی اہمیت رکھتی تھی۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی عمران کا فون آ گیا۔ تو سر سلطان نے مزید بکواس سے بچنے کے لئے اُسے فوراً دفتر آنے کے لئے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا ـــــ کیوں کہ انہیں معلوم تھا کہ اگر انہوں نے لمبی بات کرنے کی کوشش کی تو عمران عادت کے مطابق پھر پٹڑی سے اتر جائے گا ـــــ ان کے رسیور رکھنے پر ہی آرمنڈ نے ایکسٹو کے آنے کا سوال کیا تھا۔

"ایکسٹو کسی کے سامنے نہیں آتا۔ آپ یقین کریں کہ دنیا میں آج تک کسی نے نہ ہی ایکسٹو کو دیکھا ہے اور نہ ہی کوئی انہیں پہچانتا ہے میں نے ان کے ایک خصوصی نمائندے کو بلوایا ہے ـــــ وہی آپ سے بات چیت کریں گے" ـــــ سر سلطان نے جواب دیا۔

"لیکن مجھے سختی سے یہ احکامات دیئے گئے ہیں کہ بات براہِ راست ایکسٹو سے کی جائے۔ یہ معاملہ ایسا ہی اہم ہے" ـــــ آرمنڈ نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر ہو کر عمران سے بات کریں۔ ایکسٹو کی نمائندگی وہی کرتا ہے ۔۔۔۔ البتہ میں ایک بات آپ کو پہلے بتا دوں کہ عمران کی عادت ہے وہ بظاہر مسخروں جیسی باتیں اور حرکتیں کرتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ انتہائی سنجیدہ ہوتا ہے ۔۔۔۔ اس لئے آپ پلیز کسی بات کا بُرا نہ مانیئے گا" ۔۔۔۔ سر سلطان نے پیش بندی کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔۔ اوہ ۔۔۔۔ کیا آپ علی عمران صاحب کی بات کر رہے ہیں" ۔۔۔۔ آرمنڈ نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ علی عمران کو جانتے ہیں" ۔۔۔۔ سر سلطان نے مسکرا کر پوچھا۔

"میں ذاتی طور پر تو ان سے کبھی نہیں ملا۔ البتہ میں نے ان کے متعلق بہت کچھ سنا ہوا ہے۔ میرا تعلق ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی سے ہے" ۔۔۔۔ آرمنڈ نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔۔ اچھا میں سمجھ گیا" ۔۔۔۔ سر سلطان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ میں عمران صاحب سے بات کر لوں گا" آرمنڈ نے راضی ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس نے بہترین تراش کا خوب صورت سا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ چونکہ سر سلطان نے عمران کے متعلق خصوصی ہدایات پہلے ہی دے رکھی تھیں، اس لئے ظاہر ہے اُسے کون روک سکتا تھا۔

"کیا میں آپ کی تنہائی میں مخل ہو سکتا ہوں جناب سر سلطان صاحب"

عمران نے دروازے میں داخل ہوتے ہی بڑے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ آؤ عمران ۔۔۔۔ میں تنہا نہیں ہوں" مسٹر آرمنڈ بھی یہاں موجود ہیں" ۔۔۔۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آرمنڈ عمران کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ ۔۔۔۔ اچھا ۔۔۔۔ سوری ۔۔۔۔ دراصل میری نظر ذرا کمزور ہے۔ معاف کیجئے گا۔ اب آپ کھڑے ہو گئے ہیں تو مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ سر سلطان تنہا نہیں ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور آرمنڈ کے چہرے پر ناگواری کی ہلکی سی لہر دوڑ گئی۔ عمران نے اس کے چھوٹے قد پر بڑی گہری طنز کی تھی۔

"میں ایکریمیا کے صدر کا خصوصی نمائندہ ہوں۔ میرا نام آرمنڈ ہے۔ اور ایک اہم معاملے کے لئے مسٹر ایکسٹو سے ملاقات کا خواہش مند ہوں" ۔۔۔۔ آرمنڈ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے جان بوجھ کر صدر ایکریمیا کے صدر کا حوالہ دیا۔

"میں نے تو سنا تھا کہ ایکریمیا کے صدر مونگ پھلی کی تجارت کرتے تھے۔ پھر باداموں کی طرف وہ کیسے آ گئے" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے اطمینان سے ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔۔۔۔ میں سمجھا نہیں" ۔۔۔۔ آرمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ دوبارہ کرسی پہ بیٹھ گئے تھے۔

"انگریزی میں تو بادام کو آلمنڈ کہتے ہیں۔ شاید ایکریمی زبان میں آرمنڈ کہتے ہوں گے ۔۔۔۔ بہرحال مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ کچھ

بھی کہتے ہوں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ انداز میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر عمران ۔۔۔ مجھے آپ سے اتنی گھٹیا بات کی توقع نہ تھی۔" آرمنڈ نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے اس پر طنز کیا ہے ۔۔۔ نام کے لحاظ سے بھی اور قد کے لحاظ سے بھی۔

"عمران ۔۔۔ یہ ہمارے معزز مہمان ہیں ۔۔۔ پلیز ۔۔۔ سنجیدگی اختیار کرو" ۔۔۔ سر سلطان نے بات کو غلط رخ پر مڑتے دیکھ کر بیچ بچاؤ کراتے ہوئے کہا۔

"آئی ۔۔۔ ایم ۔۔۔ سوری ۔۔۔ اگر میری بات آپ کو ناگوار گزری ہو۔ ویسے باداموں میں کڑوے میٹھے سبھی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور میں نے سنا ہے کہ کڑوے بادام طبی لحاظ سے بہت قیمتی ہوتے ہیں" ۔۔۔ عمران ظاہر ہے اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔ آرمنڈ نے ایکریمیا کے صدر کا رعب دینا چاہا تھا۔ اور شاید اسی بات کا بدلہ عمران لے رہا تھا۔

"مجھے اجازت دیجیے سر سلطان ۔۔۔ میں ایسی باتوں کا عادی نہیں ہوں" ۔۔۔ آرمنڈ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"تشریف رکھیے جناب ۔۔۔ میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ عمران کی عادت ہی ایسی ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے انہیں بٹھاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی انہوں نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں نکالیں ۔۔۔ عمران مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ

سر سلطان خارجہ تعلقات کی بنیاد پر اس کو ناراض ہو کر واپس نہ بھیجنا چاہتے تھے اور ویسے بھی اس نے رعب ڈالنے کا اچھا خاصا بدلہ لے لیا تھا۔

"مسٹر آرمنڈ ۔۔۔ آپ کا تعلق جس شعبے سے ہے یعنی ایگرو فاٹیو سے اس شعبے کے آدمی کو تو اتنا مشتعل مزاج نہیں ہونا چاہیئے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ آپ ایگرو فاٹیو کو کیسے جانتے ہیں"

اس بار آرمنڈ کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ ایگرو فاٹیو ایکریمیا کا ایسا ٹاپ سیکرٹ شعبہ تھا ۔۔۔ جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ بیرونی دنیا قطعاً لاعلم ہے اور عمران اس کا نام یوں لے رہا تھا جیسے وہ اس سے اچھی طرح واقف ہو۔

"ہمارے ہاں اس نام کی کھاد بکتی ہے۔ میں نے کل ہی اس کا اشتہار پڑھا ہے۔ سنا ہے فصلوں کے لئے بہت اچھی ثابت ہوئی ہے۔ مسٹر رچمنڈ آرک نے بھی اس کا پمفلٹ میرے پاس بھیجا تھا ۔۔۔ ان کا خیال تھا کہ شاید میں اس کی ایجنسی لے لوں۔ لیکن ہمارے یہاں تو گوبر کی کھاد زیادہ چلتی ہے۔ اور اب تو ہم اس میں سے بائیو گیس بھی بنانے لگ گئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے ایگرو فاٹیو کے چیف رچمنڈ آرک کا نام بھی لے دیا۔ اور آرمنڈ کے چہرے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کسی بھوت کے سامنے بیٹھا ہو ۔۔۔ اب اس بے چارے کو کیا معلوم تھا کہ وہ ایسے آدمی سے بات کر رہا ہے۔ جس کی نظروں سے کبھی کوئی چیز چھپی نہیں رہی۔

"لیکن اسٹارٹریک تو تمام سپر پاورز کا مشترکہ مسئلہ ہے ۔ یہ فی صد بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے۔ اور
میں صرف ایکریمیا کو ہی کیوں دلچسپی ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا یہ ایکسٹو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی عظمت کی دلیل ہے۔ کہ صدر
"دراصل صورت حال اب بدل چکی ہے۔ اسٹارٹریک جب ایکریمیا نے خود یہ سفارش کی ہے ۔۔۔۔ کہ اس سلسلے میں ایکسٹو سے
کھل کر سامنے آیا ہے اور اس نے معلومات فروخت کرنے کی پیش درخواست کی جائے۔ کیوں کہ کاغذی قیامت والے کیس میں صدر
کی ہے ۔۔۔۔ روسیاہ نے بجائے مشترکہ کاوش کرنے کے لئے ایکریمیا آپ کی بے پناہ صلاحیتوں کے مداح ہیں ۔۔۔۔ چنانچہ ان
اہم ترین معلومات خریدنے کے لئے بھاگ دوڑ شروع کر دی ہے۔ آکی ہدایت پر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اگر آپ اس
جیسے باخبر آدمی کو یقیناً اس بات کا اچھی طرح علم ہوگا کہ ایکریمیا خلا کے لئے ایکسٹو کو راضی کر سکیں تو یہ آپ کا سب پر احسان ہوگا"
درز میں روسیاہ سے بہت آگے ہے ۔۔۔۔ اور ہماری اہم ترمنڈ نے اب مکمل طور پر ہتھیار ڈال دیئے تھے۔
معلومات کا روسیاہ کے ہاتھ لگ جانے کا مطلب ایکریمیا کے۔ "عمران بیٹے ۔۔۔۔ ہمارے صدر نے بھی سفارش کی ہے اور
شدید ترین نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ جب کہ روسیاہ اہمیس لڑسے درخواست کی ہے۔ کہ اس سلسلے میں ضرور کام کیا
ٹیکنالوجی میں ہم سے کافی پیچھے ہے ۔۔۔۔ اُسے کچھ زیادہ فکر نہ ہائے۔ کیوں کہ پاکیشیا کی نیک نامی کے ساتھ ساتھ ملک کے
ہے۔ چنانچہ ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان معلومات بہت سے اہم مسائل بھی حل ہو جائیں گے "۔۔۔۔ آرمنڈ کے بات
روسیاہ یا کسی دوسری سپر پاور کے پاس پہنچنے سے پہلے ہم کرتے ہی سر سلطان نے کہا۔
اسٹارٹریک کا خاتمہ ہو جانا چاہیئے ۔۔۔۔ تاکہ یہ بین الاقوامی "ٹھیک ہے جناب ۔۔۔۔ میں ایکسٹو سے ضرور سفارش کر دوں گا۔
کی انتہائی خطرناک بلیک میلنگ کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو سکے۔ ماننا یا نہ ماننا ان کے اختیار میں ہے۔ آپ تک ان کا فیصلہ پہنچ
آرمنڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ ئے گا"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اچھا فیصلہ ہے ۔۔۔۔ مبارک ہو"۔۔۔۔ عمران نے بڑ۔ "آپ کا بے حد شکریہ ۔۔۔۔ یہ ہم سب کے لئے زندگی موت
خلوص سے مبارک باد دیتے ہوئے کہا۔ مسئلہ ہے۔ پلیز۔ آپ انہیں ضرور رضامند کر لیجیئے۔ اس سلسلے میں
"لیکن عمران صاحب ۔۔۔۔ ہماری تمام سیکرٹ ایجنسیز ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں"۔۔۔۔ آرمنڈ نے اس بار
سپر پاورز کی مشترکہ ٹیمیں اس سلسلے میں اپنی تمام کوششیں کت بھرے لہجے میں کہا۔
ہیں۔ اور ہم برملا یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہمیں اس سلسلے میں "آپ کی ٹیمیں اب تک جو کام کرتی رہی ہیں ان کی فائلیں آپ

کے پاس ہیں" ـــــــ عمران نے پوچھا۔

"سوری ـــــــ فائلیں اس لئے نہیں تیار کی گئیں کہ کوئی ایک بھی تلاش نہیں کیا جا سکا۔ ہم نے خلائی سیاروں تک کو اس سلسلے استعمال کیا۔ کھوج لگانے کے لئے انتہائی جدید ترین مشینری استعما لیکن ذرہ برابر بھی کوئی کلیو تلاش نہیں کیا جا سکا" ـــــــ آرمنڈ۔ سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس کال کو ٹریس کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ جس۔ سٹار ٹریک نے بات کی ہے" ـــــــ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ـــــــ لیکن یہ کال ہمارے ہی سیارے ڈسکوری سنچ سے نشر ہو رہی تھی۔ بس اس کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں ہو سکا" آرمنڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــــ میں کوشش کروں گا کہ ایکسٹو کو اِ مشن پر رضامند کر لوں" ـــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر میں پُر امید رہوں" ـــــــ آرمنڈ نے اشتیاق بھ لہجے میں پوچھا۔

"امید پر دنیا قائم ہے ـــــــ آپ بھی ظاہر ہے اس دنیا میں ہیں اس لئے قائم رہیئے" ـــــــ عمران نے کہا اور آرمنڈ بے ا ہنس پڑا۔

"شکریہ ـــــــ اچھا سر ـــــــ اب مجھے اجازت دیجئے ا نے فوری واپس جا کر رپورٹ دینی ہے" ـــــــ آرمنڈ نے اٹھ

کہا اور سر سلطان اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب کہ عمران اُسی طرح بیٹھا رہا۔ آرمنڈ نے دونوں سے مصافحہ کیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اب بولیئے سر سلطان صاحب ـــــــ ہمارے صدر کو کیا دلچسپی پیدا ہو گئی اسٹار ٹریک سے ـــــــ ہم تو پتنگیں اڑانے کو ہی خلائی ترقی سمجھتے ہیں۔ باقی رہے خلائی سیارے تو اس کے لئے ہم اپنی بسوں پر خلائی سیارے لکھ کر اپنا شوق پورا کر لیتے ہیں ـــــــ اور ویسے ایک بات ہے۔ ہماری بسیں ایکریمین اور روسیاہی سیاروں سے کہیں زیادہ تیز رفتار ہوتی ہیں" ـــــــ عمران نے کہا اور سر سلطان ہنس پڑے۔

"بات یہ ہے کہ عمران بیٹے ـــــــ کہ صدر ایکریمیا نے وعدہ کیا ہے کہ اگر ایکسٹو اس مشن پر آمادہ ہو جائے تو وہ ہمارا تمام قرضہ امداد میں بدل دیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ایٹمی پلانٹ کی مخالفت بھی ترک کر دیں گے ـــــــ بلکہ اس کے لئے مکمل تعاون بھی کریں گے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے وعدے ہیں۔ اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ان میں سے ایک وعدہ بھی پورا ہو جائے تو ہمارے ملک کو کتنا مفاد پہنچ سکتا ہے ـــــــ اور پھر یہ ایکسٹو کے لئے چیلنج بھی ہے" ـــــــ سر سلطان نے کہا۔

"لیکن اگر ایکسٹو ناکام رہا تو" ـــــــ عمران نے کہا۔

"اس سلسلے میں بھی صدر ایکریمیا نے وضاحت کر دی ہے۔ کہ رضامندی کے ساتھ ہی وعدے پورے کر دیئے جائیں گے۔ اور

جہاں تک ناکامی کا تعلق ہے ۔صدر ایکریمیا کو مکمل یقین ہے کہ اگر ایکس
کام کرے تو ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا "۔۔۔۔ سر سلطان
نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"یہ بات ہے تو پھر واقعی ہم احمق ہیں ۔ ہر دوسرے سال خود ہی
کیوں نہ اسٹار ٹریک بن جایا کریں ۔سارے ہی مسئلے سیدھے
جائیں گے "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس
پڑے ۔

"تمہاری تجویز واقعی دل کو لگتی ہے "۔۔۔۔ سر سلطان نے
ہنستے ہوئے کہا ۔

"اگر تجویز منظور ہے تو چلو اس بار آپ کو بطور اسٹار ٹریک بنا
کر دیتے ہیں ۔شہرت بھی ہو جائے گی اور پاکیشیا کا فائدہ بھی ۔کہ آئندہ
کہیں مارے مارے پھرنے کی ضرورت نہ رہے گی "۔۔۔۔ عمران نے
کہا اور سر سلطان خفت بھرے انداز میں مسکرا دیئے ۔عمران نے
بڑی گہری چوٹ کی تھی ۔

"تم پھر مذاق پر اتر آئے ۔پھر میں کہہ دوں صدر صاحب سے کہ
ایکسٹو اس مشن پر کام کرنے کے لئے رضامند ہے "۔۔۔۔ سر سلطان
نے کہا ۔

"جناب ۔۔۔۔ اگر آپ صرف بازی چاہتے ہیں تو پھر میرا جواب
ناں میں ہے ۔میں اس قسم کی خیرات کے حق میں نہیں ہوں ۔البتہ
چیلنج میں اسے قبول کر سکتا ہوں "۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ
لہجے میں کہا ۔

"کیا مطلب ۔۔۔۔ کیا تمہیں ملک کا مفاد عزیز نہیں ہے "۔
سر سلطان نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا ۔

"مجھے اپنے ملک کا مفاد عزیز ہے ۔لیکن مجھے اپنے ملک کی
عزت بھی عزیز ہے ۔ ایسی باتیں چھپی نہیں رہ سکتیں اور میں اپنے
ملک کو خیرات پر پلتا نہیں دیکھ سکتا ۔۔۔۔ اس کی بجائے بھوک مجھے
قبول ہے "۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔اور
سر سلطان حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھتے رہ گئے ۔آج
انہیں ایک نیا عمران نظر آ رہا تھا ۔۔۔۔ ایسا عمران جو عزت و غیرت پر
پوری دنیا کی دولت کو لات مار سکتا تھا ۔انہوں نے بے اختیار ایک
جھرجھری لی ۔

"میں شرمندہ ہوں عمران ۔۔۔۔ بے حد شرمندہ ۔۔۔۔ تم نے میری
آنکھیں کھول دی ہیں ۔ہمارے اسلاف کا واقعی یہی سبق تھا جسے ہم بھلا
بیٹھے ۔ملک و قوم کی عظمت واقعی دولت اور وسائل کی فراوانی سے نہیں بنتی ۔
اس کے لئے یہی جذبے ہی بنیاد ہوتے ہیں ۔۔۔۔ تم بے فکر رہو اب ایسا
ہی ہو گا ۔میں صدر مملکت سے بات کر لوں گا ۔یہ میری ذمہ داری رہی ۔
صدر ایکریمیا کو یہی جواب دیا جائے گا ۔بالکل یہی جواب "۔۔۔۔ سر سلطان
نے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"شکر ہے ۔۔۔۔ بات آپ کی سمجھ میں آ گئی ۔اب آپ بے فکر رہیں ۔
اسٹار ٹریک کو ٹریک بیک ہونا ہی پڑے گا اب یہ پاکیشیا کی غیرت کا
مسئلہ ہے ۔اور جہاں پاکیشیا کی غیرت کا مسئلہ ہو وہاں اسٹار تو ایک طرف رہا
سن ٹریک کو بھی سامنے آنا پڑے گا "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

مترنم گھنٹی کی آواز سنتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے
نوجوان نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن
دبا دیا ـــــ دوسرے لمحے سامنے دیوار پر ایک سکرین روشن ہو
گئی جس پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کی تصویر نظر آ رہی تھی ـــــ نوجوان
نے بٹن کو دوبارہ پریس کیا تو سکرین غائب ہو گئی اور اس نے ایک اور
بٹن دبا دیا ـــــ دوسرے لمحے سامنے کی دیوار درمیان سے ہٹ کر
اطراف میں غائب ہو گئی اور ایک دروازہ سا پیدا ہو گیا۔
"کم ان ہنری" ـــــ نوجوان نے سخت لہجے میں کہا اور سکرین
پر نظر آنے والا ادھیڑ عمر قدم بڑھاتا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے
اندر داخل ہوتے ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی۔
"باس ـــــ ایک اہم اطلاع ہے" ـــــ ادھیڑ عمر ہنری
نے اندر آتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو ـــــ اور مجھے بتاؤ کہ ایسی کون سی اطلاع ہے جس کے لئے
تمہیں میرے پاس خود آنا پڑا ہے" ـــــ نوجوان نے سخت لہجے
میں کہا۔
"باس ـــــ یہ اطلاع ایسی ہے کہ میں فون پر نہ دے سکتا
تھا" ـــــ ہنری نے میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ
انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔
"بولو ـــــ کیا اطلاع ہے" ـــــ نوجوان نے چونکتے ہوئے
پوچھا۔
"باس ـــــ ایکریمیا نے اسٹار ٹریک کی تلاش کے لئے پاکیشیا
کی سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس نے رضامندی ظاہر کر دی ہے" ـــــ ہنری نے
جواب دیا۔
"پاکیشیا ـــــ یہ کون سا ملک ہے" ـــــ نوجوان نے
حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔
"سر ـــــ یہ ایک ایشیائی ملک ہے ـــــ چھوٹا سا ـــــ
لیکن اس کی سیکرٹ سروس کو دنیا بھر میں سب سے زیادہ مستعد
سمجھا جاتا ہے" ـــــ ہنری نے جواب دیا۔
"ہونہہ ـــــ کیا ایکریمین حکام کا ذہنی توازن خراب ہو گیا ہے
جو ایک پس ماندہ ایشیائی ملک کی سیکرٹ سروس کی خدمات
حاصل کر رہا ہے۔ وہ لوگ کیا کر سکتے ہیں ـــــ جہاں دنیا بھر کی
جدید ترین سیکرٹ سروسز ناکام ہو چکی ہوں" ـــــ نوجوان

نے بڑے حقارت آمیز انداز میں کہا۔

"باس ـــــ مجھے جب یہ اطلاع ملی تو میں نے بھی پہلے یہی سمجھا تھا۔ لیکن پھر میں نے مناسب سمجھا کہ اس سلسلے میں معلومات اکٹھی کی جائیں ـــــ چنانچہ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ واقعی ایک ایسی اطلاع ہے جسے چیف باس تک پہنچانا چاہیئے" ـــــ ہنری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــــ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ یہ پس ماندہ لوگ اسٹار ٹریک کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں" ـــــ نوجوان نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

اس کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے وہ کوئی ایسی بات سن رہا ہو جس سے بڑی مضحکہ خیز بات اور نہ ہو سکتی ہو۔

"باس ـــــ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں یہ عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ چیف باس نے میری خدمات اس لئے حاصل کی ہوئی ہیں کہ میں ایسی اطلاعات پر کام کروں ـــــ چنانچہ یہ میرا فرض تھا کہ اس سلسلے میں معلومات اکٹھی کروں۔ اور سر ـــــ یہ فائل میں لے آیا ہوں۔ آپ خود اس کو پڑھ لیں اس کے بعد اگر آپ مناسب سمجھیں تو چیف باس تک یہ فائل پہنچا دیں۔ نہ مناسب سمجھیں تو اسے ضائع کر دیں" ـــــ ہنری نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک فائل جو دوہری کر کے جیب میں رکھی گئی تھی نکال کر باس کے سامنے بڑے مؤدبانہ انداز میں رکھتے ہوئے کہا۔

نوجوان نے فائل کو سیدھا کیا اور پھر اسے کھول کر پڑھنے لگا۔

فائل میں چار پانچ کاغذ تھے ـــــ ہنری خاموش بیٹھا نوجوان کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ نوجوان باس کے چہرے پر فائل کھولتے وقت حقارت آمیز تاثرات تھے۔ لیکن جیسے جیسے وہ پڑھتا گیا۔ اس کے چہرے پر تعجب کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ ـــــ ناممکن ـــــ یہ سب کچھ قطعی ناممکن ہے۔ یہ سب بکواس ہے۔ میں اسے کسی صورت تسلیم نہیں کر سکتا" ـــــ نوجوان نے فائل ختم کرتے ہی بے اختیار ہو کر کہا۔

"یہ معلومات سو فی صد درست ہیں جناب ـــــ اور باس جو کچھ اس فائل میں درج ہے وہ اس سیکرٹ سروس کے کارناموں کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ چیف باس چاہے تو اسے چیک کرا سکتا ہے" ہنری نے کہا۔

"اوہ ـــــ لیکن یہ کیسے ممکن ہے ہنری ـــــ کہ ایک پس ماندہ ملک کی سیکرٹ سروس ایسے کارنامے سر انجام دے سکے۔ ان میں سے ایک کارنامہ بھی ناممکن ہے" ـــــ نوجوان کو اب تک یقین نہ آ رہا تھا۔

"یہ سب درست ہیں باس ـــــ اور یہی وجہ ہے کہ ایکریمیا کو مجبوراً اس کی خدمات حاصل کرنی پڑی ہیں۔ اور اس سلسلے میں ایک حیرت انگیز اطلاع اور بھی ہے کہ صدر ایکریمیا نے پاکیشیا کو زبردست مراعات دینے کا وعدہ کیا ہے ـــــ ایسی مراعات جن کا خواب میں بھی یہ ملک تصور نہیں کر سکتا تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان مراعات

کے لالچ میں کام کرے۔ لیکن سر۔ جو جواب اس ملک نے دیا ہے۔ اس نے سب کو ششدر کر دیا ہے ــــــ انہوں نے جواب دیا ہے کہ مراعات کے بدلے یہ مشن نہیں لے سکتے۔ البتہ صرف چیلنج کے طور پر یہ مشن سر انجام دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کسی قسم کی مراعات قبول کرنے سے یکسر معذوری ظاہر کر دی ہے" ــــــ ہنری نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو ــــــ کیا اس دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو پس ماندہ ہونے کے باوجود مراعات قبول کرنے سے انکار کر دیں" ــــــ نوجوان نے کہا۔

"اسی بات نے تو ایکریمیا کی پوری سرکاری مشینری کو ششدر کر دیا ہے باس" ــــــ ہنری نے جواب دیا۔

"اوہ ــــــ اگر یہ بات ہے تو پھر واقعی یہ لوگ سرپھرے ہیں۔ اور اب مجھے اس فائل پر بھی یقین آنے لگا ہے۔ سرپھروں سے کوئی چیز بعید نہیں ہوتی ــــــ اس کا مطلب ہے ہمیں سنجیدگی سے اس کا نوٹس لینا پڑے گا" ــــــ نوجوان نے جواب دیا۔

"اسی لئے میں حاضر ہوا تھا باس" ــــــ ہنری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــــ میں یہ فائل اور تمہاری اطلاعات چیف باس کو روانہ کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد جو فیصلہ وہ مناسب سمجھے کرے گا" ــــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس ــــــ اب مجھے اجازت دیجئے" ــــــ ہنری نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور نوجوان نے سر ہلا دیا۔ ہنری سلام کر کے واپس مڑا ــــــ اور پھر جیسے ہی وہ دیوار کے قریب پہنچا۔ نوجوان نے میز کے کنارے پر نصب بٹن پریس کر کے دروازہ کھول دیا اور ہنری اسے کراس کر کے باہر چلا گیا ــــــ اس کے باہر جاتے ہی دیوار ایک بار پھر برابر ہو گئی۔

ہنری کے جانے کے بعد نوجوان نے ایک بار پھر فائل کھولی اور اسے پڑھنے لگا۔ کافی دیر تک اسے پڑھنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ــــــ اپنی پشت پر موجود الماری کے پٹ کھول کر اس نے ایک چھوٹا سا ہارن نما آلہ نکال کر الماری بند کی اور اس آلے کو میز پر رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی ــــــ اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سکرو ڈرائیور نکال کر اس نے اس آلے کی سطح پر موجود ایک پیچ کو گھمانا شروع کر دیا۔ پہلے اس نے اسے بائیں طرف گھمایا پھر دائیں طرف گھما کر اس نے اسے دوبارہ بائیں طرف کیا ــــــ اور پھر پیچ کش سے اس پیچ کی سطح کو دبایا۔ دوسرے لمحے ہارن نما آلے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں ــــــ نوجوان نے پیچ کش ایک طرف میز پر رکھ دیا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں مسلسل نکلتی رہیں اور نوجوان خاموش بیٹھا انہیں سنتا رہا۔ چند لمحوں بعد ہی آوازیں نکلنی بند ہو گئیں تو نوجوان نے ایک بار پھر پیچ کش اٹھا کر اسی طرح پیچ کو دوبارہ دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیا۔

"ہیلو ــــــ چیف باس اٹنڈنگ" ــــــ دوسرے لمحے

ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارتھم بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔۔۔ کہو" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس ۔۔۔ ایک اہم اطلاع ہنری نے ابھی ابھی پہنچائی ہے۔ اس سلسلے میں آپ سے ڈسکس کرنا تھا۔ اگر آپ چند منٹ دے سکیں تو مہربانی ہوگی"۔۔۔۔ مارتھم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دس منٹ بعد آجاؤ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹوں ٹوں کی آوازیں دوبارہ بند ہونے لگیں۔ مارتھم نے پیچ کش اٹھا کر پیچ پر دباؤ ڈالا۔ اور آوازیں بند ہوگئیں تو اس نے آلہ اٹھا کر واپس الماری میں رکھا اور پھر الماری بند کر کے اس نے فائل کو اٹھا کر تہہ کیا ۔۔۔ اور اسے جیب میں ڈال کر کمرے کے دائیں کونے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کونے کے قریب پہنچتے ہی دیوار میں ہلکی سی کھٹاک کی آواز ابھری اور دروازہ کھل گیا ۔۔۔ مارتھم دروازہ کراس کر کے دوسری طرف بنی ہوئی ایک بند راہداری میں پہنچ گیا۔ راہداری چھوٹی سی تھی۔ اس راہ داری کے آخر میں ایک فولادی دروازہ تھا ۔۔۔ جس پر سرخ اور قرمزی رنگ کی لہریں سی دوڑتی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ مارتھم اس دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک سبز رنگ کا کارڈ نکالا ۔۔۔ اور اسے دروازے کی طرف یوں اچھال دیا جیسے بچے

کاغذ کا جہاز اڑاتے ہیں۔ کارڈ جیسے ہی ان سرخ اور قرمزی رنگ کی لہروں سے ٹکرایا ۔۔۔ ایک جھماکا سا ہوا اور کارڈ دروازے کے ساتھ چمٹ کر غائب ہوگیا۔ لہریں دوبارہ برابر ہوگئیں۔ مارتھم خاموش کھڑا انتظار کرتا رہا۔ اور پھر چند منٹ بعد ایک زوردار جھماکے سے لہریں غائب ہوگئیں ۔۔۔ اور اس کے ساتھ دروازے سے اس کا کارڈ نکل کر باہر راہ داری کے فرش پر گر گیا۔ مارتھم نے جھک کر کارڈ اٹھایا۔ اور اسے واپس اپنی جیب میں ڈال لیا ۔۔۔ لہروں کے غائب ہوتے ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اندر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ مارتھم دروازہ کراس کر کے اس کمرے میں پہنچا تو دروازہ خود بخود بند ہوگیا ۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرہ حرکت میں آگیا۔ وہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا جا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کی حرکت ختم ہوگئی اور دروازہ ایک بار پھر کھل گیا ۔۔۔ اب وہ پہلے جیسی ایک اور راہداری میں پہنچ گیا جس کی چھت پر مختلف رنگوں کے بلبوں کی قطار جل رہی تھی۔ اور فرش پر سرخ رنگ کا دبیز قالین بچھا ہوا تھا ۔۔۔ مارتھم اس راہ داری میں چلتا ہوا اس کے اختتام پر پہنچا جہاں پہلے جیسا ایک اور فولادی دروازہ موجود تھا جس پر اسی طرح سرخ اور قرمزی رنگ کی لہریں چل رہی تھیں ۔۔۔ مارتھم نے ایک بار پھر جیب سے وہی کارڈ نکال کر ان لہروں کی طرف اچھال دیا۔ اور کارڈ دروازے سے چپک کر غائب ہوگیا۔ چند لمحوں بعد ایک جھماکے سے لہریں ختم ہوگئیں اور کارڈ واپس راہ داری میں آگرا ۔۔۔ جسے مارتھم نے ایک بار پھر اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے دروازہ کھل گیا اور مارتھم قدم بڑھاتا

اُسے پار کر گیا۔ اب وہ ایک وسیع و عریض ہال میں پہنچ گیا۔ جہاں
بے شمار عجیب و غریب قسم کی مشینیں موجود تھیں جو سب خود بخود کام
کر رہی تھیں ——— ایک کونے میں شیشے کا بنا ہوا ایک بڑا سا کمرہ تھا
اس کمرے کے اندر اندھیرا تھا۔ مارتھم خاموشی سے اس شیشے کے کمرے
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ کمرے کے قریب پہنچا ایک جھماکے
سے کمرہ روشن ہو گیا ——— اور اس کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ مارتھم
اندر داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ خالی تھا۔ البتہ درمیان میں ایک میز اور اس کے
پیچھے ایک اونچی نشست کی کرسی پڑی ہوئی تھی ——— میز کے
اس طرف دو کرسیاں موجود تھیں۔ مارتھم خاموشی سے ان میں سے ایک
کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُسی لمحے میز کے درمیان ایک خانہ کھل گیا۔ مارتھم نے
جیب سے وہی کارڈ نکال کر اس خانے میں ڈال دیا ——— خانہ بند
ہو گیا۔ مارتھم خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد پشت کی دیوار ہٹی اور
پھر ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا ——— اس کے ہاتھ میں وہی
کارڈ تھا جو مارتھم نے میز کے خانے میں ڈالا تھا۔ لمبے تڑنگے آدمی کے
بال گھنگھریالے تھے اور چہرہ عورتوں کی طرح نرم و نازک سا تھا۔ اس کی
بڑی بڑی آنکھوں اور فراخ پیشانی سے ذہانت ٹپکتی تھی ——— البتہ
اس کی نوکیلی ٹھوڑی اس کی شدید خود غرضانہ طبیعت کو ظاہر کر رہی تھی
اُسے آتا دیکھ کر مارتھم تیزی سے کھڑا ہو گیا۔
"ہیلو مارتھم" ——— اس لمبے تڑنگے آدمی نے کارڈ کو میز پر
پھینک کر اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور مارتھم
دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے کارڈ اٹھا کر واپس جیب میں ڈال لیا تھا

"ہاں ——— کیا اطلاع ہے" ——— لمبے تڑنگے آدمی نے بھاری
آواز میں پوچھا۔ اس کی آواز اس کے چہرے کی مناسبت سے بالکل مختلف
تھی ——— اس کے چہرے کی ساخت سے تو یہی اندازہ ہوتا تھا کہ
اس کی آواز نسوانی اور نرم و نازک ہو گی۔ لیکن اس کے برخلاف اس
کی آواز بھاری اور گونج دار تھی۔
"چیف باس ——— ہنری نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے۔ کہ
ایکریمین حکام نے اسٹار ٹریک کو تلاش کرنے اور اُسے ختم کرنے
کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کی ہیں"
مارتھم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"پاکیشیا ——— وہ ایشیا کا پس ماندہ سا اور چھوٹا سا ملک اُس کی
بات کر رہے ہو" ——— چیف باس نے تعجب آمیز لہجے میں کہا۔
"یس باس ——— وہی میں نے بھی پہلے آپ کی طرح تعجب کا
اظہار کیا تھا۔ لیکن بعد میں مجھے اس معاملے کا سنجیدگی سے نوٹس
لینا پڑا۔ ہنری نے اس سیکرٹ سروس کے سلسلہ میں معلومات حاصل
کی ہیں ——— جن کے مطابق یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ سروس ہے۔
اور اس کے کارناموں میں دنیا کی بڑی بڑی اور انتہائی زبردست
وسائل رکھنے والی مجرم تنظیموں کے خاتمے کا ریکارڈ شامل ہے۔ جن
میں سے چند کے سلسلے میں اس نے وضاحتیں حاصل کی ہیں ——— جو
اس فائل میں موجود ہیں" ——— مارتھم نے جیب سے فائل نکال کر
بڑے مؤدبانہ انداز میں چیف باس کے سامنے رکھ دی اور چیف باس
اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ پہلے جس طرح ہنری مارتھم کے چہرے کو

فائل پڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس طرح اب مارتھم بیٹھا چیف باس کا چہرہ دیکھ رہا تھا ——— باس جیسے جیسے فائل کو پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر بھی تعجب کے آثار پھیلتے جا رہے تھے ۔ اور پھر اس نے فائل بند کر دی مارتھم نے اُسے یہ بھی بتایا کہ ایکریمیا نے پاکیشیا کو اس مشن پر آمادہ کرنے کے لئے بہت سی اہم ترین مراعات کا لالچ دیا تھا ——— لیکن پاکیشیا نے کسی قسم کی مراعات حاصل کرنے سے انکار کر دیا ۔ اور چیلنج کے طور پر یہ مشن لے لیا ہے ۔

" ہونہہ ——— تو اب تمہارا کیا خیال ہے ——— اس سلسلے میں کیا ہونا چاہیئے " ——— چیف باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا ۔

" میرا خیال ہے سر ——— کہ ہمیں اس سلسلے میں کوئی ایسے اقدامات کرنے چاہیئں جن سے یہ لوگ بھی دوسری سیکرٹ سروس کی طرح ناکام رہیں " ——— مارتھم نے بڑے محتاط انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" مثلاً کس قسم کے اقدامات " ——— چیف باس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا ۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں ہنری اور اس کی ٹیم کو پاکیشیا بھیج دینا چاہیئے ۔ وہ وہاں جا کر انہیں ٹریس کر کے ان کا وہیں خاتمہ کر دے اس طرح یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا " ——— مارتھم نے کہا ۔

" تمہارا کیا خیال ہے ۔ اس قدر خطرناک سیکرٹ سروس کو ہنری

سنبھال لے گا " ——— چیف باس نے کہا ۔

" بالکل ——— ہنری اور اس کے ساتھی انتہائی باصلاحیت لوگ ہیں ۔ اور پھر انہیں ایسے کاموں کا وسیع تجربہ حاصل ہے " مارتھم نے جواب دیا ۔

" لیکن اگر ہم خاموش رہیں تو یہ پاکیشیا والے ہمیں کیسے ٹریس کریں گے ۔ یہ کہاں ہمیں ڈھونڈھیں گے ——— ان کے پاس ایسا کون سا کلیو ہے " ——— چیف باس نے کہا ۔

" سر ——— بظاہر تو کوئی کلیو نہیں ہے ۔ پہلے بھی دنیا بھر کی سیکرٹ سروسز ٹکریں مار مار کر ناکام رہ گئی ہیں ۔ لیکن ہمیں ان کی طرف سے غفلت پھر بھی نہیں کرنی چاہیئے ——— کیوں کہ یہ لوگ غیر معمولی طور پر ذھین محسوس ہو رہے ہیں " ——— مارتھم نے جواب دیا ۔

" تو پھر سنو ——— اس کے لئے ہنری کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہم کسی طور پر بھی سامنے نہیں آنا چاہتے ۔ تم ایسا کرو کہ کسی طرح اس سیکرٹ سروس کے کسی اہم رکن کو ٹریس کر کے اس کے جسم میں مگنس لے منتقل کرا دو ——— اس کے بعد ان کی تمام کارروائی ہمارے پاس محفوظ ہوتی جائے گی اور ہم ان کی کارکردگی سے یہاں بیٹھے واقف ہوتے رہیں گے " ——— چیف باس لے کہا ۔

" آپ کی رائے درست ہے ۔ پہلے بھی ہم نے یہی طریقہ اختیار کیا تھا ۔ اور ہم اس میں بے حد کامیاب رہے تھے ——— لیکن سر ——— آپ نے اس رپورٹ پر غور نہیں فرمایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے چیف اور ممبروں کو پوری دنیا میں کوئی نہیں جانتا ۔ حتیٰ کہ پاکیشیا
کا صدر بھی ان سے واقف نہیں ہے ۔" ـــــ مارتھم نے مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ ہاں یہ مسئلہ تو ہے ۔ جب یہ لوگ سامنے ہی نہ ہوں
گے تو پھر ان کو سگنلس اسے کیسے منتقل کیا جائے گا۔" ـــــ چیف
نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کی بڑی بڑی اور ذہانت سے پُر آنکھیں
گہری سوچ میں ڈوب گئیں۔

"باس ـــــ ایسا نہ کریں کہ صرف ہنری کو وہاں بھجوا دیں تاکہ
وہ ان کے کسی ممبر کو ٹریس کرے ۔ اس کے بعد باقی کام آسان رہے
گا۔" ـــــ مارتھم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں دراصل کسی ایسے آدمی کو وہاں بھیجنا نہیں چاہتا جس کی
مدد سے وہ ہمارا مرکز ٹریس کر لیں ـــــ کیونکہ تم جانتے ہو ۔ کہ
سیسر یا ورز پاگل کتوں کی طرح ہمیں ڈھونڈھ رہے ہیں ۔ اب تک
انہیں ناکامی اس لئے ہوئی ہے کہ وہ آج تک وہ مقام ہی ٹریس
نہیں کر سکے جہاں ہمارا ہیڈکوارٹر ہے ۔" ـــــ چیف باس نے
سوچنے کے سے انداز میں کہا ۔ مارتھم خاموش بیٹھا رہا ۔ ظاہر ہے باس
کی اس بات کا اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

"تم ہنری کو باکس میں لاؤ ـــــ میں اس سے بات کرتا ہوں ۔"
چیف باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس باس ۔" ـــــ مارتھم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے اپنے کوٹ پر لگے ہوئے ایک بٹن کو انگلی کی مدد سے زور سے

دبایا ۔ بٹن کے دبتے ہی اس کے سینے پر چھوٹی سی سکرین جیسی جگہ روشن
ہوتی چلی گئی ۔ اور پھر اس سکرین پر ہنری کی تصویر نظر آنے لگی ۔

"یس باس ـــــ ہنری باکس میں حاضر ہے ۔" ـــــ آواز
اسی بٹن سے نکل رہی تھی ۔ مارتھم اکڑا ہوا بیٹھا تھا جب کہ چیف باس
کی نظریں اس کے سینے پر جمی ہوئی تھیں۔

"چیف باس تمہیں اٹنڈ کر رہا ہے ہنری ۔" ـــــ چیف باس
نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف باس ـــــ ہنری ہر خدمت کے لئے تیار ہے ۔"
ہنری نے انتہائی مؤدبانہ بلکہ قدرے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے
میں کہا ۔ کیونکہ چیف باس سے براہِ راست رابطہ انتہائی خطرناک
سمجھا جاتا تھا۔

"ہنری ـــــ تم نے جو رپورٹ باس مارتھم کو دی ہے وہ مجھ
تک پہنچ چکی ہے ۔ لیکن یہ رپورٹ نامکمل ہے ۔ تم نے نامکمل رپورٹ
مجھ تک بھیجنے کی جرأت کیسے کی ۔" ـــــ چیف باس کا لہجہ گفتگو کے
آخر میں جارحانہ ہو گیا۔

"بب ـــــ بب ـــــ باس ـــــ جو میں رپورٹ فوری طور
پر حاصل کر سکا وہ میں نے دے دی ۔ اگر آپ حکم کریں تو میں مزید
معلومات حاصل کر لوں ۔" ـــــ ہنری نے کپکپاتے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"اس رپورٹ میں سوائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گُن گانے
کے اور کیا ہے ۔ اس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں

کوئی بنیادی اطلاع شامل نہیں ہے۔ مثلاً وہ کون لوگ ہیں۔ ان کے نام و پتے۔ حلیئے ۔"۔۔۔۔ چیف باس نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"باس ۔۔۔۔ یہی ان کی سب سے بڑی خوبی سمجھ لیں۔ انہیں آج تک کوئی ٹریس نہیں کر سکا۔ البتہ میں نے اس رپورٹ کو باس مارتھم کو دینے کے بعد اپنے طور پر کچھ مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ۔۔۔۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کا ایک احمق نوجوان جس کا نام علی عمران ہے۔ اس کا کوئی نہ کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ حالاں کہ وہ سیکرٹ سروس سے براہِ راست متعلق نہیں ہے ۔۔۔۔ لیکن جتنے بھی کارنامے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے سرانجام دیئے ہیں ان میں کسی نہ کسی طور علی عمران کا کردار نمایاں رہا ہے۔ اس کا حلیہ اور پتہ بھی دستیاب ہے"۔۔۔۔ نمبر [illegible] نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ ۔۔۔۔ یہ تم نے پہلی بنیادی اطلاع دی ہے۔ تم اس کی تفصیل باس مارتھم تک پہنچا دو۔ آف"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا اور [illegible] کے لفظ آف کہتے ہی مارتھم نے انگلی سے بٹن کو دوبارہ دبا دیا اور [illegible] یک لخت غائب ہو گئی۔

"سنو مارتھم ۔۔۔۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم خفیہ طور پر پا[illegible] جاؤ اور اس علی عمران کو اسگنس اے منتقل کر دو۔ اس کے بعد جو صورت حال ہو گی اس کے مطابق عمل کر لیا جائے گا"۔۔۔۔ چیف باس [illegible] کہا اور مارتھم او۔ کے باس کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

فارک مینشن ایکریمین حکومت کے انتہائی خفیہ اجلاسوں کے لئے مخصوص تھا ۔۔۔۔ اس مینشن کو مکمل طور پر جدید ترین سائنسی آلات سے مزین کیا گیا تھا۔ اور اس میں ایسے انتظامات کئے گئے تھے کہ اس مینشن میں کسی اجنبی کا داخل ہونا قطعاً ناممکن تھا ۔۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ اس مینشن کے میٹنگ روم میں ہونے والی گفتگو کو کسی بھی صورت میں ٹیپ نہ کیا جا سکتا تھا اور نہ سنا جا سکتا تھا ۔۔۔۔ آج اس مینشن کے میٹنگ ہال میں ایک لمبی بیضوی میز کے گرد چار افراد کرسیوں پر موجود تھے۔ جب کہ دو کرسیاں خالی تھیں۔ درمیان میں رکھی ہوئی کرسی پر ونٹاسا کا انچارج اور بین الاقوامی شہرت کا مالک سائنس دان پروفیسر کرمٹ بیٹھا ہوا تھا ۔۔۔۔ جب کہ اس کے دائیں طرف سی۔ آئی۔ اے کا ڈائریکٹر آپریشن فارن مسٹر کسکی موجود تھے اور ان کے ساتھ ویسٹرن کارمن کی سیکرٹ سروس کا چیف ڈازال بیٹھا ہوا

تھا۔ پروفیسر کرمٹ کی بائیں طرف روسیاہی کے۔جی۔بی کا ڈائریکٹر جنرل زاگرف اور اس کے ساتھ یونائیٹڈ کانن کی سیکرٹ سروس کی چیف لیڈی تھامس بیٹھی ہوئی تھی ——— یہ پانچوں افراد ایک خصوصی میٹنگ کے لئے یہاں جمع ہوئے تھے۔ ایکریمیا کے صدر کی ذاتی درخواست پر یہ میٹنگ بلائی گئی تھی۔ کیوں کہ صدر ایکریمیا نے اسٹار ٹریک کا کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حوالے کر دیا تھا ——— اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی اپنے سیکرٹری کے ساتھ اس میٹنگ میں شریک ہو رہا تھا تاکہ اسٹار ٹریک کے متعلق معلومات حاصل کر کے وہ کوئی لائن آف ایکشن اختیار کر سکے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو خود آنا چاہیئے تھا۔ یہ نمائندہ بھیجنے کا کیا مطلب ہے۔ کیا ہم سب اس سے کم عہدوں کے حامل ہیں" ——— پروفیسر کرمٹ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ کسی کے سامنے نہیں آتا۔ حتیٰ کہ پاکیشیا کا صدر بھی اُسے نہیں جانتا" ——— لیڈی تھامس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ——— یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز ہے۔ لیکن کیا صدر ایکریمیا یہ سمجھتے ہیں کہ ایک پس ماندہ ملک کی سیکرٹ سروس اسٹار ٹریک کے خلاف کامیاب ہو جائے گی ——— مجھے تو ایک فی صد بھی امید نہیں ہے" ——— ویسٹرن کارمن کے ڈازال نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کے ریکارڈ میں ایسے ایسے کارنامے موجود ہیں کہ ہمیں یقین ہے کہ اسٹار ٹریک بھی اس کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکے گا"

"مسٹر علی عمران ——— آپ نے چونے کی آمیزش والی دلدل کا ذکر کیا ہے۔ کیا اس سلسلے میں کچھ میں بھی کہہ سکتا ہوں" مسٹر کسکی نے کہا۔

"بالکل ——— ضرور کہیئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر عمران ——— پنسلوانا کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی سلسلے کوچین میں ایسی غاروں کا پتہ چلایا گیا تھا۔ جس میں اس قسم کی خوفناک دلدلیں موجود ہیں۔ جن میں چونے کی آمیزش ہے ——— یہ غاریں تہہ در تہہ نیچے کی طرف چلی جاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے انہی غاروں میں ایسی دلدل موجود ہو۔ جو سطح زمین سے مطلوبہ گہرائی میں ہو اور جس میں چونے کی آمیزش بھی ہو" ——— مسٹر کسکی نے کہا۔

"گڈ ——— آپ نے اچھا پوائنٹ سوچا ہے۔ اب یہ تو پروفیسر کرمٹ بتا سکتے ہیں کہ کیا پنسلوانا کے پہاڑی سلسلے کوچین کی غاروں کو اگر مرکز مان لیا جائے تو کیا وہاں سے ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جا سکتا ہے جس سے تمام سپر پاورز کے خلائی سیاروں کو کنٹرول کیا جا سکے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ——— میں نقشہ منگوا لیتا ہوں۔ اس کے بعد ہی کوئی رائے دے سکتا ہوں" ——— پروفیسر کرمٹ نے کہا اور پھر اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے مختلف رنگوں کے بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سر" ——— دوسرے لمحے کمرے میں چیف سیکورٹی آفیسر کی آواز گونجی۔

کے عقب میں دیوار خود بخود برابر ہوگئی اور سبز بلب دوبارہ سرخ ہو گیا۔ ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کے چہرے تعجب کی شدت سے بُری طرح بگڑے ہوئے تھے ــــ عمران کی شکل اور اس کے لباس نے ان کے ذہنوں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے نمائندہ خصوصی کے متعلق تمام تصورات پاش پاش کر دیئے تھے۔

عمران اندر آ کر یوں حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے کوئی دیہاتی بچہ پہلی بار کسی میلے میں شریک ہو رہا ہو۔

"کمال ہے ــــ بڑا خوب صورت کمرہ ہے۔ جولیا۔ اگر ہماری شب عروسی اس کمرے میں منعقد ہو تو میں آج ہی تم سے شادی کرنے پر تیار ہوں" ــــ عمران نے اونچی آواز میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یو شٹ اپ نان سنس" ــــ جولیا نے بُری طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ــــ بزرگوں کا احترام کرو۔ یہ بے چارے بوڑھے بزرگ کیا کہیں گے کہ شادی سے پہلے ہی لڑائی شروع ہو گئی" ــــ عمران نے بڑے خلوص بھرے انداز میں جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے بُرا سا منہ بنا لیا۔

"مجھے علی عمران کہتے ہیں۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی بروزن عروسی ہوں ــــ اور یہ میری سیکرٹری اور مستقبل کی زوجہ محترمہ مس جولیانا فٹز واٹر ہے" ــــ عمران نے میز کے قریب جا کر اپنا اور جولیا کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

اور جولیا عمران کے فقرے سن کر پہلی بار سنجیدہ ہوگئی۔ کیوں کہ اب صورت حال اس کی سمجھ میں آگئی تھی ــــ یہ عمران یہاں ایکسٹو کے نمائندے کے طور پر آیا ہے۔

"خوش آمدید مسٹر عمران ــــ میرا نام کسکی ہے۔ میں سی آئی اے کا ڈائریکٹر آپریشن فارن ہوں۔ یہ ونٹاسا کے چیف اور بین الاقوامی شہرت کے مالک سائنس دان پروفیسر کرمسٹ ہیں۔ اور یہ ویسٹرن کارمن سیکرٹ سروس کے چیف مسٹر ڈازال ہیں۔ اور پروفیسر کرمسٹ کے بائیں طرف روسیاہ کے کے۔ جی۔ بی کے ڈائریکٹر جنرل زاگوف اور ان کے ساتھ یونائیٹڈ کائن سیکرٹ سروس کی چیف لیڈی تھامس ہیں" ــــ مسٹر کسکی نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"دیکھا جولیا ــــ کتنے بڑے بڑے لوگ ہماری شادی میں شرکت کے لئے آئے ہیں ــــ اب تو مان جاؤ" ــــ عمران نے مڑ کر قریب کھڑی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے غصے سے آنکھیں نکالیں۔

"اچھا اچھا بھئی ــــ تمہاری مرضی ــــ آنکھیں تو نہ نکالو ــــ مجھے خوف آنے لگتا ہے۔ تو بڑے بڑے لوگوں میں اور میری سیکرٹری آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے یہاں تشریف لا کر ہماری ذرہ نوازی نہیں بلکہ سورج نوازی فرمائی ہے" ــــ عمران نے ایک کرسی کھسکا کر اس پر بڑے اطمینان سے بیٹھتے ہوئے کہا۔ جولیا دانتوں سے ہونٹ کاٹتی ہوئی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اُسے عمران پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا کہ اس قدر اعلیٰ سطحی میٹنگ میں ایسی حرکتیں کر کے نہ صرف ایکسٹو بلکہ پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شرمندہ کر رہا ہے ——— لیکن ظاہر ہے اُسے کسی بات کا سرے سے علم ہی نہ تھا۔ وہ از خود کچھ کہہ ہی نہ سکتی تھی۔ البتہ وہ سب کے چہروں پر ظاہر ہونے والے غصے، جھنجھلاہٹ اور خفت کو صاف طور پر دیکھ رہی تھی ——— اس وجہ سے اس کا غصہ اور بڑھ رہا تھا۔

"مسٹر علی عمران ——— آپ ہم سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں"۔ پروفیسر کرمٹ نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے بڑے بیزار سے لہجے میں پوچھا۔

"آپ کی شادی ہو گئی ہے"۔ ——— عمران نے بے ساختہ پوچھا۔

"شادی نہیں کیوں ——— شادی کا کیا مطلب"۔ پروفیسر کرمٹ نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ ظاہر ہے یہاں شادی کے سوال کا کوئی تُک ہی نہ تھا۔

"پھر آپ سے کیا پوچھنا ——— آپ تو دنیا کو جانتے ہی نہیں۔ میں نے بی۔ اے کے کورس میں ایک مضمون پڑھا تھا۔ جس میں مصنف نے لکھا تھا کہ دنیا کو صرف وہی لوگ جان سکتے ہیں جو شادی شدہ ہوں ——— کنواروں کو کیا معلوم کہ بازار میں مچھلی کس بھاؤ بک رہی ہے"۔ ——— عمران کی اوٹ پٹانگ باتوں کا چرخہ چل پڑا تو ظاہر ہے آسانی سے کہاں رکتا تھا۔

"آپ بی۔ اے میں پڑھ چکے ہیں"۔ ——— لیڈی تھامس نے

بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر علی عمران ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی ہیں۔ اور پلیز آپ مسٹر علی عمران کی باتوں کا بُرا نہ مانیئے ——— ان کی باتوں کا مقصد آپ کا مضحکہ اڑانا نہیں بلکہ یہ ایسی باتیں صرف اپنی فطرت کے تحت کرنے پر مجبور ہیں"۔ ——— جولیا نے فوراً ہی مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ ——— ہر ہونے والی بیوی کو اپنے ہونے والے شوہر کا دفاع اسی طرح کرنا چاہیئے"۔ ——— عمران نے بڑے تحسین آمیز انداز میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی ——— یقین نہیں آتا ——— بہرحال فرمائیے مسٹر علی عمران ——— آپ اسٹار ٹریک کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم اُسے فضول باتوں میں ضائع کریں"۔ ——— روسیاہی زاگوف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میری کون سی بات فضول ہے۔ مسٹر زاگوف ——— شادی تو دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے اور جہاں تک ڈگریوں کا تعلق ہے تو آپ چاہے میٹرک فیل کیوں نہ ہوں۔ مجھے کیا مطلب ——— بہرحال آپ حضرات میں کوئی صاحب کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ اسٹار ٹریک خلائی معلومات کس طرح چراتا ہے"۔ ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خلائی معلومات کس طرح چُراتا ہے ظاہر ہے سائنسی آلات کی

مدد سے چُراتا ہو گا" ——— پروفیسر کرمٹ نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ——— میں نے سمجھا کہ شاید نقب لگا کر چوری کر لیتا ہے۔ اور مجھے اس کے پیروں کے نشانات ڈھونڈھنے کے لئے کھوجیوں کی خدمات حاصل کرنا پڑیں گی" ——— عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور پروفیسر کرمٹ کے چہرے پر پہلی بار خفت کے آثار نمودار ہوئے ——— اُسے اب احساس ہو رہا تھا کہ اس نے عمران کے سوال کا جواب بڑے بچگانہ انداز میں دیا ہے۔

"مسٹر عمران ——— آپ کے سوال کا سادہ سا جواب تو پروفیسر کرمٹ نے دیا ہے۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے۔ اس نے دنیا کے کسی نامعلوم خطے میں کوئی ایسی جدید ترین خلائی لیبارٹری قائم کر رکھی ہے ——— جہاں سے وہ سائنسی آلات کی مدد سے اہم ترین معلومات خود اچک لیتا ہے۔ ہم نے اس لیبارٹری کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن ہمیں ذرہ برابر بھی کلیو نہ مل سکا" ——— روسیاہ زاکوف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پروفیسر کرمٹ سائنس کی دنیا میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں۔ اور خاص طور پر خلائی سائنس میں کیا وہ اپنے علم اور تجربے کی بنیاد پر یہ بتا سکتے ہیں کہ ان خلائی معلومات کو چُرانے کے لئے اسٹار ٹریک نے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہو گا ——— سائنسی لائحہ عمل" ——— عمران نے کہا۔

اور اس کے چہرے سے یک لخت حماقت کے آثار یوں غائب ہو

گئے تھے جیسے کبھی ہوں ہی ناں۔ اس وقت وہ انتہائی ذمہ دار اور سنجیدہ لگ رہا تھا اور وہی لوگ جو چند لمحے پہلے اُسے ایک عام سا مسخرہ سمجھ رہے تھے اب ان کے چہروں پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جب کہ جولیا کے چہرے پر پہلی بار اطمینان کے تاثرات نمودار ہوئے۔ اُسے احساس ہو گیا تھا کہ اب عمران اپنے موڈ میں آگیا ہے ——— اب ان لوگوں کو احساس ہو گا کہ ان کا واسطہ کس آدمی سے پڑا ہے۔

"سائنسی لائحہ عمل" ——— پروفیسر کرمٹ نے سوچتے ہوئے کہا۔ چند لمحے اس کی پیشانی سکڑی رہی پھر وہ اچانک چونک پڑا۔

"اوہ ——— کمال ہے ——— آپ نے واقعی انتہائی اہم سوال کیا ہے۔ آج تک ہم نے اس نقطہ نظر سے کبھی سوچا ہی نہیں۔ ہاں یقیناً اُسے سائنسی لائحہ عمل اختیار کرنا پڑا ہو گا" ——— پروفیسر کرمٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں اب عمران کے لئے تحسین کے آثار ابھر آئے تھے۔

"پروفیسر کرمٹ ——— اس سلسلے میں جدید ترین سائنسی لائحہ عمل جو آپ نے ونٹاسا کے قیام میں استعمال کیا اُسے ماسٹر کارکم ریگائز پروسس کہا جاتا ہے ——— لیکن اسٹار ٹریک اس پر بھی حاوی ہو گیا۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ اس نے انٹی ماسٹر کارکم ریگائز پروسس استعمال کیا ہو گا۔ اور ایسا پروسس صرف ایک ہی ہو سکتا ہے۔ کلاک مانتاشا پروسس ——— آپ کا کیا خیال ہے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور پروفیسر کرمٹ یوں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ جیسے اُسے

یقین نہ آرہا ہو کہ اس نوجوان کے منہ سے ہی یہ باتیں نکل رہی ہیں ۔

" حیرت انگیز ـــــ انتہائی حیرت انگیز ـــــ مسٹر علی عمران ۔ مجھے اعتراف ہے کہ تم انتہائی خطرناک حد تک نہ صرف ذہین ہو ۔ بلکہ خلائی سائنس میں انتہائی حد تک مہارت کا درجہ بھی رکھتے ہو ـــــ میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ تم اتنا کچھ جانتے ہو گے ۔ واقعی کلاک مانتاشا پروسس ہی ونٹاسا کو کور کر سکتا تھا ـــــ یقیناً ایسا ہی ہو گا ۔ بالکل ایسا ہو گا " ـــــ پروفیسر کرمٹ نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

اور پروفیسر کرمٹ کے اس انداز نے میٹنگ کے باقی افراد کے سر بھی جھکا دیئے تھے ۔ اب انہیں احساس ہو رہا تھا کہ ان کا واسطہ کس شخصیت سے پڑا ہے ۔

" لیکن پروفیسر کرمٹ ـــــ آپ یقیناً جانتے ہوں گے کہ پروفیسر کلاک مانتاشا نے جب اس پروسس پر ریسرچ کی تھی تو وہ اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ یہ پراسس صرف چونے کی آمیزش والی دلدل میں قائم کیا جا سکتا ہے ـــــ اور وہ بھی تب جب یہ دلدل کم از کم ایک سو فٹ سطح زمین سے نیچی ہو ۔ اب اگر اسٹار ٹریک نے واقعی پروفیسر کلاک مانتاشا کا پروسس خلائی راز چرانے کے لئے استعمال کیا ہے تو اس نے اس کی لیبارٹری ایسی ہی کسی دلدل کے نیچے لگائی ہو گی کیا میرا خیال درست ہے " ـــــ عمران نے کہا ۔

" اوہ ـــــ بالکل درست ہے ـــــ قطعاً درست ہے ـــــ یقیناً درست ہے ۔ اس کے بغیر تو یہ پراسس کام ہی نہیں کر سکتا "

پروفیسر کرمٹ نے یوں کہا ۔ جیسے بچے استاد کے پڑھائے ہوئے سبق کو دوہراتے ہیں ۔

" مسٹر ڈازال ـــــ پروفیسر کلاک مانتاشا کا تعلق آپ کے ملک ویسٹرن کارمن سے تھا ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ اس وقت کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں " ـــــ عمران نے ویسٹرن کارمن کے نمائندہ ڈازال سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" پروفیسر کلاک مانتاشا ـــــ اوہ ـــــ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ۔ وہ ایک سال قبل اچانک غائب ہو گئے تھے اور پھر آج تک ان کا پتہ نہ چل سکا " ـــــ ڈازال نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا ۔

" تو مسٹر علی عمران ـــــ کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ اسٹار ٹریک دراصل پروفیسر کلاک مانتاشا ہے " ـــــ پروفیسر کرمٹ نے جلدی سے کہا ۔

" ہمیں اتنی جلدی نتیجے کی طرف چھلانگ نہیں لگانی چاہیئے ۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اسٹار ٹریک نے ہی پروفیسر کو اغوا کیا ہو اور وہ اس سے کام لے رہا ہو " ـــــ عمران نے فہمائش بھرے لہجے میں کہا اور پروفیسر کرمٹ بچوں کے سے انداز میں سر ہلانے لگا ۔

اب عمران مکمل طور پر میٹنگ پر چھا گیا تھا اور میٹنگ میں موجود تمام افراد جو پہلے ناک بھوں چڑھائے ہوئے تھے ـــــ اب یوں عمران کے سامنے بیٹھے سر ہلا رہے تھے جیسے زندگی میں پہلی بار ان کا کسی دانشور سے واسطہ پڑا ہو ۔

سی۔آئی۔اے کے مسٹر کسکی نے بڑے پُر یقین لہجے میں کہا۔

"کیا آپ اس نمائندے سے پہلے ملے ہوئے ہیں"

پروفیسر کرمٹ نے پوچھا۔

"نہیں ——— ہمارا اس سے پہلے کبھی اس سے ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا" ——— سب لوگوں نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اُسی لمحے کمرے میں سیٹی کی ہلکی سی آواز گونجی اور وہ سب چونک پڑے ——— اس سیٹی کا مطلب تھا کہ مہمان پہنچنے والے ہیں دوسرے لمحے ایک آواز کمرے میں گونجی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس چیف کے نمائندے خصوصی مسٹر علی عمران اور ان کی سیکرٹری مس جولیانا فٹز واٹر میٹنگ ہال میں تشریف لا رہے ہیں" ——— یہ آواز فارک مینشن کے چیف سیکورٹی آفیسر کی تھی۔ اور کمرے میں موجود سب افراد کی نظریں اس دیوار پر جم گئیں جس کے درمیان اوپر ایک سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ چند لمحوں بعد یہ بلب سبز ہو گیا ——— اور اس کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل کر دونوں اطراف میں کھسک گئی اور دیوار میں بننے والے خلا میں سے چند لمحوں بعد عمران نے اندر قدم رکھا۔ اس نے اپنا مخصوص ٹیکنی کلر لباس پہن رکھا تھا ——— اور چہرے پر حماقتوں کی آبشار پورے زور شور سے بہہ رہی تھی۔ اس کے ساتھ جولیا اندر داخل ہوئی۔ جولیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے ——— اُسے شاید صورت حال کا علم نہ تھا کہ وہ کہاں آرہی ہے اور کس مقصد کے لئے آ رہے ہیں۔ جولیا کے اندر آتے ہی

"پروفیسر کرمٹ سپیکنگ ——— ہمیں دنیا کا تفصیلی نقشہ فوری طور پر مہیا کیا جائے" ——— پروفیسر کرمٹ نے کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پروفیسر نے بٹن آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد میز کا درمیانی حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح کھل گیا اور ایک بڑا سا نقشہ باہر آگیا ——— جسے پروفیسر کرمٹ نے ہاتھ بڑھا کر اٹھا لیا اور ڈھکن دوبارہ برابر ہو گیا۔

پروفیسر کرمٹ نے نقشہ میز پر پھیلا دیا اور جیب سے سرخ رنگ کی پنسل نکال کر اس نے سب سے پہلے پنسلوانا کے پہاڑی سلسلے کو تلاش کر کے اس کے گرد سرخ پنسل سے دائرہ کھینچا ——— اور پھر ایسے ہی دائرے اس نے سپر پاورز کے گرد ڈالے اور اس کے بعد وہ بیٹھا سوچتا رہا۔

"نہیں یہاں سے تمام سیاروں کو بیک وقت کنٹرول نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں سے بیشتر سیارے آؤٹ آف کنٹرول ہو جاتے ہیں۔ اتنی بڑی رینج ناممکن ہے" ——— پروفیسر کرمٹ نے مخصوص انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلیئے یہاں نہ سہی اب آپ ایسا کوئی مرکز تلاش کیجیے جہاں سے کنٹرول کیا جا سکے۔ اس پر نشان لگائیے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پروفیسر کرمٹ نے دوبارہ غور کرنا شروع کر دیا۔ وہ مختلف پوائنٹس پر پنسل کی نوک رکھتا رہا۔ اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک پہاڑ کے گرد دائرہ لگا دیا۔

"یہ تو سوئٹزرلینڈ ہے۔ جہاں وشاسا کا مرکز تھا" ـــــ مسٹر کسک
نے کہا۔
"ہاں بنتا یہی ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے وشاسا کا آپریشن [illegible]
یہیں قائم کیا تھا" ـــــ پروفیسر کرمٹ نے طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔
"کیا سوئٹزرلینڈ میں ایسی دلدلیں ہیں جن میں چونے کی آمیزش
ہو" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"نہیں ـــــ وہاں ایسی کوئی دلدلیں نہیں ہیں۔ یہ بات تو میں
اچھی طرح جانتی ہوں" ـــــ لیڈی تھامس نے بڑے پر یقین
لہجے میں کہا۔
"تو اس کا مطلب اسٹار ٹریک کا ہیڈ کوارٹر سوئٹزرلینڈ میں
ہوسکتا۔ اب مجھے پوری دنیا میں ایسی دلدلیں ڈھونڈھنی پڑیں گی"
عمران نے کہا۔
"تو یہ بات طے ہے کہ اسٹار ٹریک کا ہیڈ کوارٹر ایسی ہی ک
دلدل کے نیچے ہوسکتا ہے" ـــــ کے۔ جی۔ بی کے زاگوف نے
کہا۔
"ابھی کچھ بھی طے نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے دلدل کے اوپر ہو۔ او
بھی ہوسکتا ہے کہ دلدل ہیڈ کوارٹر میں ہو۔ یا ہیڈ کوارٹر دلدل [illegible]
ہو" ـــــ عمران کی زبان ایک بار پھر پٹڑی سے اترنے لگی
اس کے چہرے پر ایک بار پھر حماقتوں کا آبشار بہنے لگا اور وہ سب
لوگ حیرت بھرے انداز میں اس لمحہ بہ لمحہ رنگ بدلنے والے
کو دیکھنے لگے۔
"اب کیا پروگرام ہے مسٹر علی عمران" ـــــ پروفیسر کرمٹ نے
عمران کو دوبارہ پہلے والے حال پر آتے دیکھ کر پوچھا۔
"پروگرام تو شادی کا ہے اگر مس جولیانا فٹز واٹر مان جائیں۔ ویسے
آپ بزرگ ہیں آپ ہی انہیں سمجھائیں کہ مجھ سے اچھا شوہر پوری دنیا
میں آج تک پیدا ہی نہیں ہوا" ـــــ عمران نے بڑے عاجزانہ
لہجے میں کہا اور پروفیسر کرمٹ سمیت میٹنگ میں موجود سب افراد
بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ جب کہ جولیا کے چہرے پر ایک بار
پھر غصے کے تاثرات ابھرنے لگے۔
"میرا خیال ہے اب میٹنگ برخواست کی جائے"
پروفیسر کرمٹ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی
باقی افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔
"چلو جولیا ـــــ یہ نہ سہی اور بزرگ سہی۔ آخر کوئی تو اللہ کا بندہ
اس دنیا میں ایسا مل ہی جائے گا جو ہماری شادی کرا دے گا"
عمران نے بڑے مایوس سے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔
اسی لمحے دیوار میں دروازہ کھل گیا اور پھر پروفیسر کرمٹ اور اس
کے ساتھی عمران سے ہاتھ ملا کر باری باری دروازے کو پار کر گئے۔
نقشہ ابھی تک میز پر پڑا ہوا تھا ـــــ ان سب کے جاتے ہی عمران
نے وہ نقشہ اٹھایا اور اسے کھول کر ایک نظر دیکھا اور پھر اسے واپس
میز پر رکھ کر وہ بھی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔
"تم اپنی بکواس سے باز نہیں آؤ گے عمران ـــــ کسی روز میں

تمہارا سر توڑ دوں گی" ـــــ جولیا نے کمرہ خالی ہوتے ہی غصیلے اند

میں کہا۔

"ارے باپ رے ـــــ سر توڑ دو گی ـــــ پھر بغیر سر کے شوہ

سے کیسے گذارا کرو گی" ـــــ عمران نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا

اور تیزی سے دروازہ پار کر گیا۔

جولیا جھلائے ہوئے انداز میں اس کے پیچھے چل رہی تھی مورد

کی دوسری طرف ایک مختصر سی راہداری تھی۔ جس کے اختتام پ

ایک اور دروازہ تھا ـــــ جب وہ دونوں اس دروازے سے

باہر نکلے تو باہر موجود سیکورٹی کے افراد نے باقاعدہ ان کو سیلوٹ

کیا اور پھر وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھتے رہ گئے۔ جب

عمران نے بھی جواب میں انہیں باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ

کر دیا۔

"آپ کی رہائش کے لئے کیپرٹن ہوٹل میں کمرہ بک کرا د

گیا ہے" ـــــ ایک آدمی نے قدرے مسکراتے ہوئے آگ

بڑھ کر کہا۔

"لیکن میں نے تو ہنی مون ہوٹل میں رہائش کا پروگرام بنایا

یار کچھ روز تو کھل کھیلنے دو" ـــــ عمران نے بُرا سا منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"سر ـــــ اس نام کا ہوٹل اس شہر میں نہیں ہے۔ وہا

کیپرٹن ہوٹل آپ کو مایوس نہیں کرے گا" ـــــ سیکورٹی کے

افسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــــ پھر ٹھیک ہے ـــــ آؤ جولیا ـــــ اس بور

میٹنگ سے تو جان چھوٹی۔ نجانے کہاں سے بڈھے کھوسٹ پکڑ

کر لے آئے ہیں اور انہیں ایک جگہ اکٹھا کر کے اُسے میٹنگ

کا نام دے دیتے ہیں۔" ـــــ عمران نے بڑے بیزار

سے لہجے میں کہا اور پھر سامنے کھڑی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کیرئین ہوٹل شہر کا سب سے بڑا ہوٹل تھا اور اس کے انتہائی خوب صورت انداز میں سجے ہوئے ریستوران میں ایکریمین دارالحکومت کے انتہائی اعلیٰ سوسائٹی کے افراد تقریباً ہر وقت موجود رہتے تھے ـــــ باوردی اور مؤدب بیرے ایک طرف خاموش کھڑے رہتے تھے۔ انہیں میزوں کے قریب جاکر آرڈر مانگنے کی اجازت نہ تھی ـــــ کیوں کہ اس طرح وہاں آنے والے لوگ ڈسٹرب ہو سکتے تھے۔ جب کسی کو ویٹر کو بلانے کی ضرورت ہوتی وہ میز کے درمیان میں بنے ہوئے خوب صورت مجسمے پہ ہاتھ پھیرتا تو مجسمے کے سر پہ لگا ہوا چھوٹا سا بلب جل اٹھتا ـــــ وہ صرف ایک لمحے کے لئے چمکتا اور اس بلب کو چمکتا دیکھ کر قریبی ویٹر تیزی سے اس میز کی طرف بڑھ جاتا ـــــ اور انتہائی مؤدبانہ انداز میں آرڈر لے کر الٹے قدموں واپس چلا جاتا۔

ریستوران کے ایک کونے میں رکھی ہوئی میز کے گرد مارتھم بیٹھا کافی پی رہا تھا۔ اس نے میک اپ کیا ہوا تھا ـــــ اور انتہائی شاندار سوٹ میں وہ کوئی کروڑپتی لگ رہا تھا۔ اس کے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پلاٹینم کی انگوٹھی موجود تھی جس پہ انتہائی نادر اور قیمتی ہیرا جڑا ہوا تھا۔ اس کی نظریں ریستوران کے دروازے پر جمی ہوئی تھیں ـــــ چند لمحوں بعد وہ چونک پڑا۔ جب اس نے ایک ادھیڑ عمر کو دروازے میں داخل ہوکر اپنی میز کی طرف بڑھتے دیکھا ـــــ اس کے ہاتھ میں ایک قیمتی بریف کیس تھا۔

"ہیلو سر ـــــ میرا نام کاجبٹ ہے" ـــــ آنے والے نے مارتھم کے قریب آکر قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو ـــــ میں تمہارے ہی انتظار میں تھا" ـــــ مارتھم نے سر ہلاتے ہوئے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر ـــــ میٹنگ ابھی ختم ہوئی ہے سر۔ میں فوراً ہی یہاں آگیا ہوں" ـــــ کاجبٹ نے جواب دیا۔

"رپورٹ دو" ـــــ مارتھم نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"سر ـــــ رپورٹ تفصیلی ہے۔ اگر آپ کمرے میں تشریف لے چلیں تو زیادہ بہتر ہوگا" ـــــ کاجبٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ اچھا ـــــ تو آؤ چلو" ـــــ مارتھم نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ چوں کہ وہ اسی ہوٹل میں قیام پذیر تھا اس لئے اسے بل ادا کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ یہاں رہائش پذیر افراد کو ہر قسم کی سہولیات مہیا کی جاتی تھیں۔ اور بل

اکٹھا ہی وصول کیا جاتا تھا۔

وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے لفٹ تک پہنچے اور پھر چند لمحوں
بعد وہ دونوں آٹھویں منزل کے ایک آراستہ و پیراستہ کمرے میں
داخل ہو گئے ____ مارتھم نے اندر آتے ہی مڑ کر دروازہ بند کیا
اور دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ کا ایک بٹن دبا دیا۔
دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جلنے لگا ____ ایسا انتظام اس
ہوٹل کے ہر کمرے میں کیا گیا تھا تاکہ ہوٹل میں رہنے والے معزز
افراد کو نہ ہی باہر سے کسی صورت دیکھا جا سکے اور نہ ان کی بات چیت
کو کسی بھی طور چیک کیا جا سکے ____ اس بلب کے جلنے کا مقصد
یہی تھا کہ اب کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا ہے۔

"ہاں ____ اب بتاؤ کیا رپورٹ ہے" ____ مارتھم نے
ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

کاجبٹ نے سر ہلاتے ہوئے اپنا بریف کیس کھولا اور پھر اس
میں سے ایک چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈ نکال کر باہر رکھا اور اس کا بٹن
آن کر دیا ____ کمرے میں مختلف لوگوں کی گفتگو سنائی دینے لگی یہ
پروفیسر کرمٹ اور اس کے ساتھیوں کی آوازیں تھیں۔ مارتھم خاموش
بیٹھا سنتا رہا۔ پھر ان کی آوازوں میں عمران اور جولیا کی آوازیں شامل
ہو گئیں ____ مارتھم کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ رنگ بدل رہا تھا۔ اس کے
چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے۔ لیکن وہ خاموش
بیٹھا رہا۔ جب آوازیں آنی بند ہو گئیں تو کاجبٹ نے ریکارڈ کا بٹن

آف کر دیا۔ اس کے بعد اس نے بریف کیس میں سے نقشہ نکالا۔ اور اُسے
مارتھم کے سامنے میز پر پھیلا دیا۔ اور مارتھم اس نقشے پر جھک گیا۔ وہ
بڑے غور سے ان نشانات کو دیکھ رہا تھا ____ جو سرخ پنسل سے
دائرے کی صورت میں مختلف علاقوں کے گرد بنائے گئے تھے۔

"یہ سب کچھ کیسے ممکن ہو سکا ____ فاراک مینشن میں تو انتہائی سخت
حفاظتی انتظامات کئے جاتے ہیں" ____ مارتھم نے طویل سانس
لیتے ہوئے کاجبٹ سے پوچھا۔

"سر ____ دولت میں بڑی طاقت ہوتی ہے چیف سیکورٹی
آفیسر کو انتہائی گراں قدر معاوضہ دے کر خرید لیا گیا اور پھر چیف سیکورٹی
آفیسر کے خیال کے مطابق یہ میٹنگ چونکہ حکومتی سطح کی میٹنگ نہ
تھی ____ اس لئے وہ اس کا ٹیپ اور پھر میرے کہنے پر یہ نقشہ بھی
ہمیں دینے پر آمادہ ہو گیا" ____ کاجبٹ نے مؤدبانہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران تو انتہائی خطرناک آدمی ثابت ہو رہا ہے۔ اس کی زندگی
ہمارے لئے ہر لحاظ سے خطرناک ہے" ____ مارتھم نے چند لمحوں
کی خاموشی کے بعد کہا۔

"پھر حکم فرمائیے ____ اس کو صاف کر دیا جائے۔ اس وقت موقع
ہے۔ یہ دونوں اسی ہوٹل میں مقیم ہیں" ____ کاجبٹ نے بڑے
بااعتماد لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ____ کیرئن ہوٹل میں" ____ مارتھم نے چونکتے
ہوئے کہا۔

"یس سر ۔۔۔۔۔ سوٹ نمبر بارہ بارہویں منزل" ۔۔۔۔ کاجبٹ نے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔۔۔ کیا تم یہ کام کر سکتے ہو۔ یقینی حد تک۔ ناکامی کی ایک فی صد گنجائش بھی نہیں ہو سکتی" ۔۔۔۔ مارتھم نے کاجبٹ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"باس ۔۔۔ کاجبٹ ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ آپ بے فکر رہیں" ۔۔۔ کاجبٹ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔۔ پھر آج ہی رات یہ کام ہو جانا چاہیئے"

مارتھم نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور کاجبٹ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اس کے بعد وہ بریف کیس وہیں کمرے میں چھوڑ کر باہر نکل آیا۔

عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے ٹیلی فون اٹھایا اور آپریٹر سے ادلگا بار کے مارٹن کرانٹے سے بات کرانے کے لئے کہا ۔۔۔۔ اور پھر رسیور رکھ کر وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ چکر کیا ہے ۔۔۔۔ کون ہے اسٹار ٹریک" ۔۔۔۔ جولیا نے جو پہلے ہی ایک کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔ عمران کے رسیور رکھتے ہی اس سے پوچھا۔

"اسٹار ٹریک ۔۔۔۔ جدید دور کا چور ہے۔ وہ خلائی سیاروں سے خلائی معلومات چوری کرتا ہے اور پھر مخالف ملکوں کو فروخت کر دیتا ہے تم نے کائناتی کہکشاں نمبر دو کو جانے والا امریکی سیارہ ڈسکوری سنچری کے بارے میں بھی سنا ہو گا ۔۔۔۔ اُسے بھی اسٹار ٹریک نے ہی اڑا لیا ہے اور وہیں سے پہلی بار اسٹار ٹریک سامنے آیا

ہے۔ ورنہ اس سے پہلے اس کا نام تک کوئی نہیں جانتا تھا۔"
عمران نے مختصر لفظوں میں بتایا۔

"اوہ ۔۔۔۔ اسی اسٹار ٹریک کی بات ہو رہی ہے۔ مگر ان خلائی چوروں سے ہمارے ملک کا کیا تعلق۔ ہم تو ابھی خلائی دور میں شامل نہیں ہوئے۔" ۔۔۔۔ جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ایکریمیا کے صدر نے ذاتی طور پر درخواست کی ہے۔ کہ پاکیشیا اگر خلائی دور میں داخل نہیں ہوا تو کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی داخل ہو جائے ۔۔۔۔ اور ایکسٹو ایسے موقعوں کی تاڑ میں رہتا ہے تاکہ اس کے ممبر مفت کی تنخواہ نہ وصول کرتے رہیں۔" عمران نے کہا۔

"لیکن بھیجا تو اس نے تمہیں ہے تم تو تنخواہ وصول نہیں کرتے۔" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس نے کسی اور چیز کی وصولی کا لالچ دے کر بھیجا ہے۔" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ۔۔۔۔ کس چیز کی وصولی ۔۔۔۔ میں سمجھی نہیں۔" جولیا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتا دیا تو تم ابھی ہتھے سے اکھڑ جاؤ گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ ہتھے سے ہی جڑی رہو۔" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا کی پیشانی پر شکنیں ابھرنے لگیں اور عمران کا مطلب سمجھنے لگی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی رد عمل ظاہر کرتی۔ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی

گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے لپک کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ فون کا شکریہ ادا کر رہا ہو ۔۔۔۔ جس نے بروقت آکر اس کی جان بچا لی ہو۔

"یس ۔۔۔۔ علی عمران۔" ۔۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"ماٹن کراٹے سے بات کریں۔ چوں کہ پہلے نمبر پر ٹریس نہ ہو رہے تھے تو اس لئے انہیں ٹریس کرنے میں کچھ دیر لگ گئی ہے ۔۔۔۔ جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔"

"تھینک یو ۔۔۔۔ ویسے اب معذرت کرتے مزید دیر نہ لگائیں۔" عمران نے کہا۔ اور دوسرے لمحے کلک کی آواز ابھری۔ اور پھر ایک آواز رسیور میں ابھری۔

"کراٹے سپیکنگ ۔۔۔۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں۔" لہجہ بے حد کرخت اور سنجیدہ تھا۔

"کراٹے کے ساتھ کنگفو ہی بات کر سکتا ہے۔ یا کم از کم جوڈو کی موجودگی تو ضروری ہے۔" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ آواز تو مانوس ہے۔ اوہ ۔۔۔۔ کہیں پرنس آف ڈھمپ تو بات نہیں کر رہے۔" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"شکر ہے ابھی تمہاری یادداشت موجود ہے۔ ورنہ مجھے تو یہی خطرہ تھا کہ کراٹے کے وار کرتے اور سہتے سہتے تم عقل سے نہ پیدل ہو چکے ہو۔" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے واقعی ـــــ پرنس آپ ـــــ اوہ پرنس ـــــ آپ
کہاں سے بات کر رہے ہیں کیا ہوٹل کیرئن سے" ـــــ بولنے
کے لہجے میں انتہائی حد تک اشتیاق ظاہر ہو رہا تھا۔
"تو کیا یہاں سے بات کرنا جرم ہے۔ بھائی اگر غلطی ہو گئی ہو
مجھے بتا دو۔ مجھے معلوم ہے کہ مارٹن کراٹے غلطی معاف کرنے کا عا
نہیں ہے ـــــ مگر یہ میری پہلی غلطی ہے۔ البتہ میں نے بڑی غلطی
تک نہیں کی۔ ابھی میں کنوارہ ہوں" ـــــ عمران نے کھگھیائے ہ
لہجے میں کہا۔
"اوہ پرنس ـــــ آپ فاراک آنے کے بعد ہوٹل میں کیوں ٹھ
میں ابھی آ رہا ہوں۔ آپ نے میری توہین کی ہے۔ اور اس کی سز
کو بھگتنی ہو گی ابھی اور اسی وقت" ـــــ دوسری طرف سے
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
"تمہارا کوئی بڑا چاہنے والا ہے۔ پتہ نہیں تم ایسے لوگ کہاں س
ڈھونڈھ نکالتے ہو" ـــــ جولیا نے جو سب بات چیت سن رہ
برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ایک شاعر نے اس موقع پر کہا ہے کہ پتہ پتہ بوٹا بوٹا۔ سب ہما
حال جانتا ہے۔ لیکن ایک پھول ہی ایسا بدقسمت ہے جو نہیں جا
اور شاید اسی وجہ سے پھول ہے ـــــ اگر وہ جانتا تو شاید
گوبھی کا پھول بن جاتا جسے جاننے کے جرم میں ہانڈی میں جھونک
جاتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔
"اس بکواس کا مطلب" ـــــ جولیا نے آنکھیں نکا

ہوئے پوچھا۔
"اس کا مطلب کہ سب چاہنے والے تو جانتے ہیں۔ لیکن جسے جاننا
چاہیئے وہ نہیں جانتا الٹا آنکھیں بھی نکالتا ہے" ـــــ عمران نے
بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔
اور جولیا نجانے کس موڈ کے تحت بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"تم آخر مجھے ہر وقت کیوں تنگ کرنے پر تلے رہتے ہو" ـــــ جولیا
نے کہا۔
"تاکہ تم اسی طرح سمارٹ رہ سکو۔ ورنہ پھیل جانے کے بعد عورت
واقعی گلاب کے پھول کی بجائے گوبھی کا پھول بن جاتی ہے ـــــ اور
اس کا انجام ہانڈی میں جلنا ہی رہ جاتا ہے" ـــــ عمران نے
فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ مارٹن کراٹے کون ہے" ـــــ جولیا نے بات بدلنے کے
لئے پوچھا۔
"یہاں کا مشہور دادا ہے۔ لمبی چوڑی تنظیم رکھتا ہے اور خود اس
کا باس ہے۔ اصل نام مارٹن ہے۔ لیکن کراٹے میں اتنی مہارت رکھتا
ہے کہ کراٹے اب اس کے نام کا جزو بن چکا ہے ـــــ پانچ سال پیشتر
میں نے اس کی جیب کٹنے سے بچائی تھی تب سے اپنا مرید ہے"
عمران نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔
"اچھا ـــــ اب پروگرام کیا ہے۔ میٹنگ تو ہو گئی۔ اب کیا کرنا
ہے" ـــــ جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"بس گھومے پھریں گے۔ سیر کریں گے۔ اور واپس جا کر اس پردہ نشین

کو ایک رپورٹ پیش کر دیں گے ۔ بس اللہ اللہ خیر صلا ۔ پھر پردہ نشین ایکسٹو جانے اور پردہ نشین اسٹار ٹریک ــــ ہم بے پردہ لوگوں کا درمیان میں کیا کام " ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

اُسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی اور عمران نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا ۔ دوسرے لمحے دہلیز پر موجود ایک لمبے تڑنگے اور دیو قامت نوجوان نے خوشی سے نعرہ لگاتے ہوئے عمران کو اپنی باہوں میں جکڑ کر اوپر اٹھا لیا ۔

" ارے ارے ــــ میری پسلیاں ــــ ارے میری پسلیاں " عمران نے بُری طرح کراہتے ہوئے کہا ۔ اور شاید اُسی لمحے آنے والے کی نظریں کمرے میں بیٹھی ہوئی جولیا پر پڑ گئیں ــــ اس نے ایک جھٹکے سے عمران کو چھوڑ دیا ۔

" ارے ــــ بھابھی بھی ساتھ ہے ۔ ارے ــــ سوری بھابی اس شیطان سے گلے ملنے کے لئے میں کتنے سالوں سے تڑپ رہا تھا " ــــ آنے والے نے مسکرا کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

" ارے ارے ــــ کیا غضب کر رہے ہو ۔ یہ میری سیکرٹری جولیانا ہے ۔ ارے فوراً معافی مانگو ورنہ تمہاری کراٹے کی مہارت دھری رہ جائے گی " ــــ عمران نے یوں پریشان ہو کر کہا جیسے ابھی اس پر قیامت ٹوٹنے والی ہو ۔

" اوہ سیکرٹری ــــ اوہ سوری ــــ میں سمجھا بھابی ہیں ویسے ایک بات ہے ۔ اب شادی کر ہی لو " ــــ کراٹے نے

مسکراتے ہوئے کہا ۔

" نکاح پڑھنا آتا ہے تمہیں " ــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا ۔

" نکاح ــــ وہ کیا ہوتا ہے " ــــ کراٹے نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

" اوہ ــــ اس کا مطلب ہے یہ چانس بھی گیا ۔ اچھا چلو چھوڑو بیٹھو " ــــ عمران نے مایوس سے لہجے میں کہا ۔

" بیٹھنا نہیں ــــ چلو میرے ساتھ ــــ میری رہائش گاہ پر میں ہوٹل سے تمہیں فارغ کرا آیا ہوں ۔ کہاں ہے تمہارا سامان " کراٹے نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔

" ارے ــــ میں نے اس لئے تمہیں نہیں بلایا ۔ میرا یہاں کچھ خرچ نہیں ہو رہا ۔ سٹیٹ گیسٹ ہوں " ــــ عمران نے احتجاج کرتے ہوئے کہا ۔

" سٹیٹ گیسٹ ــــ اوہ ــــ تو یہ ٹھاٹ ہیں ۔ لیکن کچھ بھی ہو تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا ۔ ورنہ میں تمہیں اٹھا کر لے جانے میں بھی دریغ نہیں کروں گا ۔ آؤ اب شرافت سے آ جاؤ " ــــ کراٹے نے عمران کا بازو پکڑ کر اُسے باہر کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا ۔

" اچھا بھائی اچھا ــــ چلتا ہوں ــــ پہلے میری بات تو سنو " عمران نے اپنا بازو چھڑانے کی ہلکی سی کوشش کرتے ہوئے کہا ۔

" وہیں چل کر سنوں گا ــــ آئیے مس جولیانا آئیے " کراٹے نے عمران کا بازو چھوڑے بغیر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا ۔

اور پھر وہ عمران کو گھسیٹتا ہوا دروازے سے باہر لے گیا۔ جولیا
مسکراتی ہوئی اٹھ کر ان کے پیچھے آ گئی ——— چوں کہ ان کے
پاس سامان نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ اس لئے وہ اکیلے ہی باہر آ گئے۔
جولیا کراٹے کی اس بے تکلفی سے بڑی محظوظ ہو رہی تھی ——— وہ
جانتی تھی کہ ایسے لوگ انتہائی مخلص ہوتے ہیں۔ اور اس خود غرض اور
مطلبی دنیا میں ایسی بے غرضی نایاب ہے۔

"اب میرا بازو تو چھوڑ دو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور کراٹے نے بازو چھوڑ دیا۔ اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ نیچے ہال
میں پہنچ گئے۔ کاؤنٹر پر جا کر کراٹے نے کاؤنٹر کلرک سے کچھ کہا۔ اور
اس کے سر ہلانے پر وہ واپس مڑا اور اس کے بعد وہ تینوں ہوٹل
کے مین گیٹ سے باہر آ گئے۔

چند لمحوں بعد عمران اور جولیا کراٹے کی نیلے رنگ کی نئے ماڈل
کی ڈاج کار میں بیٹھے فاراک کی پر ہجوم سڑکوں پر رواں دواں تھے۔
سٹیرنگ کراٹے کے ہاتھوں میں تھا ——— جب کہ ساتھ والی سیٹ
پر عمران براجمان تھا اور جولیا پچھلی سیٹ پر تھی۔

"اب بتاؤ یہ سٹیٹ گیسٹ والا کیا قصہ ہے" ——— مارٹن کراٹے
نے پوچھا۔

"سٹیٹ کا قصہ سناؤں یا گیسٹ کا" ——— عمران نے بڑے
سادہ سے لہجے میں کہا اور مارٹن کراٹے کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"خوب ——— ابھی تمہاری عادتیں نہیں بدلیں۔ اس کا مطلب
نہیں بتانا چاہتے۔ ٹھیک ہے مت بتاؤ ——— ہو گا کچھ"

کراٹے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری تنظیم کیسی جا رہی ہے" ——— عمران نے بات بدلتے
ہوئے کہا۔

"بہت اچھی ——— اب تو اونچے کام ہو رہے ہیں"
مارٹن کراٹے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کچھ عرصہ پہلے مجھے اطلاع ملی تھی کہ تم پنسلوانا کی غاروں سے ہیرے
برآمد کرنے کے چکر میں تھے۔ کیا ہوا ان کا" ——— عمران نے سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

اور مارٹن کراٹے نے یوں حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھا
جیسے سیٹ پر عمران کی بجائے کوئی بھوت بیٹھا ہوا ہو۔

"تمہیں کیسے اطلاع ملی۔ میرے متعلق تمہیں اطلاع ——— یہ
کیا کہہ رہے ہو" ——— مارٹن کراٹے کے حلق سے حیرت کی شدت
سے بمشکل الفاظ نکل رہے تھے۔

"یار ——— اس میں اتنی حیرت کی کیا بات ہے۔ تمہارا یہ کارنامہ تو
ہیرالڈ میں چھپا تھا۔ اور اتفاق سے اس دن میں لائبریری میں جا
گھسا تو ہیرالڈ اخبار پر نظر پڑ گئی" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ——— ہاں ——— کرائم رپورٹر نے ہیرالڈ میں مضمون لکھا
تھا۔ میں اسے دوست سمجھتا تھا اس نے اپنی سٹوری کے چکر میں میرا
ستیاناس کر دیا۔ پنسلوانا کی حکومت میرے پیچھے پڑ گئی۔ اور نتیجہ یہ
کہ مجھے بھاگنا پڑا ——— لیکن اس غریب کو بھی اس کے نتیجے میں
قبر کا منہ دیکھنا پڑا" ——— مارٹن کراٹے نے سخت سے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ اتنی سخت سزا دی تم نے اسے" ـــــ عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دینا چاہیئے بھی تھی ـــــ اس نے میرا ایک بڑا منصوبہ بے کار
کر دیا تھا" ـــــ مارٹن کراٹے نے جواب دیا۔ عمران خاموش
ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد کراٹے نے کار ایک رہائشی کالونی کی بڑی سی
کوٹھی کے پھاٹک کی طرف موڑ دی۔ اس نے تین بار مخصوص انداز
میں ہارن بجایا تو پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان نے
باہر جھانکا ـــــ پھر کراٹے کو دیکھتے ہی اس کا سر تیزی سے
واپس غائب ہوا اور دوسرے لمحے پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ کراٹے کار
اندر لے گیا۔ کوٹھی انتہائی شاندار اور جدید انداز میں تعمیر کی گئی
تھی ـــــ یوں لگتا تھا جیسے کسی بڑے لارڈ کی رہائش ہو۔

"آؤ ـــــ یہ میری ذاتی رہائش گاہ ہے" ـــــ کراٹے نے
نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"اور صفاتی رہائش گاہ کون سی ہے" ـــــ عمران نے نیچے
اتر کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"صفاتی ـــــ اوہ سمجھ گیا۔ وہ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر علیحدہ ہے"
کراٹے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ کوٹھی میں چار پانچ
نوجوان ادھر ادھر بکھرے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

کراٹے۔ عمران اور جولیا ایک خوب صورت انداز میں سجے
ہوئے کمرے میں آ کر بیٹھ گئے۔ ایک نوجوان کو بلا کر کراٹے نے

کافی لانے کے لئے کہا

"ہاں ـــــ اب بتاؤ کہ تمہیں ان غاروں سے کیا دلچسپی ہے"
کراٹے نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"میں نے سنا ہے کہ ان غاروں میں ہیرے جواہرات کی کانیں ہیں"
اس لئے میں نے سوچا کہ چلو وہاں سے کوئی اچھا سا ہیرا ڈھونڈھ کر
مس جولیا کو پیش کروں۔ شاید کہ بہار آ جائے" ـــــ عمران
نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کراٹے کھل کھلا کر ہنس پڑا۔
جب کہ جولیا نے غصے سے منہ پھیر لیا۔

"بکواس ہے ـــــ وہاں کوئی کان وغیرہ نہیں ہے"
کراٹے نے کہا۔

"کان نہ سہی ناک سہی۔ ہیرا تو ناک میں بھی پہنا جاتا ہے ـــــ کیا
کہتے ہیں اسے نتھلی۔ کیوں جولیا" ـــــ عمران نے ترکی بہ ترکی
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر کراٹے ـــــ کیا کوئی ایسا کمرہ ہے جہاں میں اس کی بکواس
سے بچ کر کچھ دیر آرام کر سکوں" ـــــ جولیا نے عمران کی بات کا
جواب دینے کی بجائے کراٹے سے براہ راست مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ـــــ ہاں ـــــ مس جولیا ـــــ سوری مجھے خیال نہیں رہا
آیئے" ـــــ کراٹے نے فوراً ہی اٹھتے ہوئے کہا۔

"دھیان رکھنا ـــــ اسے صحیح سلامت واپس آنا چاہیئے"
عمران نے ہانک لگائی اور کراٹے ہنس پڑا۔ پھر وہ جولیا کو ہمراہ لئے
کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یار ——— مس جولیا ہے خوب صورت ——— شادی کر ہی
ڈالو" ——— کراٹے نے واپس کمرے میں داخل ہوتے ہوئے
بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔
"بھئی اور کس لئے ساتھ لٹکائے پھر رہا ہوں۔ لیکن ہے
بڑی سخت جان ——— مانتی ہی نہیں ——— کہتی ہے۔ ہیروں ک
کان حق مہر میں لکھ دو۔ اس لئے تو تم سے پوچھ رہا ہوں۔ تم کان ک
بجائے ناک کی طرف رخ موڑ دیتے ہو" ——— عمران نے مسکرا
ہوئے کہا۔
"تم سیدھی بات کرو۔ تم ان غاروں میں کیوں دلچسپی لے رہ
ہو" ——— کراٹے نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنج
لہجے میں کہا۔
"میں ان غاروں کی سیر کرنا چاہتا ہوں" ——— عمران ن
جواب دیا۔
"یار ——— ایک تم میں یہی مصیبت ہے کہ کسی پر اعتماد نہ
کرتے۔ اچھا تمہاری مرضی۔ بہرحال جو کچھ میں جانتا ہوں وہ بتا
ہوں ——— مجھے اطلاع ملی تھی کہ ان غاروں کے اندر ایک ا
غار ہے جس کی دیواریں سونے کی طرح چمکتی ہیں۔ چنانچہ میں نے
غاروں کی چیکنگ کا منصوبہ بنایا ——— کیونکہ میں نے پہلے
سن رکھا تھا کہ ان غاروں میں خزانے موجود ہیں۔ چنانچہ میں
تنظیم سمیت وہاں پہنچ گیا۔ لیکن پرنس ——— وہ غاریں انتہا
خوف ناک ہیں۔ غار در غار کا ایسا سلسلہ ہے کہ خدا کی پناہ۔ ہم

صرف چار یا پانچ غاروں تک بمشکل پہنچ سکے۔ اس کے بعد ہم سب کے جسم
سوج گئے۔ یوں لگنے لگا جیسے ہم سب پر فالج گرا ہو ——— چنانچہ ہم
نے جانیں بچانے کے لئے واپسی شروع کر دی۔ تم خود اندازہ کرو جب
ہم غاروں میں داخل ہوئے تو ہم دس افراد تھے۔ لیکن جب ہم واپس
باہر آئے تو میرے علاوہ صرف دو ساتھی زندہ واپس آسکے۔ باقی
راستے میں ہی ختم ہو گئے ——— اس کے بعد ہم نے لمبے پیمانے پر
انتظامات کر کے اندر جانے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن ہمارا یہ منصوبہ اسی
احمق نے ہیرالڈ میں شائع کر دیا اور حکومت نے ہمارا پیچھا شروع
کر دیا جس پر میں نے یہ منصوبہ ترک کر دیا" ——— کراٹے نے
جواب دیا۔
"ان غاروں کا نقشہ وغیرہ کہیں سے مل سکتا ہے" ——— عمران
نے پوچھا۔
"نقشہ ——— نہیں ——— آج تک ان غاروں کے اندر کوئی
گیا ہی نہیں۔ ہم نے بھی کوشش کی تھی کہ کہیں سے نقشہ دستیاب
ہو سکے۔ لیکن ایسا کوئی نقشہ موجود ہی نہ تھا" ——— کراٹے نے
جواب دیا۔
"پھر تمہیں کس نے بتایا تھا کہ غار چمکتی ہے" ——— عمران نے
جرح کے سے انداز میں پوچھا۔
"اوہ ——— وہ بھی ایک احمق ہی تھا۔ اس کا پتہ میں نے چلا
لیا تھا۔ ان غاروں میں چونے کے پتھر افراط میں موجود ہیں۔ اور غاروں
کی تہہ میں دلدلیں ہیں۔ جن سے سفید رنگ کے بخارات اٹھتے ہیں

جس کی وجہ سے چمک سی پیدا ہوتی ہے۔ بس اتنی سی بات تھی۔"
کراٹے نے جواب دیا۔
"اندازاً کتنی غاریں ہوں گی؟" ـــــ عمران نے پوچھا۔
"کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ میرے خیال میں تو وہاں سینکڑوں
غاریں ہوں گی۔" ـــــ کراٹے نے جواب دیا۔ اور پھر اس سے
پہلے کہ عمران کچھ اور پوچھتا ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔
"باس ـــــ کوٹھی کی نگرانی ہو رہی ہے۔" ـــــ نوجوان نے
اندر آتے ہی کراٹے سے مخاطب ہو کر کہا۔
"نگرانی ہو رہی ہے ـــــ کیا مطلب؟" ـــــ کراٹے نوجوان
کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔
"باس ـــــ تین چار افراد کو چیک کیا گیا ہے۔ ان میں
ایک کو پہچان لیا گیا ہے وہ کاجبٹ ہے۔ کاسانا کا رکن۔"
نوجوان نے جواب دیا۔
"اوہ ـــــ کاسانا۔" ـــــ کراٹے ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"میں ابھی آتا ہوں پرنس۔" ـــــ کراٹے نے عمران سے مخاطب
ہو کر کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ نوجوان
اس کے پیچھے تھا ـــــ تقریباً دس منٹ بعد کراٹے واپس آیا۔
اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں تھے۔
"پرنس ـــــ یہ لوگ تمہارے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔"
کراٹے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میرے پیچھے کیوں ـــــ کیا جولیا کو اغوا کرنا چاہتے ہیں۔"

عمران نے چونک کر پوچھا۔
"میرا خیال ہے وہ تمہیں قتل کرنا چاہتے ہیں۔ کاسانا یہاں کی
ایک پیشہ ور قاتل تنظیم ہے۔ ان معاملات میں اس کی بڑی شہرت
ہے۔ کاجبٹ اس کا سرگرم رکن ہے ـــــ اور وہ بڑے کیسز میں
خود ملوث ہوتا ہے۔ میں نے اس کی کارکردگی چیک کی ہے۔ ان کی
گفتگو میں تمہارا نام آیا ہے۔" ـــــ کراٹے نے جواب دیا۔
"پھر کیا خیال ہے ـــــ سینہ کھول کر ان کے سامنے چلا جاؤں۔"
عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اوہ پرنس ـــــ یہ بات نہیں۔ میں کاسانا سے خوف زدہ
نہیں ہوں۔ میں تو صرف تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان لوگوں کو
پکڑ لیا جائے یا نہیں ـــــ مجھے دراصل تمہارے پروگراموں کا علم
نہیں تھا۔ ورنہ اب تک تو میں خود ان کا تیا پانچہ کر چکا ہوتا۔"
کراٹے نے جواب دیا۔
"تم ایسا کرو کہ اس کاجبٹ کو کیچ کر لو۔ باقی میں خود اس سے اگلوا
لوں گا کہ آخر اسے مجھ سے کیا دشمنی ہو گئی ہے۔" ـــــ عمران
نے کہا۔
"اوہ ـــــ وہ ایسا آدمی نہیں ہے کہ وہ کچھ بتا جائے ان کا علاج
تو بس گولی ہی ہے۔" ـــــ کراٹے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"نہیں ـــــ جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ آخر میرے پیچھے
کیوں لگے ہیں۔ میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے۔ اس سے پہلے انہیں
گولی مارنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے ـــــ باقی کاجبٹ کے بولنے

کی بات ۔ تو تم اس کی فکر نہ کرو ۔ ہاں اگر تم کاسانا سے براہِ راست
نہیں لینا چاہتے تو مجھے اس کا چہرہ کرادو ـــــ باقی میں خود سنبھا
لوں گا ۔" ـــــ عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا ۔

" پرنس ـــــ تم میری توہین کر رہے ہو ۔ میرا نام مارٹن کرا
ہے ۔ انہوں نے میرے مہمان کے متعلق غلط بات سوچ کر ہی ای
موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں ـــــ بہرحال ٹھیک
تمہاری خاطر میں کاجبٹ کو زندہ پکڑ لیتا ہوں ۔ باقیوں کی لاشیں
بہرحال گٹڑوں میں ہی جائیں گی ۔" ـــــ کراٹے نے بڑے غصیلے
لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا ۔ عمران
خاموش بیٹھا سوچتا رہ گیا کہ یہ کاسانا اور کاجبٹ آخر اس کے پیچھے
کیوں لگے ہوں گے ـــــ کیوں کہ بظاہر کوئی ایسی بات نہ تھی بس
یہی سوچا جاسکتا تھا کہ ایسا اس میٹنگ کی وجہ سے ہوا ہوگا ۔ لیکن
اس کا تو یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ اسٹار ٹریک کے نمائند
ہوں گے ـــــ اور اسٹار ٹریک کو اس ساری انتہائی خفیہ
کارکردگی کی اطلاع ملتی رہی ہوگی ۔ ویسے عمران دل ہی دل میں دعا
رہا تھا کہ اس کا اندازہ درست ثابت ہو ـــــ کیوں کہ اس طرح
اسٹار ٹریک کے متعلق کوئی ٹھوس کلیو حاصل کر سکتا ہے ۔

" میں نے تنظیم کو آرڈرز دے دیئے ہیں ۔ ابھی تھوڑی دیر میں اطلا
مل جائے گی ۔" ـــــ کراٹے نے تھوڑی دیر بعد واپس آتے
ہوئے کہا ۔

" یہ کاجبٹ یہاں کا مقامی آدمی ہے ۔" ـــــ عمران نے پوچھ

" ہاں ـــــ مقامی ہے ۔ خاصا تیز طرار قسم کا آدمی ہے ۔"
کراٹے نے جواب دیا ۔

" کاسانا کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ۔" ـــــ عمران نے دوسرا
سوال کیا ۔

" فاراک میں ہی ہے ۔ یہ پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے ۔ ان کے
لیڈر کا نام کاسانا ہے وہ ایک نیگرو ہے ۔" ـــــ کراٹے نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا ۔

اور عمران خاموش ہو گیا ۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ دونوں چونک
پڑے ۔ جب میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ کراٹے
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس ـــــ کراٹے سپیکنگ ۔" ـــــ کراٹے نے کرخت لہجے
میں کہا ۔

" کاسانا بول رہا ہوں ـــــ کراٹے مجھے اطلاع ملی ہے ۔ کہ
تمہارے آدمی کاجبٹ کو پکڑ کر لے گئے ہیں ۔" ـــــ دوسری طرف
سے ایک چبھتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" میرے آدمی کاجبٹ کو ـــــ کہاں سے ۔" ـــــ کراٹے نے
لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے پوچھا ۔

" وہ شاید تمہاری رہائش گاہ کے آس پاس موجود تھا ۔ اور سنو
کراٹے ـــــ ایک بات میں واضح کر دوں کہ ہمارے پاس تمہارے
خلاف کوئی کیس نہیں ہے ۔ اس لئے یقیناً کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے ۔"
کاسانا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

"تو یہ کاجیٹ میری رہائش گاہ کے ارد گرد کیا سونگھتا پھر رہا تھا اور اس کے ساتھ تین چار اور افراد بھی تھے۔ کیا وہ سب تمہارے آدمی ہیں؟" ـــــ کراٹے نے اس بار کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"باقی کے متعلق تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ البتہ کاجیٹ نے مجھے ریڈ کاشن دیا ہے۔ چنانچہ میں نے تمہارے آدمیوں کو پہچان لیا ہے۔ چونکہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے ـــــ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ تم سے براہِ راست بات کی جائے" ـــــ کاسانا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں کاجیٹ کو کچھ نہیں کہوں گا۔ صرف تھوڑی سی پوچھ گچھ کے بعد اُسے بھیج دوں گا کہ آخر وہ میرے مکان کی نگرانی کیوں کر رہا تھا" ـــــ کراٹے نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم اس چکر میں نہ پڑو۔ کاجیٹ اُلٹی کھوپڑی کا آدمی ہے۔ وہ تمہیں کچھ نہیں بتائے گا ـــــ البتہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس سے پوچھ گچھ کر کے تمہیں تفصیلات بتا دوں گا" ـــــ کاسانا نے اپنے ساتھی کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے عمران نے کراٹے کو یوں اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ وہ کاسانا کی بات مان جائے۔

"اوکے ـــــ اگر تم وعدہ کر رہے ہو تو ٹھیک ہے۔ میں اپنے آدمیوں کو ہدایات دے دیتا ہوں" ـــــ کراٹے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ـــــ تم بے فکر رہو۔ میں صحیح صورت حال معلوم کر لوں گا" ـــــ کاسانا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے ـــــ گڈ بائی" ـــــ کراٹے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم نے ایسا کیوں کیا۔ میں اس کاسانا کو سنبھال لیتا" ـــــ کراٹے نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ضروری تھا۔ بہر حال تم اسے چھوڑنے کے لئے کہہ دو اور مجھے صرف اتنا بتا دو کہ کاسانا اُسے کہاں ملے گا" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ـــــ کیا تم وہاں خود جاؤ گے" ـــــ کراٹے نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں ـــــ تم بے فکر رہو ـــــ پرنس چینی کا بنا ہوا نہیں ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ میں تمہیں وہاں اکیلے نہیں بھیج سکتا۔ اگر تم جانا ہی چاہتے ہو تو میں خود ساتھ جاؤں گا" کراٹے نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"کوئی ہرج نہیں ـــــ لیکن اس کے لئے تم بھی میک اپ کر لو۔ تمہارے پاس میک اپ کا سامان ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ ہے" ـــــ کراٹے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کراٹے نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ کراٹے سپیکنگ" ـــــ کراٹے نے کہا۔

"باس ـــــ کاجیٹ کے متعلق کیا حکم ہے" ـــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"تم نے کال نوٹ نہیں کی کاسانا کی"۔ ـــــ کراٹے نے کرخ
لہجے میں کہا۔
"یس باس ـــــ نوٹ کر لی ہے ۔ مگر پھر بھی میں نے سوچا
تصدیق کر لوں"۔ ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں
گیا۔
"اسے چھوڑ دو اور صرف اس کی نگرانی کرو کہ وہ کہاں جاتا ہے۔
بی ۔ون ٹرانسمیٹر پر مجھے رپورٹ دیتے رہنا۔ باقی آدمیوں کا
ہوا"۔ ـــــ کراٹے نے ہدایات دیتے دیتے سوال کر دیا۔
"وہ چار آدمی تھے مقامی غنڈے ـــــ ان کی لاشیں سڑکو
پر پھنکوا دی گئی ہیں"۔ ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
"گڈ ـــــ" کراٹے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اور پھر اس نے
میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد ایک مسلح نوجو
نے کمرے میں آکر سلام کیا۔
"میک اپ باکس لاؤ۔ اور بی۔ون ٹرانسمیٹر بھی"۔ ـــــ کراٹے
نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نوجوان سر ہلاتے ہوئے
کمرے سے باہر چلا گیا۔
چند لمحوں بعد میک اپ باکس اور چھوٹا سا جدید قسم کا ٹرانسمی
لا کر اس نے میز پر رکھا اور عمران نے میک اپ باکس کھول کر
کراٹے کا میک اپ کرنا شروع کر دیا ـــــ اس کے ہاتھ خا
تیزی سے چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کے ہاتھ رکے
اور کراٹے نے میک اپ باکس میں لگے ہوئے آئینے میں اپنا چہ

دیکھا تو وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گیا۔
"ارے ـــــ کمال ہے ـــــ اس قدر تبدیلی"۔ ـــــ کراٹے
نے بے اختیار اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین
نہ آرہا ہو کہ یہ چہرہ واقعی اسی کا ہے۔
"پسند آیا ہے"۔ ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"پسند ـــــ تم نے تو مجھے انتہائی خوب صورت بنا دیا ہے"۔
کراٹے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے میک اپ ٹیوبوں سے
پیسٹ نکال کر اپنے چہرے پر ملنا شروع کر دیا ـــــ کراٹے
اسے حیرت سے دیکھتا رہا۔ عمران کے ہاتھ خاصی تیز رفتاری سے چلتے
رہے۔ اور پھر عمران نے بالوں کا رنگ بھی بدل دیا۔ جب اس نے
ہاتھ روکے تو کراٹے بے اختیار بول پڑا۔
"یار ـــــ بڑے خطرناک قسم کے غنڈے لگ رہے ہو۔ مجھے تو
تمہاری شکل سے ہی دہشت محسوس ہونے لگی ہے"۔ ـــــ کراٹے
کے لہجے میں تحسین تھی۔
"بس اس طرح غنڈہ گردی کا شوق پورا کر لیتا ہوں۔ ورنہ تم جانتے
ہو شریف ماں باپ کی شریف اولاد ہوں۔ ہمارے ہاں مجھ جیسے
لوگوں کو اللہ میاں کی گائے کہتے ہیں"۔ ـــــ عمران نے ہنستے
ہوئے کہا۔
"اللہ میاں کی گائے ـــــ کیا مطلب ـــــ اس محاورے
کا کیا مطلب کیا ہوا"۔ ـــــ کراٹے نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔
"مطلب یہ کہ ایسی گائے جو کسی کی ملکیت نہ ہو اور ہر شخص اس کے

دودھ سے مستفید ہو سکے ۔ اور وہ بھی کسی کو دودھ دینے سے انکار نہ کرے ۔ اور جواب میں کسی سے چارہ بھی نہ مانگے ۔ —— یعنی شریف اصل قسم کی شریف "۔ —— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا ۔ اور کراٹے بے اختیار ہنس پڑا ۔ لیکن دوسرے لمحے ہلکی سی ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی اور کراٹے کی ہنسی کو یک لخت بریک لگ گئی ۔ —— ٹوں ٹوں کی آواز میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سنائی دے رہی تھی ۔ کراٹے نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا ایک بٹن دبا دیا ۔

" ہیلو —— ہنری کالنگ باس اوور "۔ —— دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی جو اس سے پہلے فون پہ سنائی دی تھی ۔

" یس —— کراٹے اٹنڈنگ یو اوور "۔ —— کراٹے نے تحکم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" باس —— کاجبٹ ہماری گرفت سے نکلنے کے بعد کا سا کے پاس جانے کی بجائے سیدھا ہوٹل کیرئن گیا ہے اوور "۔ ہنری نے کہا ۔

" ہوٹل کیرئن —— کیوں —— اوور " —— کراٹے نے چونک کر پوچھا ۔

" باس —— ہوٹل کیرئن کی آٹھویں منزل کے سوٹ نمبر تین سو بارہ میں وہ گیا ہے ۔ اس وقت بھی وہیں موجود ہے ۔ میں نے چیک کیا ہے ۔ اس سوٹ میں ایک شخص مارتھم ٹھہرا ہوا ہے ۔ بات چیت چیک نہیں ہو سکتی ۔ کیوں کہ ہوٹل کا آف نظام رکا وٹ ہے اوور "۔ —— ہنری نے جواب دیا ۔

" ٹھیک ہے —— اس کی نگرانی کرو اور مجھے رپورٹ دیتے رہنا اوور "۔ —— کراٹے نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" اوکے باس اوور "۔ —— ہنری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" اوور اینڈ آل "۔ —— کراٹے نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا ۔

" اوہ —— یہ بہت اہم کلیو ہے ۔ آؤ اب ہمیں پہلے ہوٹل چلنا ہوگا "۔ —— عمران نے کہا اور کراٹے سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا ۔

" لباس تبدیل کر لیں —— میرے سائز کا لباس ہوگا تمہارے پاس "۔ —— عمران نے اس کے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" بہت —— آؤ میرے ساتھ "۔ —— کراٹے نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران کو لے کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

کال بیل کی آواز سنتے ہی مارتھم نے چونک کر دروازے
کی طرف دیکھا۔ وہ آرام کرسی پر بیٹھا ایک رسالے کے مطالعے میں
مصروف تھا۔

"یس ——— کم ان" ——— اس نے اونچی آواز میں کہا اور
دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور کاجبٹ اندر داخل ہوا۔

"کاجبٹ تم ——— کیا بات ہے ——— تمہارے چہرے
پریشانی کے آثار نمایاں ہیں" ——— مارتھم نے چونک کر سیدھا
ہوتے ہوئے کہا۔

"باس ——— صورت حال قدرے بدل گئی ہے۔ میں نے
سوچا کہ آپ سے مشورہ کر لوں" ——— کاجبٹ نے قدرے
مدھم لہجے میں کہا۔

"کیا صورت حال ——— تفصیل بتاؤ۔ اور ہاں پہلے سو

آن کر دو حفاظتی نظام کا" ——— مارتھم نے پریشان سے لہجے میں کہا
اور کاجبٹ نے مڑ کر نہ صرف دروازے کو اندر سے لاک کر دیا بلکہ سوئچ
بورڈ پر لگا ہوا سرخ رنگ کا بٹن بھی آن کر دیا ——— اس بٹن کے
آن ہوتے ہی دروازے پر لگا ہوا سرخ رنگ کا بلب جلنے لگا۔

"باس ——— عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو یہاں کا مشہور
غنڈہ مارٹن کراٹے اپنے ساتھ لے گیا ہے" ——— کاجبٹ نے
سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مارٹن کراٹے ——— یہ کون ہے۔ اس کا عمران اور اس کے
ساتھی سے کیا تعلق ——— کیا وہ انہیں اغوا کر کے لے گیا ہے"
مارتھم نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مارٹن کراٹے یہاں کی ایک مجرم تنظیم کا سربراہ ہے۔ انتہائی با اثر
آدمی ہے۔ وہ انہیں اغوا کر کے نہیں لے گیا الٹا رضامندی سے اس
کے ساتھ گئے ہیں ——— وہ عمران کا بڑا بے تکلف دوست لگ رہا
تھا۔ وہ کار میں بیٹھ کر ایک رہائشی کالونی میں واقع کوٹھی میں گئے۔ میں
نے مقامی لوگوں پر مشتمل اپنے گروپ کو کال کیا ——— تاکہ ہم رات
پڑتے ہی اس کوٹھی پر ریڈ کر کے عمران اور اس کے ساتھی کو قتل کر دیں
کہ اچانک کراٹے کے آدمیوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ حملہ چونکہ اچانک ہوا
تھا اس لئے ہم اپنا دفاع نہ کر سکے ——— اور وہ ہمیں زبردستی اغوا
کر کے اپنے ساتھ ایک ویران عمارت میں لے گئے۔ میں نے کاسانا کو
ریڈ کاشن دے دیا تاکہ کاسانا میری مدد کو پہنچ سکے ——— ان لوگوں
نے اس عمارت میں پہنچتے ہی میرے آدمیوں کو بغیر کچھ پوچھ گچھ کئے گولی

مار دی۔ البتہ مجھے انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ کچھ دیر بعد انہوں نے
آزاد کر دیا ـــــ یہ کہہ کر کہ کاسانا نے تمہاری رہائی کی سفارش
ہے۔ اس لئے کراٹے نے تمہیں چھوڑ دیا ہے" ـــــ کاجبٹ نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کون سی رہائشی کالونی ـــــ کوٹھی نمبر" ـــــ مارتھم نے
سے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"گرین کالونی ـــــ کوٹھی نمبر ایٹی سکس اے" ـــــ کاجبٹ
جواب دیا۔

"اور پھر تم وہاں سے نکل کر سیدھے میرے پاس آ گئے ہو۔"
مارتھم نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ میں نے سوچا کہ آپ سے بات کر لوں کہ
کیا کیا جائے" ـــــ کاجبٹ نے کہا۔

"اور یقیناً کراٹے کے آدمی تمہارا تعاقب کر رہے ہوں گے۔ انہوں
نے تمہیں چھوڑا بھی اس لئے ہو گا تاکہ تمہاری نگرانی کر سکیں"
مارتھم نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
کا ہاتھ جیب میں رینگ گیا تھا ـــــ اس کے چہرے کے عضلات
یک لخت سخت ہو گئے تھے۔

"نہیں باس ـــــ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے چیک کیا
میں اپنے معاملات میں بے حد ہوشیار رہتا ہوں" ـــــ کاجبٹ
نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔
اس کی آنکھوں میں ہلکے سے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے

اور ان تاثرات سے ہی مارتھم سمجھ گیا تھا کہ کاجبٹ جھوٹ بول رہا ہے۔
اُسے اس بات کا خیال بھی نہیں آیا۔

"کیا تم نے کاسانا سے اس سلسلے میں کوئی بات کی تھی"
مارتھم نے سخت لہجے میں کہا۔

"کاسانا سے ـــــ نہیں ـــــ اس کا اس بات سے کیا تعلق۔
پیشہ وارانہ قتل کی حد تک میرا اس سے تعلق ہے۔ آپ کے ساتھ تعلق
کا تو میرے علاوہ اور کسی کو علم ہی نہیں ہے" ـــــ کاجبٹ نے
جواب دیا۔ اور اس بار اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر مارتھم کو
اس کی بات کا یقین آ گیا۔

"گڈ ـــــ یہ تم نے سمجھداری کی ہے۔ لیکن کاجبٹ مجھے افسوس
ہے کہ اب تمہاری زندگی ہمارے لئے خطرناک ہو گئی ہے"
مارتھم نے کہا۔ کاجبٹ اس کا فقرہ سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا۔
اس کا ہاتھ بغلی ہولسٹر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ مارتھم کا ہاتھ جیب سے
باہر آیا ـــــ دوسرے لمحے جیٹ کی آواز کے ساتھ ہی کاجبٹ
کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ پشت کے بل قالین پر الٹ گیا۔ گولی اس
کے دل میں سوراخ کر گئی تھی ـــــ وہ صرف ایک لمحے کے لئے تڑپا
پھر اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ ریوالور ابھی تک اس
کے دائیں ہاتھ میں موجود تھا ـــــ وہ بھی پیشہ ور قاتل تھا۔ اس لئے
اس نے بھی پھرتی دکھانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن چونکہ اس کے
ذہن میں ذرا بھی خدشہ موجود نہ تھا کہ مارتھم اس کے ساتھ یہ سلوک کرے
گا ـــــ اس لئے وہ ایک لمحے دیر کر گیا۔ اور یہ لمحہ اس کی موت

کا باعث بن گیا۔ کاجسٹ کے ہلاک ہوتے ہی مارتھم نے سائلنسر لگ
ریوالور کی نال میں سے نکلنے والے دھوئیں کی لکیر کو پھونک سے اڑایا
پھر اُسے واپس جیب میں رکھ کر وہ تیزی سے سائیڈ الماری کی طر
بڑھا ——— اس نے الماری کے نچلے خانے سے ایک بڑا سا بریف
کیس نکالا۔ اور اُسے کھول کر الماری میں لٹکے ہوئے اپنے کپڑوں کو
بریف کیس میں ٹھونس کر اس نے بریف کیس بند کر کے اُسے الٹا دیا۔ اور
پھر اس نے اس کے نگینے کو انگوٹھے سے دبایا۔ تو نچلے حصے میں ایک
خانہ سا کھل گیا ——— اس خانے میں ایک تھیلا موجود تھا۔ اس
تھیلے میں سے ایک جھلی سی نکالی اور اُسے جلدی سے اپنے سر اور چہرے
پر چڑھا کر اس نے الماری کے اندر لگے ہوئے آئینے میں چہرہ
دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اس جھلی کے مختلف حصوں کو دبا
شروع کر دیا ——— چند لمحوں بعد ہی اس کی شکل بالکل ہی بد
گئی تھی۔ بالوں پر چڑھی ہوئی جھلی نے بالوں کے انداز اور رنگ کو
یکسر بدل دیا تھا ——— مارتھم نے کوٹ کی اندرونی جیب
سنہرے فریم کی عینک نکالی اور اُسے آنکھوں پر لگا لیا۔ اب وہ
یونیورسٹی کا پروفیسر لگ رہا تھا۔

اس نے بریف کیس کا خانہ بند کیا۔ اور بریف کیس اٹھا کر اس
ایک نظر کمرے پر ڈالی اور پھر مطمئن ہو کر وہ دروازے کی طرف بڑ
گیا ——— اس نے سب سے پہلے آف نظام کا سوئچ بند کیا۔
پھر دروازہ کھول کر وہ باہر آگیا۔ برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا۔ اس
دروازہ بند کیا اور پھر سیدھا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لفٹ

سے اوپر آرہی تھی۔ اس لئے وہ اس کے انتظار میں رک گیا۔ لفٹ اُسی
منزل پر آکر رک گئی اور پھر لفٹ کا دروازہ کھلا۔ اور دو نوجوان باہر
آگئے ——— ان میں سے ایک لمبا چوڑا اور دیو قامت اور انتہائی
خوب صورت سا نوجوان تھا۔ جب کہ اس کا ساتھی کوئی خطرناک قسم کا
غنڈہ دکھائی دے رہا تھا ——— ان کے باہر آتے ہی مارتھم تیزی
سے آگے بڑھا اور لفٹ میں داخل ہو گیا۔ اس نے لفٹ کا دروازہ بند
کر کے نیچے جانے والا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے لفٹ نیچے اترتی چلی
گئی ——— چند لمحوں بعد وہ لفٹ سے نکل کر ہال میں سے گزرتا
ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ اور پھر پارکنگ کی طرف قدم
بڑھاتا چلا گیا۔

پارکنگ میں چوں کہ ٹکٹ سسٹم تھا۔ اس لئے اس نے جیب
سے ٹکٹ نکال کر چوکیدار کے حوالے کیا۔ جس نے اس پر وقت کا
اندراج کیا ——— اور مارتھم کار لے کر ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے
باہر آگیا۔

سڑک پر آنے کے بعد سے کافی دور تک وہ اپنے تعاقب کو چیک
کرتا رہا۔ اور جب اُسے پوری طرح تسلی ہو گئی کہ اس کا تعاقب نہیں
کیا جا رہا ——— تو اس نے کار برٹن اسکوائر کی طرف جانے والی
سڑک پر موڑ دی۔ اور تقریباً دس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے
بعد وہ برٹن اسکوائر پر پہنچ گیا ——— کار اس نے ایک کمرشل ادارے
کی چار منزلہ بلڈنگ کی پارکنگ میں روکی اور بریف کیس کو کار کی
سیٹ پر ہی چھوڑ کر وہ کار سے اترا۔ اور اُسے لاک کر کے وہ عمارت

کے اندر داخل ہو گیا۔ گراؤنڈ فلور پر الیکٹرک کے سامان کے بہت
بڑے سپر سٹور تھے ۔۔۔۔۔ وہ ایک سٹور کی طرف بڑھا۔ اند
میں دس سیلز گرلز گاہکوں کو ڈیل کر رہی تھیں۔ وہ ایک کاؤنٹ
جا کر رکا۔ وہاں اس سے پہلے دو گاہک موجود تھے ۔۔۔۔۔ جب
دونوں سامان لے کر ہٹ گئے تو سیلز گرل اس کی طرف
ہوئی۔
"یس پلیز" ۔۔۔۔۔ سیلز گرل نے کاروباری انداز میں
مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے بیڈ لائٹ چاہیئے۔ مگر ریڈ بلب کے ساتھ" ۔۔۔۔۔ ما
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"بیڈ لائٹ ۔۔۔۔۔ ریڈ بلب ۔۔۔۔۔ اوہ ۔۔۔۔۔ اس کے لئے
کو مینیجر سے ملنا ہوگا۔ ایسا بلب آج تک کسی نے نہیں مانگا۔ نا
پر بلیو بلب ہی بیڈ لائٹ میں چلتے ہیں" ۔۔۔۔۔ سیلز گرل
چونک کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ بڑے غور سے مارتھم کو دیکھ
تھی۔
"چلتے ہوں گے ۔۔۔۔۔ کہاں ہے مینیجر" ۔۔۔۔۔ مارتھم نے
سے لہجے میں کہا۔
"ادھر دائیں طرف راہ داری میں چلے جائیے۔ مینیجر کا کمرہ آ جا
گا" ۔۔۔۔۔ سیلز گرل نے کہا اور مارتھم ایک جھٹکے سے
اور ایک پتلی سی راہ داری میں گھستا چلا گیا۔ اس کے راہ داری
گھستے ہی لڑکی نے کاؤنٹر کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

پھر کاؤنٹر پہ آنے والے دوسرے گاہک کی طرف متوجہ ہو گئی۔
راہ داری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو مارتھم کے پہنچتے ہی
خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور مارتھم تیز تیز قدم اٹھاتا اُسے کراس کر گیا۔
اس کے اندر جاتے ہی دروازہ خود بخود اس کی پشت پہ بند ہو گیا۔ یہ
ایک چھوٹا سا کمرہ تھا ۔۔۔۔۔ جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا سامنے
ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔
"ریڈ بلب" ۔۔۔۔۔ مارتھم نے اس ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو
کر کہا۔
"کس پاور کا چاہیئے" ۔۔۔۔۔ مینیجر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
"پچیس واٹ کا" ۔۔۔۔۔ مارتھم نے جواب دیا۔ اور مینیجر یہ فقرہ
سنتے ہی بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔
"اوہ ۔۔۔۔۔ آپ ۔۔۔۔۔ مگر آپ کا چہرہ" ۔۔۔۔۔ مینیجر کے لہجے
میں حیرت تھی۔ اور مارتھم نے گلے میں چٹکی بھری اور دوسرے لمحے اس
نے سر اور چہرے پر چڑھی ہوئی جھلی اتار کر ایک طرف ڈسٹ بن میں
پھینک دی۔
"حکم باس" ۔۔۔۔۔ اس بار ادھیڑ عمر کے لہجے میں انتہائی
مؤدبانہ پن تھا۔
"ریڈ تھری سے میری بات کراؤ فوراً" ۔۔۔۔۔ مارتھم نے ایک
کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔
"یس باس" ۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا اور میز کی دراز کھول کر
اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ اور اس پہ ایک

مخصوص فریکوئنسی سیٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر میں سے
زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
آواز نکلی۔

"یس ——— ریڈ تھری سپیکنگ اوور" ——— بولنے والے
کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"ریڈ ملب سپیکنگ ——— باس ——— مارتھم آپ سے بات کرنا
چاہتے ہیں اوور" ——— ادھیڑ عمر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"باس مارتھم ——— اوہ ——— بات کرائیں اوور" ——— دوسری
طرف سے چونکتے ہوئے کہا اور ادھیڑ عمر نے ٹرانسمیٹر کی سائیڈ سے
ایک لچھے دار تار سے منسلک مائیک نکال کر مارتھم کی طرف بڑھا دیا
"مارتھم سپیکنگ ریڈ تھری اوور" ——— مارتھم نے تحکمانہ لہجے
میں کہا۔

"یس باس ——— حکم باس اوور" ——— ریڈ تھری کا لہجہ
مؤدبانہ ہو گیا۔

"مارٹن کراٹے کو جانتے ہو اوور" ——— مارتھم نے پوچھا۔

"مارٹن کراٹے ——— یس باس ——— اچھی طرح جانتا ہوں اوور"
دوسری طرف سے چونکتے ہوئے پوچھا گیا۔

"اس کی ذاتی رہائش گاہ کے بارے میں علم ہے اوور"
مارتھم نے دوسرا سوال کیا۔

"یس باس ——— اس کی رہائش گاہ گرین کالونی کوٹھی نمبر
ایٹی سکس اے میں ہے۔ حکم باس اوور" ——— ریڈ تھری

جواب دیا۔ لیکن اس کے لہجے میں حیرت کے تاثرات خاص طور پر نمایاں
نظر آرہے تھے۔

"یہ مارٹن کراٹے کیا پوزیشن رکھتا ہے اوور" ——— مارتھم نے
پوچھا۔

"انتہائی طاقتور مجرمانہ تنظیم کا سربراہ ہے باس ——— خاصا
بااثر آدمی ہے اوور" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس کا حلیہ اور قد و قامت اوور" ——— اچانک ایک خیال
کے تحت مارتھم نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"لمبا تڑنگا اور دیو قامت آدمی ہے۔ کراٹے کے فن میں مہارت
کا درجہ رکھتا ہے اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور مارتھم
کے ذہن میں فوراً لفٹ سے نکلنے والا لمبا تڑنگا اور دیو قامت آدمی
ابھر آیا۔ اس نے قد و قامت پوچھا ہی اسی لئے تھا۔ کیوں کہ اچانک
اسے ان دونوں کا خیال آگیا تھا۔

"سنو ——— کیا تم اس کے خلاف کارروائی کرنے کی طاقت
رکھتے ہو اوور" ——— مارتھم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد
پوچھا۔

"کیسی کارروائی باس اوور" ——— ریڈ تھری نے پوچھا۔

"اس کی رہائش گاہ پر ایک پاکیشیائی نوجوان جو بظاہر مسخرہ
اور احمق نظر آتا ہے۔ اور اس کی ایک ساتھی جو شاید سوئس قومیت
رکھتی ہے موجود ہیں ——— یہ اس کے دوست ہیں اور وہ انہیں
ہوٹل کیرئن سے اپنے ہمراہ رہائش گاہ پر لے آیا ہے۔ مجھے فوری

طور پر ان کی ہلاکت چاہیے۔ ہر قیمت پر یقینی ہلاکت چاہیے۔ اس کے
لئے تمہیں اس کی پوری رہائش گاہ ہی کیوں نہ بم سے اڑانی پڑے
اوور" ۔۔۔ مارتھم نے کہا۔

"کیا وہ دونوں اس وقت بھی رہائش گاہ پر موجود ہیں اوور"
ریڈ تھری نے پوچھا۔

"یہ تم نے خود معلوم کرنا ہے۔ لیکن دیر ایک لمحے کی بھی نہیں
ہونی چاہیے۔ کام انتہائی تیزی اور مستعدی سے ہونا چاہیے اوور"
مارتھم نے سخت لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی باس اوور" ۔۔۔ ریڈ تھری نے جواب
دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر ہوں۔ تم ریڈ
بلب کے ذریعے مجھے رپورٹ دے سکتے ہو اور سنو۔ ناکامی کا
لفظ کسی صورت میں بھی سننا نہیں چاہوں گا اوور" ۔۔۔ مارتھم
نے کہا۔

"ریڈ تھری کی لغت میں ناکامی کا لفظ ہی نہیں ہے باس۔ آپ
بے فکر رہیں ۔۔۔ میں پہلے معلوم کر لوں کہ یہ دونوں اس کی
رہائش گاہ پر موجود ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد کوئی مسئلہ نہیں ہے
میں ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہوں اوور" ۔۔۔ ریڈ تھری نے کہا

"او کے ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ مارتھم نے مطمئن
لہجے میں کہا اور مائیک واپس ادھیڑ عمر کی طرف بڑھا دیا۔ جس نے
ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے مائیک واپس ہک میں لگایا اور ٹرانسمیٹر

دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی۔

"باہر پارکنگ میں میری کار موجود ہے۔ اس میں میرا بیگ ہے
وہ اوپر کمرے میں پہنچا دو ۔۔۔ اور جیسے ہی ریڈ تھری کی کال آئے
مجھے کنکٹ کرا دینا" ۔۔۔ مارتھم نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور
مارتھم سر ہلاتا ہوا کمرے کی پچھلی دیوار کے کونے میں بنے ہوئے دروازے
کی طرف بڑھ گیا ۔۔۔ جب کہ ادھیڑ عمر نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام
کا رسیور اٹھا کر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس جارج سپیکنگ" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز
سنائی دی۔

"جارج ۔۔۔ میں ڈینز بول رہا ہوں۔ باہر پارکنگ میں باس
مارتھم کی کار موجود ہے۔ اس میں ان کا بریف کیس ہے وہ مجھ تک
پہنچا دو" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ادھیڑ عمر نے او کے
کہہ کر رسیور واپس رکھ دیا اور ایک دوسرے انٹرکام کا رسیور
اٹھا لیا۔

"مارگریٹ ۔۔۔ جارج ایک بیگ دے جائے گا اسے میرے
کمرے میں پہنچا دینا" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا اور دوسری طرف
سے یس کا لفظ سن کر اس نے رسیور رکھا اور اطمینان بھرے انداز
سے کرسی کی پشت سے کمر لگا دی۔

عمران اور کراٹے جیسے ہی لفٹ سے باہر نکلے۔ ایک تڑنگا نوجوان ہاتھ میں بریف کیس اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہوا ۔۔۔۔ عمران نے تیزی سے اس کی طرف مڑ کر دیکھا۔ لیکن اُسی لمحے لفٹ کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

کراٹے اس دوران ایک قدم آگے بڑھ چکا تھا۔ عمران بھی کندھے اچکاتا آگے بڑھ گیا ۔۔۔۔ وہ اس وقت ہوٹل کیرئن کی آٹھویں منزل کے برآمدے میں موجود تھے۔ کیوں کہ کراٹے کے ساتھی ہنری نے انہیں ہی بتایا تھا کہ کاجبٹ ہوٹل کیرئن کی آٹھویں منزل کے کمرہ نمبر تین سو بارہ میں گیا ہے ۔۔۔۔ چنانچہ وہ دونوں اس کے پیچھے آئے تھے۔ سامنے ہی کمرہ نمبر تین سو بارہ کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ برآمدے میں اس وقت کوئی آدمی نہ تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے اس دروازے کی طرف بڑھے۔

"اب اندر کا حال باہر سے تو معلوم نہیں ہو سکتا۔ یہاں کا سسٹم ہی ایسا ہے" ۔۔۔۔ کراٹے نے دروازے کے قریب رکتے ہوئے عمران سے کہا۔

"ہم اندر کا حال اندر سے ہی معلوم کر لیں گے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دینے کے لئے ہاتھ دروازے سے لگایا ہی تھا کہ دروازہ دباؤ کی وجہ سے تھوڑا سا کھل گیا ۔۔۔۔ دروازہ اندر سے بند نہ تھا۔ عمران نے چونک کر دروازے کو اور دھکیلا اور دوسرے لمحے اس کے ساتھ ساتھ کراٹے بھی چونک پڑا ۔۔۔۔ کیوں کہ اندر کمرے کے قالین پر ایک نوجوان کی لاش پڑی ہوئی صاف نظر آ رہی تھی۔ جس کے سینے سے خون بہہ کر قالین میں جذب ہو چکا تھا ۔۔۔۔ اس لاش کے علاوہ کمرے میں اور کوئی نہ تھا۔ عمران اور کراٹے تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے۔ اور کراٹے نے پھرتی سے نہ صرف اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا بلکہ وہ جیب سے ریوالور نکال کر سب سے پہلے ملحقہ باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔۔۔۔ جب کہ عمران نے سب سے پہلے مردہ آدمی کی نبض چیک کی اور پھر وہ اچھل کر آگے بڑھا اور پچھلی کھڑکی کے پاس پہنچ کر اس کے پردے ہٹائے اور باہر جھانکنے لگا۔

"یہ کاجبٹ ہے پرنس" ۔۔۔۔ اُسی لمحے کراٹے کی آواز سنائی دی۔ وہ باتھ روم چیک کر کے اب کمرے میں آ چکا تھا۔

"مجھے معلوم ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اس کی نظریں باہر

ہی جمی ہوئی تھی۔

" کیا تم اسے پہلے سے جانتے ہو" ـــــ کراٹے نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

" نہیں ـــــ قرائن سے ہی پتہ چلتا ہے۔ مارتھم اسے قتل کر کے گیا ہے اور اس کے جسم کی گرمی بتا رہی ہے کہ اسے ہلاک ہوئے چند منٹ سے زیادہ نہیں گزرے ـــــ اور اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے لفٹ سے باہر آتے ہی جو نوجوان بریف کیس اٹھائے لفٹ میں داخل ہوا تھا وہی مارتھم تھا۔ مجھے اس کے چہرے پر اچٹتی نظر سے ہی شک پڑا تھا کہ اس نے جعلی والا میک اپ کیا ہوا ہے ـــــ لیکن بات واضح نہ تھی۔ وہ دیکھو وہ نیلے رنگ کی کار کے پاس وہی نوجوان موجود ہے" ـــــ عمران نے کراٹے کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور کراٹے نے دیکھا کہ ایک لمبا تڑنگا نوجوان ہاتھ میں بریف کیس اٹھائے نیلے رنگ کی کار کا دروازہ کھول رہا تھا ـــــ اس نے بریف کیس کو پہلے کار کے اندر پھینکا اور پھر خود کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار پارکنگ سے نکل کر ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے سے گھومتی ہوئی کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکل گئی۔

" آؤ اب یہاں ٹھہرنا بے کار ہے" ـــــ کراٹے نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

" ٹھہرو ـــــ مجھے پہلے یہاں کی تلاشی لینے دو شاید کوئی کام کی چیز مل جائے" ـــــ عمران نے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے ـــــ تم تلاشی لو میں اس دوران ہنری کو اس کار کے تعاقب کے لئے کہتا ہوں" ـــــ کراٹے نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے بی ون ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس کا ایک بٹن دبا دیا ـــــ چند لمحے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلتی رہیں، پھر ہنری کی آواز سنائی دی۔

" ہنری اٹنڈنگ اوور" ـــــ ہنری کا لہجہ مدھم تھا جیسے وہ آواز دبا کر بول رہا ہو۔

" کراٹے سپیکنگ ـــــ کاجٹ کو قتل کر دیا گیا ہے اور مارتھم ایک نیلے رنگ کی ڈاج کار میں بیٹھ کر ہوٹل سے باہر نکلا ہے۔ کار نئے ماڈل کی ہے ـــــ نمبر ایکس ون جے ون تھری ٹی تھری فور ہے۔ تم فوراً اس کار کو تلاش کرو۔ فوراً۔ اپنے ساتھیوں سے بھی مدد لے سکتے ہو۔ اور مجھے کال کر کے بتاؤ۔ اوور اینڈ آل" ـــــ کراٹے نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا ـــــ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے واپس جیب میں منتقل کر دیا۔

عمران اس دوران کمرے کی تلاشی لے چکا تھا۔ لیکن کوئی ایسی چیز اسے نہ ملی تھی جس سے وہ کوئی کلیو حاصل کر سکتا۔

" فکر نہ کرو ـــــ میرے آدمی ابھی کار تلاش کر لیں گے" کراٹے نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اور پھر وہ دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل آئے۔ عمران نے دروازہ بند کیا۔ اور وہ دونوں لفٹ کی طرف بڑھ گئے ـــــ اچانک عمران بری طرح چونکا۔

"ایک منٹ" ——— اس نے تیز لہجے میں کراٹے سے کہا اور وہ تیزی سے دوبارہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت برآمدے میں کئی افراد آتے جاتے نظر آرہے تھے ——— اس لئے کراٹے نے بڑے اطمینان سے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور اس میں سے ایک سگریٹ نکال کر اپنے لبوں سے لگا لیا ——— وہ کسی کو شک میں مبتلا نہ کرنا چاہتا تھا۔ عمران کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جا چکا تھا پھر اس سے پہلے کہ کراٹے سگریٹ سلگاتا عمران باہر نکل آیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک مخصوص چمک تھی ——— جیسے اس نے کوئی خاص بات دریافت کر لی ہو۔

"کیا ملا؟" ——— کراٹے نے قریب آنے پر سرگوشی میں پوچھا۔

"کھوئی ہوئی جوانی" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور کراٹے ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ ابھی عمران کچھ بتانا نہ چاہتا ہے۔

چند لمحوں بعد وہ لفٹ کے ذریعے ہال میں پہنچے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ سے باہر نکلتے چلے گئے۔ کراٹے کی کار پارکنگ میں موجود تھی۔

"تم کار لے کر آؤ۔ میں کمپاؤنڈ گیٹ پر موجود ہوں" عمران نے کہا اور کراٹے سر ہلاتا ہوا پارکنگ کی طرف مڑ گیا۔ پارکنگ سے کار لے کر جب وہ کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلا تو اس نے عمران کو سڑک کے ساتھ لگے ہوئے فون باکس میں کھڑے فون کرتے دیکھا ——— اس نے کار فون باکس کے قریب کر کے

روک دی۔ عمران کال کرتا رہا، پھر رسیور رکھ کر وہ باکس سے باہر نکلا اور کار کی اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"تم کچھ چھپا رہے ہو پرنس" ——— کراٹے نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ناراضگی کا عنصر موجود تھا۔

"ارے چھپانے والی کوئی بات نہیں ——— وہاں لوگ آجا رہے تھے۔ اس لئے کچھ کہنا احتیاط کے خلاف تھا۔ دراصل میرے اچانک ذہن میں ایک پوائنٹ آیا تھا۔ اس لئے میں دوبارہ اندر گیا تھا۔ اور پھر مجھے الماری کے ایک کونے میں ایک چھوٹا سا کاغذ اڑسا ہوا نظر آگیا تھا ——— اس سے پہلے میں نے اسے دیکھا تھا۔ لیکن جلدی میں نظر انداز کر گیا تھا۔ باہر نکل کر مجھے اس کا خیال آیا تھا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ کاغذ ایک کمرشل ادارے کے پیڈ کا تھا ——— جس پر ایک فون نمبر لکھا ہوا تھا۔ "براؤن کارک ٹریڈرز" اس ادارے کا نام ہے اور میں نے باہر آکر یہ فون نمبر چیک کیا تو پتہ چلا کہ یہ فون نمبر بھی براؤن کارک ٹریڈرز کا ہے ——— اور یہ جم مارک ٹریڈ سنٹر میں واقع ہے" ——— عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— میں اس ٹریڈ سنٹر کو جانتا ہوں۔ یہ برٹن اسکوائر پہ واقع ہے" ——— کراٹے نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر وہیں چلو۔ اسے بھی ایک نظر دیکھ لیں۔ شاید کوئی مفید مطلب بات سمجھ میں آجائے" ——— عمران نے کہا اور کراٹے نے ایکسیلیٹر پہ پیر رکھ دیا۔

ابھی اس نے کار ایک چوک سے موڑی ہی تھی کہ کراٹے کی جیب

میں

سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور کراٹے نے کار
ایک طرف کرنا شروع کر دیا ۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار کو
بین روک چکا تھا ۔ اس نے کار روک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا
اس کا بٹن آن کر دیا ۔

"ہنری کالنگ اوور" ۔۔۔۔ ہنری کی آواز سنائی د

"یس کراٹے اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔۔ کراٹے نے تحکما
لہجے میں کہا ۔

"باس ۔۔۔۔ کار کو ٹریس کر لیا گیا ہے ۔ وہ برٹن اسکوائ
ایک کمرشل ادارے جم مارک ٹریڈ سنٹر کے احاطے میں موجود
اوور" ۔۔۔۔ ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو اوور"
کراٹے نے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا ۔

"میں وہیں موجود ہوں باس اوور" ۔۔۔۔ ہنری نے
دیا ۔

تم وہیں رکو اور اس کار پر نظر رکھنا ۔ اگر یہ حرکت میں آ
اس کی نگرانی کرنا ۔ ہم بھی وہیں آ رہے ہیں ۔۔۔۔ میں میک
میں ہوں ۔ لیکن میرے پاس سفید کار ہے ۔ تھرٹی ایٹ نمبر
پہچان ہو گی اوور" ۔۔۔۔ کراٹے نے جواب دیا ۔

"ٹھیک ہے باس اوور" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے
دیا گیا اور کراٹے نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر

"تمہارا اندازہ درست نکلا پرنس ۔۔۔۔ مارتھم ا

یہاں سے وہیں پہنچا ہے اوور" ۔۔۔۔ کراٹے نے ٹرانسمیٹر جیب
میں رکھ کر کار کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا ۔

"نہ صرف اندازہ درست نکلا ہے بلکہ ہمیں اس ٹریڈ سنٹر کی
اس مخصوص دکان کا بھی پتہ چل گیا ہے ۔۔۔۔ ورنہ ہمیں صرف
کار کی نگرانی تک ہی محدود ہونا پڑتا" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا اور کراٹے نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار برٹن اسکوائر پر پہنچ گئی ۔ کراٹے نے
ٹریڈ سنٹر کے احاطے میں کار جا کر روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے ۔
اسی لمحے ایک نوجوان جو برآمدے کے ستون کے پاس موجود تھا ۔
تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے پاس پہنچا ۔

"باس ۔۔۔۔ کار ابھی تک موجود ہے" ۔۔۔۔ اس نوجوان
نے قریب آ کر کراٹے سے مخاطب ہو کر کہا ۔ وہ شاید اس کی
جسامت کی وجہ سے اسے پہچان گیا تھا ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ تم اپنی جگہ پر رہو" ۔۔۔۔ کراٹے نے
کہا اور ہنری یوں آگے بڑھ گیا جیسے اس نے کراٹے سے کوئی بات
ہی نہ کی ہو ۔ اور ہنری کے آگے بڑھتے ہی عمران اور کراٹے ٹریڈ سنٹر
کے مین گیٹ کی طرف بڑھے ۔۔۔۔ اور چند لمحوں بعد سنٹر میں بنی
ہوئی بے شمار دکانیں ان کے سامنے تھیں ۔ سنٹر میں گاہکوں کا خاصا
رش تھا ۔ یہ پورا سنٹر الیکٹرک کے سامان کی دکانوں پر مشتمل تھا ۔ اور
پھر انہیں "براؤن کارک ٹریڈرز" والی دکان نظر آ گئی ۔۔۔۔ یہ
ایک خاصا بڑا اسپر سٹور تھا ۔ عمران اور کراٹے اس سپر سٹور میں

داخل ہو گئے۔ وہ ویسے ہی مختلف کاؤنٹرز پر گھوم رہے تھے۔ ان
انداز ایسا تھا جیسے وہ خریدے جانے والی چیزوں کا انتخاب کر
ہیں ــــ تھوڑی دیر بعد وہ جب ایک کاؤنٹر پر پہنچے تو عمرا
ٹھٹھک گیا۔ کیوں کہ ایک نوجوان ابھی ابھی وہاں پہنچا تھا اور ا
وہاں موجود سیلز گرل کو سرگوشی میں کچھ کہا اور پھر تیزی سے ا
طرف کو مڑ گیا ــــ سیلز گرل نے چونک کر عمران اور کرا
کی طرف دیکھا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ اور
گرل کو انہی کے متعلق اطلاع دی گئی ہے۔

"فرمائیے ــــ آپ کی میں کیا خدمت کر سکتی ہوں"
سیلز گرل نے سنجیدہ لہجے میں کراٹے سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیوں ک
سیلز گرل سے نسبتاً قریب تھا۔

"یہاں ہر چیز برائے فروخت ہے۔ یا کچھ چیزیں صرف نمائش
کراٹے کی بجائے عمران نے آگے بڑھ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ دکان ہے ــــ یہاں ہر چیز برائے فروخت ہے۔ آ
نے یہ سوال کیوں پوچھا" ــــ سیلز گرل نے حیرت بھرے لہجے
کہا۔

"اس لئے کہ یہاں چند چیزوں پر قیمت کی چٹیں آویزاں نہیں
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ــــ ہر چیز پر قیمت کی چٹ موجو
یہ تو یہاں کا اصول ہے" ــــ سیلز گرل نے حیرت بھر
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر آپ کی چٹ کہاں ہے۔ کہیں بیک پر تو نہیں لگی ہوئی
ذرا دوسری طرف مڑیئے۔ شاید میری جیب اجازت دے جائے"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سیلز گرل کا چہرہ یک لخت غصے
سے سرخ ہو گیا۔

"آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔ میں بکاؤ مال ہوں"
سیلز گرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اسی لمحے کاؤنٹر کے پیچھے کا
دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا سیلز گرل کے
قریب آ گیا۔

"کیا بات ہے ــــ تم معزز گاہکوں سے کیوں الجھ رہی ہو"
ادھیڑ عمر آدمی نے تلخ لہجے میں سیلز گرل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میرا مذاق اڑا رہے ہیں" ــــ سیلز گرل نے برا سا منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"مذاق اڑا رہے ہیں۔ ــــ اوہ ــــ یہ تو معزز گاہک ہیں"
ادھیڑ عمر نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے عمران اور کراٹے کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔

"اچھا ــــ تو مذاق غیر معزز افراد اڑا سکتے ہیں۔ ویسے ان کی
پہچان کیا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر سیلز گرل سے کوئی گستاخی ہوئی ہو تو میں بحیثیت منیجر معافی
چاہتا ہوں۔ آپ میرے ساتھ دفتر میں تشریف لائیے ــــ آپ
جو کچھ خریدنا چاہیں گے وہیں پہنچ جائے گا اور میں خصوصی رعایت بھی
کر دوں گا تاکہ ہمارے ادارے کی بدنامی نہ ہو۔ آئیے" ــــ منیجر

نے بڑے نرم اور کاروباری لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہمیں کاؤنٹر پھلانگ کر آنا ہوگا"۔۔۔ عمران نے
اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ ساتھ ہی راہ داری ہے۔ اس پ
تشریف لے آیئے۔ راہ داری کے آخر میں میرے دفتر کا درو
ہے"۔۔۔ منیجر نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا ا
راہ داری کی طرف مڑ گیا۔ ظاہر ہے کراٹے نے اس کی پیروی
کرنی تھی۔

"ہوشیار رہنا کراٹے۔۔۔ یہ ہمیں ٹریپ کر رہے ہیں"۔
عمران نے راہ داری میں گھستے ہوئے مڑ کر اپنے پیچھے آتے ہوئے
کراٹے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کراٹے نے سر ہلا دیا۔ راہ داری کے
اختتام پر واقعی ایک دروازہ تھا۔۔۔ جو ان کے قریب پہنچتے
خود بخود کھل گیا اور وہ دونوں دروازہ پار کر کے کمرے میں داخ
ہو گئے۔ عمران اور کراٹے کے اندر داخل ہوتے ہی ان کی پشت
پر موجود دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔۔۔ سامنے بڑی میز
پیچھے دبی ادھیڑ عمر منیجر بیٹھا ہوا تھا۔

"آیئے آیئے جناب۔۔۔ تشریف رکھیئے۔ اور مجھے بتا
آپ کیا خریدنا چاہتے ہیں"۔۔۔ منیجر ان کو دیکھتے ہی مؤدبا
انداز میں کہا۔ اور عمران حیرت سے سر ہلانے لگا۔
منیجر کا انداز قطعی کاروباری تھا۔ اور عمران کا ذہن الجھ گیا
کیا اس نے اندازے کی غلطی کی ہے۔ بہرحال اب وہ آ

تھے۔ اس لئے انہیں میز کے سامنے پڑی ہوئی لوہے کی کرسیوں پر
بیٹھنا پڑ گیا۔

"فرمایئے۔۔۔ کون سی چیزیں۔۔۔ پیڈ دوں۔۔۔ آپ کو
اس پر نوٹ فرما دیجئے"۔۔۔ منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
پھر دراز کھولنے لگا۔ عمران اُسے دراز کھولتا دیکھ کر مسکرا دیا۔ وہ
سمجھ گیا کہ منیجر اب دراز سے ریوالور نکالے گا اور انہیں ہینڈز اپ
کرنے کا حکم دے گا۔۔۔ لیکن دوسرے لمحے اس کی پیشانی پر
شکنیں ابھر آئیں جب منیجر نے ریوالور کی بجائے دراز سے واقعی ایک
پیڈ نکالا اور پھر اس نے دراز بند کر دی۔۔۔ لیکن جیسے ہی دراز
بند ہوئی عمران اور کراٹے دونوں بُری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ
انہیں اچانک احساس ہوا تھا کہ ان کے جسم کرسیوں سے چپک
گئے ہیں۔۔۔ ان کے ہاتھ کرسی کے ہینڈلوں سے چپکے ہوئے
تھے۔ اور پھر ان دونوں نے بیک وقت ہاتھ اٹھانے کی کوشش
کی لیکن بے سود۔

"اب آپ دونوں حرکت نہیں کر سکتے جناب۔۔۔ اس لئے
اطمینان سے بیٹھیں"۔۔۔ منیجر کا لہجہ یک لخت بدل گیا۔

"لیکن حرکت نہ کر سکیں گے تو پھر پیڈ پر لکھیں گے کیسے"۔
عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ لیکن منیجر نے ان کی بات کا
جواب دینے کی بجائے میز پر پڑا ہوا ایک انٹر کام کا رسیور اٹھایا
اور ایک نمبر دبا دیا۔

"یس۔۔۔ جارج سپیکنگ"۔۔۔ انٹر کام سے آواز

برآمد ہوئی۔

"ریڈ بلب ---- مارتھم باس کو اطلاع دو کہ دو مشکوک افراد کو ٹریپ کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے"۔ ---- ادھیڑ عمر نے سخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور واپس رکھ دیا۔

"ریڈ بلب اچھا نام ہے۔ وولٹیج کیا ہیں۔ تمہارے بلب کی"۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ابھی تمہاری خوش دلی دور ہو جائے گی مسٹر ---- چند لمحے انتظار کرو"۔ ---- منیجر نے غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو ریڈ بلب ---- کوئی حرکت کرنے سے پہلے ہزار بار سوچ لینا۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی مصیبت میں پھنس جاؤ"۔ ---- کراٹے نے اچانک کرخت لہجے میں کہا۔ وہ پہلی بار بولا تھا۔

"تم فکر نہ کرو ---- مصیبت میں پھنسنا ہمارا کام نہیں ہے"۔ منیجر نے مسکراتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ---- اور منیجر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ---- ریڈ بلب"۔ ---- منیجر نے کہا۔

"مارتھم بول رہا ہوں ---- جارج نے مجھے بتایا ہے کہ تم نے مشکوک افراد کو ٹریپ کیا ہے"۔ ---- دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"یس باس ---- مجھے اطلاع ملی تھی کہ آپ کی کار کی نگرانی

ہو رہی ہے۔ ایک مشکوک نوجوان کو چیک کیا گیا تھا۔ میں نے اس کی نگرانی کا حکم دے دیا ---- پھر اطلاع ملی کہ سفید رنگ کی کار پر دو آدمی آئے ہیں اور اس مشکوک نوجوان نے ان سے بات کی ہے اور وہ دونوں سیدھے ہمارے سپر سٹور میں داخل ہوئے ---- چنانچہ مجھے اور سیلز گرل کو اطلاع دے دی گئی۔ ان کا انداز واقعی مشکوک تھا اور پھر دوسری دکانوں پر جانے کی بجائے جب وہ سیدھے ہماری دکان میں داخل ہوئے تو میں مزید مشکوک ہو گیا ---- چنانچہ اس وقت وہ دونوں میرے دفتر میں موجود ہیں۔ میں نے انہیں الاسٹی میگنٹ سے کنٹرول کر رکھا ہے"۔ ---- منیجر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ---- میں وہیں آ رہا ہوں۔ ان کا خیال رکھنا وہ جانے نہ پائیں"۔ ---- مارتھم نے کہا اور منیجر نے "او کے" کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ عمران اور کراٹے خاموش بیٹھے رہے۔ اور ظاہر ہے وہ اس کے سوا اور کچھ کر ہی نہ سکتے تھے۔

"یہ ریڈ بلب تمہارا ذاتی نام ہے یا کسی تنظیم کا ہے۔ ویسے فاراک میں آج تک ایسی کسی تنظیم کا نام سننے میں نہیں آیا"۔ ---- کراٹے نے اس بار منیجر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ میرا ذاتی نام ہے۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ ویسے تمہارے سوال کرنے کے انداز سے معلوم ہو رہا ہے کہ تمہارا تعلق بھی یہاں کی کسی مقامی تنظیم سے ہے"۔ ---- منیجر نے غور سے کراٹے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ---- کراٹے گروپ کو تم یقیناً جانتے ہو گے۔ ہمارا تعلق

اس سے ہے"۔۔۔۔۔۔ کراٹے نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔۔۔ کراٹے گروپ"۔۔۔۔۔۔ منیجر نے چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے زیادہ اس نے کچھ نہیں کہا۔ چند لمحوں بعد پچھلی دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔ اس کی تیز نظریں عمران اور کراٹے پر جم گئیں۔ عمران نے محسوس کیا کہ انہیں دیکھتے ہی اس کی نظروں میں شناسائی کی چمک ابھری تھی۔۔۔۔۔۔ لیکن مارتھم کا وہ حلیہ نہ تھا جس میں اس نے اُسے ہوٹل کیرئن کی لفٹ میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔ اب یہی ہو سکتا تھا کہ اس نے اس وقت پہنی ہوئی جعلی جس کا شک عمران کو ہو رہا تھا اتار پھینکی ہو گی۔ اور اس وقت وہ اپنے اصل حلیے میں تھا۔

"تم لوگ یہاں تک کیسے پہنچ گئے"۔۔۔۔۔۔ مارتھم نے منیجر کے قریب پہنچ کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم الیکٹرک کا سامان خریدنے آئے تھے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

"میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔۔۔۔۔۔ تم کاجٹ کے تعاقب میں آئے تھے۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کاجٹ کو مارٹن کراٹے کے آدمیوں نے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔۔ اور پھر کاسانا کی مداخلت کی وجہ سے اُسے چھوڑ دیا گیا۔ اور وہ احمق براہ راست میرے پاس دوڑا چلا آیا۔ اور مجھے یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ ایک مسخرہ علی عمران اور ایک سوئس نژاد لڑکی کو ہوٹل کیرئن سے مارٹن کراٹے اپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر لے گیا تھا"

مارتھم نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ وہ سمجھ گیا کہ مارتھم یقیناً اسٹار ٹریک کا خاص آدمی ہے۔ اور اس سے اسٹار ٹریک کے متعلق انتہائی قیمتی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

"ان سب تفصیلات کا تو ہمیں علم نہیں۔ ہمارا تعلق واقعی کراٹے گروپ سے ہے۔ باس نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم ہوٹل کیرئن کی آٹھویں منزل کے کمرہ نمبر تین سو بارہ میں جائیں اور وہاں موجود دو افراد کو اغوا کر لائیں۔۔۔۔۔۔ ہم وہاں پہنچے تو وہاں ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ جب کہ دوسرا غائب تھا۔ چنانچہ ہمیں شک ہوا کہ وہ آدمی جو ہمارے لفٹ سے اترتے ہی ہمیں لفٹ میں جاتے ہوئے ملا تھا ہمارا شکار ہو گا۔۔۔۔۔۔ چنانچہ ہم تیزی سے پچھلی کھڑکی کی طرف بڑھے۔ اور پھر ہم نے اس آدمی کو ایک نیلے رنگ کی کار میں بیٹھتے ہوئے دیکھ لیا۔۔۔۔۔۔ چنانچہ ہم نے باس کو کال کیا۔ اور اس کار کے نمبر بتا دیئے۔ اس کے بعد ہم باہر آ گئے۔ پھر ہمیں باس نے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی کہ اس کار کو حمم مارک ٹریڈ سنٹر میں دیکھا گیا ہے۔۔۔۔۔۔ اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم وہاں پہنچیں اور اس آدمی کو تلاش کریں۔ چنانچہ ہم یہاں آ گئے۔ یہاں ہمارے گروپ کا آدمی موجود تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کی تحقیقات کے مطابق اس آدمی کو براؤن کارک ٹریڈرز سپر سٹور میں جاتا دیکھا گیا ہے۔۔۔۔۔۔ چنانچہ ہم دونوں یہاں آئے۔ پھر آپ کا منیجر ہمیں یہاں لے آیا۔ اور ہمیں ان کرسیوں سے چپکا کر آپ کو

بلا لیا گیا ۔ اور اب آپ کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ وہی آدمی ہیں لیکن آپ کا وہ حلیہ نہیں جس حلیے کے آدمی کو ہم نے اس کار میں بیٹھتے ہوئے دیکھا تھا" ___ عمران نے بڑی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مینیجر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔ ___ مارتھم خاموش ہو گیا۔

"یس ___ ریڈ بلب اٹنڈنگ" ___ مینیجر نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"ریڈ تھری سپیکنگ ___ باس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ تمہارے دفتر میں ہے" ___ دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی اور کراٹے نے ریڈ تھری کا نام سن کر یوں سر ہلایا جیسے وہ اسے اچھی طرح جانتا ہو۔

"باس ___ آپ کا فون" ___ مینیجر نے رسیور مارتھم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس ___ مارتھم سپیکنگ" ___ مارتھم نے رسیور لے کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس ___ میں نے کراٹے کی ذاتی رہائش گاہ سے معلوم کرایا ہے ۔ وہ سوئس لڑکی وہاں موجود ہے جب کہ پاکیشیائی آدمی وہاں سے جا چکا ہے ___ اب آپ حکم کریں تو ان کی واپسی کا انتظار کیا جائے یا اس لڑکی کو ختم کرا دیا جائے" ___ ریڈ تھری نے کہا۔

"اس لڑکی کی اتنی اہمیت نہیں ہے ۔ اس لئے انتظار کرو" مارتھم نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"ریڈ بلب" ___ مارتھم نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے سخت لہجے میں مینیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ___ مینیجر نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ان دونوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں کسی گٹر میں ڈال دینا اور سنو ___ جو نوجوان ان کا ساتھی باہر موجود ہے ۔ اسے بھی ہلاک کرا دینا" ___ مارتھم نے ادھیڑ عمر مینیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی جناب" ___ مینیجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن خیال رکھنا یہ زندہ واپس نہ جائیں ___ ورنہ تم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے" ___ مارتھم نے کرخت لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر پچھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے دروازے میں غائب ہو جانے کے بعد ادھیڑ عمر مینیجر نے بڑے اطمینان سے میز کی نچلی دراز کھولی ___ اور اس میں سے سائیلنسر لگا ہوا ایک ریوالور نکالا اور ساتھ ہی اسی دراز سے گولیوں کا ایک ڈبہ نکال کر میز پر رکھا ۔ اور ریوالور کا میگزین کھولنے میں مصروف ہو گیا ___ اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار موجود تھے ۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ انسانوں کی بجائے پاگل کتوں کو گولی مارنے

جارہا ہو۔

"تم شاید ہمارے لئے میگزین بھر رہے ہو دوست" ——— عمران نے اچانک بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے ——— باس کا حکم ہے اور مجھے اپنی زندگی تم ۔۔۔ زیادہ پیاری ہے" ——— ادھیڑ عمر نے سر اوپر اٹھا کر بڑے ۔۔۔ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے ہم سے ہماری آخری خواہش بھی نہیں پوچھی ۔۔ تو ایک انسانی حق ہے" ——— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری ——— میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ تمہاری آخری خواہش پوری کرتا پھروں" ——— مینجر نے ریوالور کے میگزین میں گولیاں بھرتے ہوئے جواب دیا۔

"میری آخری خواہش بڑی معصوم سی ہے جسے تم آسانی سے پورا کر سکتے ہو" ——— عمران نے کہا۔

"اچھا ——— چلو بتادو ——— تاکہ تمہارے دل میں یہ حسرت باقی نہ رہے" ——— ادھیڑ عمر نے بڑے سکون بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف اتنی خواہش ہے کہ تم مجھے میرے اپنے پستول سے ہ۔۔ ہلاک کر دو۔ تاکہ میں مرتے وقت یہ خوشی لے کر جاؤں کہ میں کسی ۔۔ کے پستول سے نہیں مرا ——— میرا پستول میری جیب میں ہے ہم ہاتھ تو ہلا ہی نہیں سکتے۔ اس لئے تمہیں کوئی خطرہ بھی نہیں۔

عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— واقعی بڑی معصوم سی اور طفلانہ خواہش ہے۔ ٹھیک ہے ایسا ہی سہی میری گولیاں بھی بچ جائیں گی" ——— مینجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور کرائے حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا کہ کیا موت کو سامنے دیکھ کر پرنس کا دماغ چل گیا ہے ——— بھلا یہ بھی کوئی خواہش ہے کہ مجھے اپنے پستول سے مارو۔ مسئلہ تو مرنے کا ہے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کسی بھی پستول سے گولی چلائی جائے۔

مینجر نے اپنا پستول میز پر رکھا اور پھر اٹھ کر وہ عمران کے قریب آیا اس نے عمران کے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس نے اس کی جیب میں موجود پستول باہر نکال لیا ——— پستول ہاتھ میں لے کر وہ واپس اپنی کرسی پر آیا۔ اور پستول کو چیک کرنے لگا۔ وہ پستول کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے اس کا میگزین کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن میگزین نہ کھل سکا۔

"اس کے دستے میں میگزین کھولنے کا بٹن ہے۔ اسے دوبارہ پریس کرو تو میگزین کھل جائے گا" ——— عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

اور مینجر نے پہلے تو پستول کو پلٹ کر اس کا بٹن دیکھا۔ اور پھر اس نے پستول کو اپنے جسم سے کافی دور کر کے اس نے بٹن کو مسلسل دوبارہ پریس کیا ——— اور پھر میگزین کو کھولا تو میگزین باہر آ گیا۔ میگزین میں گولیاں موجود تھیں۔ اس نے میگزین کو دوبارہ

اس کے خانے میں فٹ کر دیا۔

"مجھے شک ہے مسٹر ——— کہ تم کوئی چکر چلا رہے ہو۔ یہ پستول
مجھے مشکوک لگ رہا ہے۔ اس لئے میں اپنے ہی ریوالور سے تمہیں
گولی مار دوں گا۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا" ——— منیجر نے
مشکوک لہجے میں کہا۔

اور عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"یہ بھی اچھا ہے ——— مرنا ہم نے ہے اور خوف زدہ تم ہو
ہو۔ اچھا ایسا کرو کہ چھت کی طرف رخ کر کے گولی چلا دیکھو اگر پستول
صحیح کام کرے تو پھر ہماری طرف رخ کر لینا" ——— عمران نے
ہوئے کہا۔

"تم اتنے مطمئن کیوں ہو۔ جب کہ تمہارے ساتھی کی زبان
خوف سے بند ہو چکی ہے" ——— منیجر نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ ہر شخص کی موت کا ایک وقت
ہے۔ خوف کیا اگر ہمارا وقت آگیا ہے تو ہمیں اس کا خوش دل
استقبال کرنا چاہیئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— پھر تیار ہو جاؤ ——— تمہارا وقت آگیا"
منیجر نے سخت لہجے میں کہا اور پستول کا رخ عمران کی طرف کر

"کیا مجھے مرنے سے پہلے کھولو گے نہیں ——— تاکہ میں تڑپ
تو سکوں" ——— عمران نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

"اسی طرح ٹھیک ہے" ——— منیجر نے پھنکارتے ہوئے
اس کے چہرے کے عضلات سخت ہوتے گئے اور کراٹے نے

آنکھیں بند کر لیں۔ وہ منیجر کا چہرہ دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ اب وہ گولی
چلانے والا ہے ——— دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور اس کے
ساتھ ہی ایک زوردار چیخ بلند ہوئی اور پھر کسی کے گرنے کا دھماکہ
ہوا۔ کراٹے نے جلدی سے آنکھیں کھولیں ——— اور پھر یہ دیکھ کر
اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کہ منیجر کرسی سمیت نیچے گرا
تھا اور اب ان کے سامنے بری طرح پھڑک رہا تھا۔ بے چارے کی
موت کا وقت آگیا تھا۔ ——— عمران نے اچانک کرسی سے اٹھ کر
کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اسی لمحے کراٹے نے بھی محسوس کیا کہ
کرسی نے اس کا جسم چھوڑ دیا ہے ——— چنانچہ وہ بھی ایک جھٹکے سے
کھڑا ہو گیا۔ منیجر کا جسم اب ساکت ہو چکا تھا۔ کراٹے اور عمران تیزی
سے آگے بڑھے۔ گولی منیجر کے گلے میں پیوست ہو گئی تھی۔ عمران نے
ایک طرف پڑا ہوا اپنا ریوالور اٹھا لیا۔

"یہ کیسے ہوا ——— منیجر کی موت ——— اور پھر کرسی کے میگنٹ
کا ختم ہونا" ——— کراٹے نے شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ اس پستول
میں خاصیت ہے کہ اگر اس کے دستے کا بٹن دو بار پریس کر کے
دوبارہ میگزین بھرا جائے تو پھر یہ ریورس چلتا ہے ——— پھر گولی
اس کے پچھلے حصے سے نکلتی ہے۔ میں نے ایک پلاننگ کی تھی میری
پلاننگ کامیاب رہی۔ منیجر مار کھا گیا۔ وہ شکل سے ہی ڈفر لگ رہا
تھا ——— اس لئے آسانی سے چکمے میں آگیا۔ اور رہی کرسی سے
علیحدہ ہونے والی بات ——— تو یہ قدرت کی مہربانی ہے۔ منیجر کے

اچانک گرنے اور تڑپنے سے اس کا کنکشن آف ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے میز کے پائے کے ساتھ اس کی تار ہو گی جو ٹوٹ گئی ہو گی" عمرا نے میز کے اندرونی پائے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اور دو لمحے اس نے وہ تار تلاش کر لی جو منیجر کے بوٹ کی باریک نو میں پھنس کر ٹوٹ چکی تھی۔

"اوہ۔۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔۔ تم ضرورت سے زیادہ ہی ذہ ہو۔ جس ٹھنڈے دماغ سے تم نے پلاننگ کی ہے وہ تمہارا ہی تھا۔ ورنہ میں تو مایوس ہو چکا تھا۔

"ابھی اصل کام رہتا ہے۔۔۔۔ آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔ عم نے میز پر پڑا ہوا منیجر کا ریوالور بھی اٹھا کر جیب میں منتقل کرتے ہو کراٹے سے کہا۔

اور پھر وہ تیزی سے پچھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروا کے دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی۔۔۔۔ جس کے اخ پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ دونوں تیزی سے راہداری ک کراس کر کے سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ سیڑھیوں کے اخ پر پہنچے تھے کہ اچانک عمران نے ہاتھ اٹھا کر کراٹے کو روک دیا۔ پھر وہ مخالف سمت کی دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گ کیونکہ لوہے کے دروازے کی دوسری طرف قدموں کی ہلکی چاپ سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔ اور چاپ سے اندازہ رہا تھا کہ آنے والا اسی دروازے کی طرف بڑھ رہا ہے۔۔۔۔ د دونوں دروازے کی سائیڈوں میں دیوار کے ساتھ لگے کھڑے

چند لمحوں بعد دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور پھر مارتھم نے سیڑھی پر قدم رکھا۔۔۔۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔ وہ شاید عمارت سے باہر جا رہا تھا۔ مگر جیسے ہی اس کا جسم دروازے سے باہر آیا عمران کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے مارتھم کی کنپٹی پر پٹاخہ سا چھوٹا۔۔۔۔ اور وہ اچھل کر دوسری سمت میں کھڑے کراٹے کی طرف جھول گیا۔ لیکن اس کا جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا۔ اس لئے کراٹے نے اسے دونوں بازوؤں میں سنبھال لیا۔۔۔۔ مارتھم بیہوش ہو چکا تھا۔ اس کے ہاتھ سے بیگ چھوٹ گیا تھا۔ جسے عمران نے جھپٹ لیا۔

"اسے نیچے لے آؤ۔۔۔۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے دروازہ واپس بند کر کے اندر سے اس کی چٹخنی چڑھا دی۔ کراٹے مارتھم کو اٹھائے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے راہداری میں آ گیا۔ اور پھر عمران کے اشارے پر وہ اسے اٹھائے واپس منیجر کے کمرے میں آ گیا۔۔۔۔ عمران نے سب سے پہلے فرش پر پڑے ہوئے منیجر کی لاش کو گھسیٹ کر ایک بڑی الماری کے پیچھے چھپا دیا۔ اور پھر اس نے مارتھم کو میز پر لٹانے کے لئے کہا۔۔۔۔ اور کراٹے نے مارتھم کو میز پر لٹا دیا۔ مارتھم کا بیگ عمران پہلے ہی ایک طرف رکھ چکا تھا۔

"یہاں کہیں میک اپ باکس ضرور ہونا چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کی نظریں فرش پر پڑے ہوئے بیگ پر جم گئیں۔۔۔۔ بیگ کی الٹی سمت اس وقت عمران کی طرف تھی۔ عمران تیزی سے بیگ کی طرف بڑھا اور

اس نے اُسے الٹا کر میز کے ایک کنارے پر الٹا رکھ دیا۔ اُسے
کی پشت کے ایک حصے پہ ہلکی سی لکیر نظر آ رہی تھی۔ جو روشنی کی
براہِ راست زد میں آکر چمک رہی تھی۔ ورنہ عام حالات میں شاید
عام سے دیکھنے پر نظر نہ آتی۔ عمران نے اس لکیر کے کنارے
کو انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے دبانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں
کھٹ کی آواز سنائی دی۔ اور لکیر والی سائیڈ ایک خانے کی طرح
کھلتی چلی گئی۔ اس خانے کے اندر ایک تھیلا نظر آ رہا تھا۔
نے تھیلا نکال کر جب اُسے کھولا تو اس کی آنکھوں میں چمک سی
آ گئی۔ تھیلے میں میک اپ بدلنے والی جھلیاں موجود تھیں۔
نے بڑی پھرتی سے اس میں سے تین جھلیاں باہر کھینچیں۔ تھیلا
رکھ کر اس نے خانہ بند کر دیا۔ اور پھر ایک جھلی اس نے
سر اور چہرے پر چڑھا لی۔ ایک دیوار پہ نصب آئینے کے سامنے
کر اس نے جھلی کو دونوں ہاتھوں سے مسلسل تھپکنا شروع کر دیا۔
چند لمحوں بعد اس کے چہرے کے خدوخال اور رنگ بدل چکا
تھا۔ اس نے سر پہ بھی یہی عمل کیا تو بالوں کا سٹائل
بدل گیا۔ البتہ ان کا رنگ مدھم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد اس
دوسری جھلی کراسٹے کے چہرے پہ چڑھائی اور چند لمحے بعد اس
چہرہ تھپکنے کے بعد اس کے خدوخال بھی یکسر بدل گئے۔
"یہ تیسری جھلی کس لئے ہے"۔ کراسٹے نے پوچھا۔
"یہ ہمارے دوست مارتھم کے لئے ہے"۔ عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیسری جھلی اس نے میز پہ پڑے ہوئے

پڑے مارتھم کے چہرے پہ چڑھائی اور پھر اس کے چہرے کو تھپک
کر اس نے جھلی کو درست کر دیا۔ اب وہ تینوں ہی نئی شکل
میں تھے۔
"آؤ۔ اب اسے اٹھا لو۔ اور اطمینان سے چلتے ہوئے عمارت
سے باہر نکل چلو۔ اس کا بیگ میں لے آتا ہوں"۔ عمران
نے بیگ کو ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے کہا۔
"لیکن باہر تو ان کے آدمی موجود ہوں گے وہ تو لازماً مشکوک
ہوں گے"۔ کراسٹے نے کہا۔
"کوئی بات نہیں۔ تم چلو تو سہی"۔ عمران نے مطمئن
لہجے میں کہا۔ اور کراسٹے نے سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر میز پہ پڑے
ہوئے مارتھم کو اٹھا کر کاندھے پہ لادا اور بیرونی دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔ دروازہ
بند تھا۔ وہ کھل نہ رہا تھا۔ عمران نے بیگ ایک طرف رکھا۔ اور
دروازے کی دہلیز پہ جھک گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دروازے
کی دہلیز کی سائیڈ میں سرخ رنگ کی ایک پتلی سی تار کو قالین کا
کونا ہٹا کر دریافت کر چکا تھا۔ اس نے انگلی اس تار میں ڈالی
اور پھر ایک زوردار جھٹکا دیا۔ ایک ہلکا سا جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ
ہی بند دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ لیکن دروازہ کھلتے ہی
وہ چونک پڑے۔ انہیں کہیں قریب سے ہی ایک تیز گھنٹی بجنے
کی آواز سنائی دی تھی۔ لیکن عمران اور کراسٹے تیزی سے دروازہ
پار کر کے راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے

اختتام پر وہ ٹریڈ سنٹر کے مین ہال میں پہنچے ۔ اُسی لمحے عمران نے کارک
براؤن ٹریڈرز سے ملحقہ دکان کے ساتھ ایک چھوٹا سا دروازہ دیکھ
لیا ۔ —— اس دروازے کے اوپر سرخ رنگ میں ایمرجنسی ڈو
لکھا ہوا تھا ۔

" ادھر اس دروازے کی طرف "۔ —— عمران نے تیز لہجے میں
کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس ایمرجنسی ڈور کی طرف بڑھے

" کیا ہوا ۔ —— کیا ہوا اسے " —— دو چار افراد نے انہیں ر
کر پوچھنے کی کوشش کی ۔ ان کا اشارہ کراٹے کے کندھے پر لدے
ہوئے مارتھم کی طرف تھا ۔

" دورہ پڑ گیا ہے "۔ —— کراٹے نے تیز لہجے میں کہا ۔ اور وہ
وہ جھپٹ کر ایمرجنسی ڈور سے گزرتے چلے گئے ۔ دوسری طرف
ایک پتلی سی راہ داری تھی ۔ —— اس راہ داری میں دوڑ
ہوئے وہ عمارت کی عقبی گلی میں پہنچ گئے ۔ اُسی لمحے انہیں ا
پیچھے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی ۔ —— اور کراٹے کے
جاتا ہوا عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا ۔ دوسرے لمحے اس
ہاتھ میں موجود [illegible] کے سائلنسر لگے ریوالور نے شعلہ اگلا ۔ او
راہ داری میں داخل ہونے والا ریوالور بردار چیخ مار کر پیچھے الٹا
اس کا آدھا دھڑ دروازے کی دوسری طرف اور آدھا راہ د
میں پھیل گیا ۔ —— عمران نے ریوالور کی جھلک دیکھتے ہی گ
مار دی تھی ۔ —— دوسرے لمحے وہ عقبی گلی مڑے ۔

" بھاگو —— جلدی سے "۔ —— عمران نے گلی میں مڑ

چیخ کر کہا ۔ اور وہ دونوں بے تحاشا سامنے نظر آنے والی سڑک کی
طرف دوڑتے چلے گئے ۔ —— سڑک پر ٹریفک پورے زور
شور سے رواں دواں تھی ۔

سڑک پر پہنچتے ہی کراٹے تیزی سے دائیں طرف مڑا ۔ اور
پھر ایک چھوٹے سے کیفے کے برآمدے میں داخل ہو کر سائیڈ
راہ داری میں دوڑتا چلا گیا ۔ —— اس نے عمران کو اپنے
پیچھے آنے کا کہہ دیا تھا ۔

سائیڈ راہ داری کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں ۔ اور
وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے گئے ۔ —— کراٹے
آگے آگے تھا ۔ جب کہ عمران اس کے پیچھے تھا ۔ سیڑھیوں کے اختتام
پر ایک دروازہ تھا ۔ —— کراٹے ایک جھٹکے سے دروازہ
کھول کر اندر داخل ہوا تو کمرے میں موجود ایک نوجوان اچھل کر
کرسی سے کھڑا ہو گیا ۔ وہ ایک چھوٹی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا ۔

" کون ہو تم " —— نوجوان نے پھرتی سے جیب کی طرف
ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ۔

" خاموش رہو —— لبرٹی —— میں مارٹن کراٹے ہوں "۔
کراٹے نے تیز مگر تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

" کراٹے —— مگر .... " —— نوجوان کا ہاتھ اپنی
جگہ ساکت ہو گیا ۔ لیکن اس کے چہرے اور آنکھوں میں حیرت
کے شدید تاثرات ابھر آئے ۔

" جلدی کرو —— ہمیں کسی محفوظ جگہ پر پہنچا دو ۔ دشمن ہمارے

"پیچھے ہیں اور ہوشیار رہنا" ——— کراٹے نے تیز لہجے میں کہا۔
"اوہ ——— آئیے آئیے" ——— ہبرٹی نے اچھلتے ہوئے کہا۔
اور پھر وہ تیزی سے اپنے عقب میں موجود ایک الماری کی طرف جھکا
اس نے الماری کھول کر اس کے اندر ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن دبایا۔ تو
الماری تیزی سے گھوم گئی ——— اب وہاں ایک دروازہ نظر آنے
لگا تھا۔

"باس ——— اندر چلے جائیے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"
ہبرٹی نے کہا اور کراٹے اور عمران تیزی سے اس دروازے کو پار
کر کے دوسری طرف چلے گئے ——— ان کے کراس کرتے ہی الماری
دوبارہ گھوم گئی۔ اور دروازہ بند ہو گیا۔ اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے
میں تھے۔ جس کے درمیان میں ایک میز اور چند کرسیاں پڑی
ہوئی تھیں ——— میز پر ٹیلی فون بھی رکھا ہوا تھا۔ سائیڈ میں ایک
دروازہ نظر آ رہا تھا۔ جس پر باتھ کے الفاظ درج تھے۔

"پرنس ——— اب ہم محفوظ ہو گئے ہیں۔ ہبرٹی میرا آدمی ہے
اور اس معاملے میں بے حد ہوشیار ہے وہ سنبھال لے گا"
کراٹے نے کندھے پر لدے ہوئے مارتھم کو فرش پر لٹاتے ہوئے کہا
اسی لمحے مارتھم کے جسم میں حرکت ہونے لگی ——— وہ شاید اب
ہوش میں آنے لگا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بوٹ
کی ٹو ایک بار پھر ہوش میں آتے ہوئے مارتھم کی کنپٹی پر جما دی۔ اور
مارتھم کا جسم ایک زوردار جھٹکا لے کر دوبارہ ساکت ہو گیا۔
"ابھی تمہیں ہوش میں آنے کی ضرورت نہیں ہے دوست"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اب کیا پروگرام ہے مجھے بتائیے تاکہ میں اس کے انتظامات
کروں" ——— کراٹے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"کسی محفوظ جگہ پر میں اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں اور بس"
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے" ——— کراٹے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر
وہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ
وہ رسیور اٹھاتا ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ——— اور کراٹے نے
چونک کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ——— کراٹے نے صرف ایک لفظ پر ہی اکتفا کرتے
ہوئے کہا۔
"ہبرٹی بول رہا ہوں باس ——— چند افراد پاگل کتوں کی طرح
ٹریڈ سنٹر کی عمارت کے گرد بھاگتے پھر رہے ہیں۔ لیکن ان میں سے
کوئی بھی ادھر نہیں آیا ——— ویسے میں نے اپنے آدمی سیٹ کر
دیئے ہیں۔ اور باس ایک اطلاع اور ہے۔ ٹریڈ سنٹر کی پارکنگ میں
ہنری کو گولی مار دی گئی ہے ——— ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے"
ہبرٹی نے کہا۔
"اوہ ——— تم ایسا کرو کہ ہنری کی لاش وہاں سے اٹھا کر
ہیڈ کوارٹر بھیجنے کا بندوبست کرو۔ میں خود ہی اس کا انتقام لے
لوں گا" ——— کراٹے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔
"یس باس ——— میں کوشش کروں گا" ——— ہبرٹی نے

جواب دیا۔

"اور سنو ۔۔۔ میک اپ باکس ہمارے پاس بھجوا دو۔ا
کے ساتھ ہی ایک کار بھی کسی محفوظ سمت میں پہنچا دو"۔۔۔ کرا
نے کہا۔

"یس باس ۔۔۔ ابھی ہیر"۔۔۔ لبرٹی نے اس بار پہلے
کہیں زیادہ مستعدی سے جواب دیا۔ اور کراٹے نے رسیور رکھ
دیا۔

"ہنری کے ساتھ شاید انتقامی کارروائی کی گئی ہے"۔
عمران نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ اور اب میں ریڈ تھری سے ہنری کا ایسا انتقام
لوں گا کہ اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی پھرے گی"۔
کراٹے نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ریڈ تھری پر مجھے یاد آیا کہ کہیں وہ جولیا پر ریڈ
کر دے۔ تمہاری رہائش گاہ پر یقیناً اس کا کوئی آدمی موجود ہ
جس نے اسے میرے وہاں سے جانے اور جولیا کے موجود ہونے کی
اطلاع دی تھی"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔۔۔ کوئی کالی بھیڑ موجود ہے"۔۔۔ کراٹے نے
ملاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔ او
تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ ڈاگر سپیکنگ"۔۔۔ دوسری طرف
ایک پھٹی پھٹی سی آواز سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے بولنے وا

کا گلہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہو۔ کچھ عجیب سی آواز محسوس ہوتی تھی۔

"مارٹن کراٹے بول رہا ہوں"۔۔۔ کراٹے نے کرخت لہجے
میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ حکم باس"۔۔۔ ڈاگر کا لہجہ یک لخت
مؤدبانہ ہو گیا۔

"سنو ۔۔۔ میری نجی رہائش گاہ پر میری ایک مہمان ہے۔
مس جولیانا ۔۔۔ اسے وہاں سے لے کر پوائنٹ گرین اسپاٹ پر
پہنچ جاؤ۔ میں تھوڑی دیر میں وہیں آ رہا ہوں۔ اور اپنے
تعاقب کا خاص خیال رکھنا ۔۔۔ ہو سکتا ہے میری رہائش گاہ
کی نگرانی ہو رہی ہو۔ تم خفیہ راستے سے کار اندر لے جانا۔ اور مس
جولیانا کو اپنے ساتھ لے کر اسی راستے سے باہر جانا"۔
کراٹے نے کہا۔

"آپ کی رہائش گاہ کی نگرانی ۔۔۔ کس کی جرات ہے باس"
ڈاگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ تھری کے آدمی ہو سکتے ہیں ۔۔۔ بہرحال پوری طرح
احتیاط کرنا۔ اور سنو ۔۔۔ وہاں کسی کو نہ بتانا کہ تم مس جولیانا
کو لے کر کہاں جا رہے ہو"۔۔۔ کراٹے نے کہا۔

"یس باس ۔۔۔ ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے فکر رہیں"۔
ڈاگر نے جواب دیا اور کراٹے نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔
اسی لمحے الماری والا دروازہ کھلا اور لبرٹی ایک باکس اٹھائے
اندر داخل ہوا۔

"باس ۔۔۔ ہم نے ہنری کی لاش اڑا لی ہے۔ مجھے پولیس پر حربہ استعمال کرنا پڑا ہے" ۔۔۔ لبرٹ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ کار کا کیا ہوا" ۔۔۔ کراٹے نے پوچھا۔

"کار کیفے کی عقبی سمت میں موجود ہے باس" ۔۔۔ لبرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تم باہر بیٹھو اور خیال رکھنا" ۔۔۔ کراٹے نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور لبرٹ عمران کو غور سے دیکھتا ہوا اُسی الماری والے دروازے سے باہر نکل گیا ۔۔۔ عمران ایک کرسی پر آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

لبرٹ کے جاتے ہی کراٹے نے دوبارہ نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ کرام سپیکنگ" ۔۔۔ چند بار گھنٹی بجنے کے بعد ایک اور آواز رسیور میں سنائی دی۔

"کراٹے بول رہا ہوں کرام ۔۔۔ میری مہمان مس جولیانا کہاں ہیں" ۔۔۔ کراٹے نے پوچھا۔

"وہ کمرے میں موجود ہیں باس" ۔۔۔ کرام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں فون پہ بلاؤ ۔۔۔ انہیں کہنا کہ پرنس کی کال ہے" کراٹے نے کہا۔

"بہتر باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور کراٹے

عمران کی طرف مڑا۔

"پرنس ۔۔۔ تم مس جولیانا کو سمجھا دو کہ وہ میرے آدمی کے ساتھ اطمینان سے چلی جائیں" ۔۔۔ کراٹے نے عمران سے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے رسیور کراٹے کے ہاتھ سے لے لیا۔ اور پھر اس نے جولیا کو مختصر لفظوں میں کہہ دیا کہ وہ کراٹے کے آدمی کے ساتھ آجائے ۔۔۔ جولیانے اس سے مزید پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران نے اُسے ٹال دیا۔ اور پھر کراٹے نے کرام کو سمجھا دیا۔ کہ ڈاگر خفیہ راستے سے کار لے کر آئے گا۔ مس جولیانا کو اس کے ساتھ بھیج دیا جائے۔

فون سے فارغ ہونے کے بعد عمران نے پہلے تو اپنے اور کراٹے کے چہرے پہ چڑھی ہوئی جھلیاں اتاریں۔ اور پھر اس نے پہلا میک اپ صاف کر کے نیا میک اپ کر دیا ۔۔۔ البتہ اس نے فرش پر پڑے ہوئے مارتھم کے چہرے پہ جھلی رہنے دی۔ اس کے بعد کراٹے نے مارتھم کو اٹھا کر کاندھے پہ لادا ۔۔۔ اور عمران نے اس کا بیگ اٹھایا اور لبرٹ کو بلا کر وہ اس کی رہنمائی میں کیفے کی عقبی سمت سے کار میں پہنچ گئے۔

کمرے میں موجود لمبے تڑنگے نوجوان نے میز پر پڑ
ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی رسیور اٹھا لیا۔
”یس ـــ ریڈ تھری “ ـــ نوجوان کے لہجے میں بلا
تحکم تھا۔
”جارج بول رہا ہوں باس ـــ اسکوائر پوائنٹ سے غض
ہو گیا ہے باس “ ـــ دوسری طرف سے بولنے والے کا
بے حد جوشیلا تھا۔
”کیا ہوا “ ـــ ریڈ تھری نے جارج کا لہجہ سنتے ہی بُر
طرح چونک کر پوچھا۔
”باس ـــ ریڈ بلب کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے
باس مارتھم کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ میں نے اس کے جواب میں
کے ساتھی کو گولی ماری ہے “ ـــ جارج نے جواب د

”اوہ ـــ کس نے یہ حرکت کی ہے ـــ کون تھے وہ۔ پوری
تفصیل بتاؤ “ ـــ ریڈ تھری نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
کیوں کہ اُسے تفصیل کا تو قطعی علم نہ تھا۔ اُسے تو مارتھم نے صرف اتنا
کہا تھا کہ مارٹن کرلٹے کی نجی رہائش گاہ پہ اس کے دو مہمانوں کو
ہلاک کرنا ہے اور بس۔
”باس ـــ مارتھم تھوڑی دیر پہلے کار میں اسکوائر پوائنٹ
پہنچے۔ انہوں نے ریڈ بلب کو ہدایات دیں۔ اور خود اوپر اپنے کمرے
میں آرام کرنے چلے گئے ـــ ریڈ بلب نے مجھے ان کی کار سے
بیگ لانے کے لئے کہا۔ میں بیگ لے آیا۔ لیکن میں نے وہاں
ایک مشکوک آدمی کو دیکھا ـــ یہ شخص مارٹن کرلٹے گروپ کا
ہنری تھا۔ میں اُسے پہچانتا تھا۔ چنانچہ میں نے ریڈ بلب کو رپورٹ
دی۔ اس نے اس کی نگرانی کرنے کا حکم دے دیا ـــ پھر
ایک سفید رنگ کی کار میں دو افراد وہاں پہنچے۔ ہنری نے انہیں
رپورٹ دی۔ وہ سیدھے براؤن کار کے شوروم میں پہنچ گئے۔
ہنری نے سیلز گرل کو اشارہ بھی کر دیا ـــ اور ریڈ بلب کو بھی
فون پہ اطلاع دے دی۔ چنانچہ اس کے بعد ریڈ بلب انہیں اپنے
دفتر میں لے گیا۔ میں بدستور باہر نگرانی پہ رہا۔ تھوڑی دیر بعد
میں ویسے ہی شوروم پہنچا ـــ تاکہ ان دونوں کے متعلق معلوم
کروں کہ اُسی لمحے ایمرجنسی گھنٹیاں بج اٹھیں۔ سیلز گرل ریڈ بلب
کے کمرے کی طرف دوڑی ـــ اور میں نے انہی دو افراد کو
کسی کو کاندھے پہ اٹھائے ایمرجنسی ڈور سے بھاگتے دیکھا۔ میں ان

کے پیچھے لپکا۔ لیکن ان میں سے ایک نے مجھ پر فائر کر دیا جو میرے
کندھے پر لگا اور میں گر گیا ـــــ بعد میں اٹھ کر میں ان کے
بھاگا لیکن وہ سڑک پر جا کر غائب ہو گئے۔ چنانچہ میں واپس
کی طرف آیا۔ ہمارے گروپ کے دوسرے افراد بھی عمارت کے
پھیل گئے ـــــ ہنری شاید فرار ہو رہا تھا کہ میں نے اُسے
کی کوشش کی۔ اس نے مجھ پر فائر کیا لیکن میں بچ گیا۔ البتہ
جوابی فائر پر وہ مارا گیا ـــــ میں واپس ریڈ ٹلب کے دفتر
تو ریڈ ٹلب کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ میں مارتھم کے کمرے میں
گیا تو وہاں سے مارتھم باس غائب تھا اور اس کا بیگ بھی ـــــ
بیگ میں نے ان دو افراد میں سے ایک کے ہاتھ میں دیکھا تھا
اور اُسی بیگ والے نے مجھ پر گولی چلائی تھی ـــــ میں نے فی
طور پر کندھے کی اپنے طور پر مرہم پٹی کی اور اب آپ کو اطلاع
رہا ہوں" ـــــ جارج نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ مارتھم کے اغوا والا مسئلہ ٹیڑھا ہے۔ مارتھم
ہیڈ کوارٹر کا آدمی ہے۔ چیف باس تو ہمیں زندہ جلا دے گا۔
سڑک پر جا کر وہ اتنی جلدی کیسے غائب ہو سکتے ہیں ـــــ
یقیناً کہیں قریب چھپ گئے ہوں گے" ـــــ ریڈ تھری نے
انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ میں نے ایک اندازہ لگایا ہے۔ ہو سکتا ہے
غلط بھی ہو۔ لیکن اس کی تصدیق کے لئے آپ کی اجازت ضروری
ہے" ـــــ جارج نے کہا۔

"کیا اندازہ لگایا ہے ـــــ جلدی بتاؤ" ـــــ ریڈ تھری
نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"باس ـــــ عقبی سڑک کے ساتھ ہی کیفے لبرٹی ہے جس
کا مالک لبرٹی مارٹن کرلٹے گروپ کا خاص آدمی ہے۔ میرے خیال
میں یہ لوگ وہیں چھپے ہوئے ہیں ـــــ میں نے اس کی نگرانی کے
لئے آدمی لگا دیئے ہیں۔ لیکن براہ راست ٹکراؤ کے لئے آپ کی
اجازت کی ضرورت ہے" ـــــ جارج نے کہا۔

"اوہ ـــــ یقیناً وہ وہیں ہوں گے تم ان کی نگرانی کرو، میں
خود وہیں آ رہا ہوں" ـــــ ریڈ تھری نے کہا اور رسیور کریڈل
پر رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے الماری میں لٹکا
ہوا کوٹ اتار کر پہنا اور پھر بیرونی دروازے سے نکل کر وہ تقریباً
دوڑتا ہوا پورچ میں آیا ـــــ اور چند لمحوں بعد اس کی سرخ رنگ
کی کار انتہائی تیز رفتاری سے برٹن اسکوائر کی طرف بڑھنے لگی۔

دس منٹ بعد وہ برٹن اسکوائر میں ٹریڈ سنٹر کی عمارت کے
سامنے پہنچ گیا ـــــ اس نے کار ایک طرف روکی اور نیچے اتر
آیا۔ اُسی لمحے ایک طرف سے جارج تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف
بڑھا۔ اس کے ایک کاندھے پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

"کیا ہوا ـــــ کوئی وہاں سے نکلا تو نہیں" ـــــ ریڈ تھری
نے کرخت لہجے میں کہا۔

"نہیں باس" ـــــ جارج نے سر ہلاتے ہوئے
جواب دیا۔

"وہ ہنری کی لاش کہاں ہے ـــــ جسے تم نے مارا تھا" ریڈ تھری نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اُسے پولیس لے گئی ہے باس" ـــــ جارج نے جواب دیا۔

"پولیس ـــــ پولیس کو کس نے بلایا ہے" ـــــ ریڈ تھری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کسی نے نہیں ـــــ شاید ارد گرد کے کسی آدمی نے فائر کی آواز سن کر فون کیا ہو۔ بہرحال ایک ویگن میں وہ آئے۔ انہوں نے معمولی سی پوچھ گچھ کی اور پھر ہنری کی لاش لے کر چلے گئے" جارج نے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ ـــــ میں ذرا لبرٹی کو دیکھ لوں" ریڈ تھری نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے پارکنگ گیٹ سے باہر نکلا اور عمارت کے گرد گھومتا ہوا اس کی سائیڈ پہ آ گیا ـــــ جہاں ٹریڈ سنٹر کے بعد ایک گلی تھی اور اس گلی میں ہی کیفے لبرٹی موجود تھا۔ جارج ریڈ تھری کے پیچھے تھا۔ پھر وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے لبرٹی کے دفتر کے دروازے پہ پہنچا ریڈ تھری نے جیب سے ریوالور نکالا ـــــ اور پوری قوت سے دروازے کو لات ماری۔ دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا گیا اور ریڈ تھری اندر داخل ہو گیا ـــــ سامنے میز کے پیچھے لبرٹی بیٹھا ہوا تھا۔ میز پہ ایک کیسٹ ریکارڈر چل رہا تھا اور اس میں سے کراہٹ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ لبرٹی نے اس

اندر آتے دیکھ کر تیزی سے کیسٹ ریکارڈر کا بٹن آف کیا۔ اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"خبردار ـــــ اگر کوئی حرکت کی تو گولیوں سے بھون دوں گا" ریڈ تھری نے غراتے ہوئے کہا۔ جارج کے ہاتھ میں بھی ریوالور تھا۔

"تم ـــــ ریڈ تھری ـــــ یہاں ـــــ تم یہاں کیوں آئے ہو" لبرٹی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ ـــــ جو دو افراد تمہارے پاس پہنچے ہیں۔ جنہوں نے ایک آدمی کو اٹھایا ہوا تھا وہ کہاں ہیں" ـــــ ریڈ تھری نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میری جیب میں ہیں ـــــ نکال لو" ـــــ لبرٹی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور ریڈ تھری اس کا جواب سنتے ہی غصے سے بھرا ہوا تیزی سے آگے بڑھا ـــــ اُسی لمحے لبرٹی نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ ہولسٹر سے ریوالور کھینچنے کی کوشش کی۔ مگر اس کی طرف بڑھتے ہوئے ریڈ تھری نے ٹریگر دبا دیا ـــــ اور لبرٹی چیخ مار کر پیچھے کی طرف الٹا اور پھر کرسی سمیت فرش پہ جا گرا۔ گولی اس کے سینے میں لگی تھی۔ ریڈ تھری بجلی کی سی تیزی سے میز کی سائیڈ سے گھوم کر اس کے سر پہ پہنچ گیا۔

اور اس نے اس کے نرخرے پہ دھواں اگلتے ریوالور کی نال رکھ دی۔

"بتاؤ ـــــ وہ کہاں ہیں" ـــــ ریڈ تھری نے غراتے ہوئے

کہا، مگر لبرٹی کا جسم ایک دو لمحے کے لئے کانپا اور پھر وہ بے حس ہو
گیا۔ دل میں ترازو ہو جانے والی گولی نے اُسے ایک لفظ بولنے
کی بھی مہلت نہ دی تھی۔

ریڈ تھری طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ادھر
ادھر دیکھا اور پھر میز پر پڑا ہوا کیسٹ ریکارڈر اٹھا کر وہ تیزی سے
بیرونی دروازے کی طرف پلٹ پڑا ـــــ گو یہ کمرہ علیحدہ تھا لیکن
اُسے معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے لبرٹی کا کوئی آدمی وہاں آسکتا ہے،
اور پھر ان کے لئے آسانی سے یہاں سے نکلنا ممکن نہ ہوگا۔ کیسٹ
ریکارڈر پر چونکہ وہ کرانٹے کی آواز سن چکا تھا ـــــ اس لئے اس
نے کیسٹ ریکارڈر اٹھا لیا تھا۔ اور پھر دروازے سے نکل کر وہ
تیزی سے سیڑھیاں اترتے نیچے سڑک پر آگئے ـــــ چند لمحوں
بعد ہی ریڈ تھری واپس اپنی کار میں پہنچ چکا تھا۔

"تم ہیڈ کوارٹر پہنچو ـــــ میں وہیں تمہیں مزید ہدایات دوں
گا" ـــــ ریڈ تھری نے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔ وہ خاصی
تیز رفتاری سے کار چلاتا ہوا واپس اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچا۔ اور
کار پورچ میں چھوڑ کر وہ سیدھا اپنے مخصوص کمرے میں آیا۔ وہاں
پہنچتے ہی اس نے کیسٹ ریکارڈ چلا دیا ـــــ اس سے پہلے اس
نے کچھ چلی ہوئی ٹیپ کو بیک کر لیا تھا۔ وہ خاموش بیٹھا سنتا رہا۔
کرانٹے کی فون پر گفتگو کا ٹیپ تھا ـــــ اب وہ سمجھ گیا کہ مارتھم کو
جلانے والا خود کرانٹے تھا۔ اور اس نے لبرٹی کے فون سے اپنے
ہیڈ کوارٹر بات کی جو لبرٹی نے خفیہ طور پر ٹیپ کر لی اور اب وہ

بیٹھا ٹیپ سن رہا تھا کہ وہ لوگ پہنچ گئے۔ اس ٹیپ کو سننے کے بعد
اس نے ایک طویل سانس لے کر کیسٹ ریکارڈ بند کر دیا ـــــ اس
سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ کرانٹے نے اس سوئس نژاد عورت کو خفیہ طور
پر پوائنٹ گرین اسپاٹ پر بلایا ہے۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ
مارتھم کو لے کر بھی وہیں پہنچا ہوگا ـــــ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ
پوائنٹ گرین اسپاٹ کہاں ہے۔

ریڈ تھری نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک
بٹن دبا دیا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"کرنیک کو میرے پاس بھیجو ـــــ فوراً" ـــــ ریڈ تھری نے
تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل
ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ریڈ تھری کو سلام کیا۔

"بیٹھو کرنیک" ـــــ ریڈ تھری نے سخت لہجے میں کہا۔ اور
کرنیک خاموشی سے میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔
اس کے چہرے پر ہلکے سے خوف کے تاثرات موجود تھے۔

"مارٹن کرانٹے گروپ کے متعلق تمہاری معلومات کتنی ہیں"
ریڈ تھری نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کی مکمل فائل میرے پاس موجود ہے باس" ـــــ کرنیک
نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس گروپ کے پوائنٹ گرین اسپاٹ کے متعلق معلومات چاہئیں" ــــ ریڈ تھری نے کہا۔

"اوہ ــــ پوائنٹ گرین اسپاٹ ــــ یہ گرین اسکوائر میں واقع ایک کوٹھی ہے۔ جسے مارٹن گروپ خاص خاص مواقع پر استعمال کرتا ہے۔ اس کا نمبر اور نقشہ فائل میں موجود ہے" کرنیک نے جواب دیا۔

"جاؤ ــــ لے آؤ ــــ مگر جلدی" ــــ ریڈ تھری نے کہا۔ اور کرنیک اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی ریڈ تھری نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر دبا دیا۔

"یس باس" ــــ وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"شواگر کو کہو کہ مرڈر سیکشن سے دس آدمی ہر قسم کے اسلحے سمیت تیار رکھے۔ ریڈ کرنا ہے۔ ــــ میں تھوڑی دیر میں پہنچ رہا ہوں" ــــ ریڈ تھری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ریڈ تھری نے رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد کرنیک واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک موٹی سی فائل تھی۔ جس پر واضح الفاظ میں مارٹن کراٹے گروپ لکھا ہوا تھا ــــ ریڈ تھری نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں اس سلسلے میں ایک علیحدہ سیکشن بنایا ہوا تھا۔ جس کا انچارج کرنیک تھا۔ فاراک میں جتنی بھی قابل ذکر مجرم تنظیمیں ہیں ــــ ریڈ تھری نے سب کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے پورا سیل بنایا

ہوا تھا۔ تاکہ وہ ان گروپوں کی تازہ ترین سرگرمیوں سے واقف رہے۔

"کوٹھی نمبر بارہ ــــ گرین اسکوائر" ــــ کرنیک نے فائل کھول کر اسے ریڈ تھری کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس عمارت کا پورا نقشہ بھی فائل میں موجود تھا ــــ ریڈ تھری غور سے اس نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے فائل بند کی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے ــــ جاؤ" ــــ ریڈ تھری نے کرنیک سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کرنیک فائل اٹھا کر تیزی سے واپس چلا گیا۔ ریڈ تھری نے عقبی الماری کھولی اور اس کے ایک خفیہ خانے سے دو لمبی لمبی تھیلیاں جو پلاسٹک کے لفافے میں بند تھیں اٹھا کر اپنے کوٹ کی جیب میں رکھیں ــــ اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے انداز میں بے پناہ پھرتی اور چستی تھی۔ مختلف راہ داریوں سے گزر کر جب وہ پورچ میں پہنچا ــــ تو وہاں دو بڑی جیپیں موجود تھیں۔ جن کا رنگ سرخ تھا۔ سرخ رنگ کی جیپیں مرڈر سیکشن کے لئے مخصوص تھیں ــــ جیپوں کے ساتھ لمبے تڑنگے، صحت مند اور سفاک چہروں والے دس افراد چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں جدید مشین گنیں تھیں ــــ ایک دیو قامت آدمی ان سے آگے کھڑا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہن رکھا تھا۔ صرف کالر کا رنگ سرخ تھا۔

"شواگر" ——— ریڈ تھری نے اس سیاہ پوش کے قریب جاتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— اس سیاہ پوش نے مؤدبانہ مگر مستعد لہجے میں کہا۔

"ہم نے مارٹن کراٹے گروپ کے ایک اڈے پوائنٹ گرین اسپاٹ پر حملہ کرنا ہے۔ اور وہاں سے ہیڈ کوارٹر کا ایک آدمی مارتھم باس کو پکڑ کر لے آنا ہے ——— باقی وہاں جو نظر آئے اسے بھون ڈالنا" ریڈ تھری نے شواگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس ——— حکم کی تعمیل ہوگی۔ یہ پوائنٹ ہے کہاں" شواگر نے بڑے مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"کوٹھی نمبر بارہ ——— گرین اسکوائر" ——— ریڈ تھری نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— آپ آرام فرمائیں ——— حکم کی تعمیل ہو جائے گی" ——— شواگر نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"سنو ——— تم مارتھم کو جانتے ہو" ——— ریڈ تھری نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"اوہ ——— سوری باس ——— اس کے متعلق پوچھنا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا" ——— شواگر نے مڑ کر معذرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارا یہ موٹا دماغ بعض اوقات بڑی پریشانیاں پیدا کر دیتا ہے ——— میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ تم اصل مارتھم کو تو قتل کر ڈالو اور کسی غلط آدمی کو اٹھا کر یہاں لے

آؤ" ——— ریڈ تھری نے غصیلے انداز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس" ——— شواگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیچھے کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا ——— اور وہ سب پھرتی سے جیپوں میں سوار ہونے لگے۔ پہلی جیپ میں شواگر اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ریڈ تھری بھی سوار ہو گیا اور دونوں جیپیں ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل کر آندھی اور طوفان کی طرح گرین اسکوائر کی طرف بڑھنے لگیں۔

مارتھم کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ جب کہ عمران اس کے سامنے دونوں ٹانگیں پھیلائے خاموش کھڑا ہوا تھا ——— مارٹن کرائٹے اور جولیا اس سے چند قدم پیچھے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا ——— مارتھم کے جسم میں ہلکی ہلکی لرزش نمایاں تھی۔ اُسے ہوش آرہا تھا۔ اور عمران خاموش کھڑا بڑے غور سے اُسے دیکھ رہا تھا ——— چند لمحوں بعد مارتھم نے آنکھیں کھولیں جو سرخ تھیں اور ان میں ہلکی سی غنودگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

ہوش میں آتے ہی مارتھم نے چونک کر سیدھا ہونا چاہا۔ لیکن کرسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"کون ہو تم ——— اور میں کہاں ہوں" ——— مارتھم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"مارتھم ——— تم نے اسٹار ٹریک سے غداری کیوں کی ہے" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے اس وقت یورپی انداز کا میک اپ کیا ہوا تھا۔

"غداری ——— اسٹار ٹریک سے ——— کیا کہہ رہے ہو" مارتھم بری طرح چونک پڑا۔ اس کا پورا جسم یک لخت لرز گیا تھا۔ عمران نے بڑا نفسیاتی وار کیا تھا ——— اور اس کا وار خاصا کامیاب رہا تھا۔

"اب یہ بھی تمہیں بتانا پڑے گا۔ غداری جانتے ہو کسے کہتے ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہو کہ اسٹار ٹریک سے غداری کا کیا انجام ہوتا ہے" ——— عمران کے لہجے میں بھوکے بھیڑیئے جیسی غراہٹ تھی۔

"تم کون ہو ——— میں تو تمہیں نہیں جانتا۔ اور کیسی غداری۔ میں تو غداری کا تصور نہیں کر سکتا" ——— مارتھم نے اس بار جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ فوری جھٹکے سے اب سنبھل گیا تھا۔

"تو چیف باس کو ملنے والی رپورٹ غلط ہے۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتایا ہے ——— فیسلو انا کی غاروں والا پتہ۔ تمہارے علاوہ اور کون بتا سکتا ہے"۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے ——— ہرگز نہیں ——— میں کیسے بتا سکتا ہوں۔ اور غاروں والے راستے کے متعلق تو میں کسی صورت نہیں بتا سکتا۔ کیا چیف باس یہ نہیں سوچ سکتا۔ آخر مجھے غداری کی کیا ضرورت ہے۔

مارتھم کا ذہن شاید اتنی واضح بات سن کر ایک بار پھر ماؤف
گیا۔ عمران نے تو اندھیرے میں تیر چلایا تھا ـــــ لیکن اس کا
نفسیاتی حربہ خاصا کامیاب رہا تھا۔

"ہر انسان کی ایک قیمت ہوتی ہے مارتھم ـــــ اور شاید
نے اپنی قیمت وصول کر لی ہو۔ لیکن اب تمہیں اس کے بدلے ا
جان کی قیمت دینی ہوگی" ـــــ عمران کا لہجہ اور زیادہ کرخت
ہو گیا۔

"اوہ ـــــ یہ غلط ہے ـــــ سراسر غلط ـــــ میں نے
کو کچھ نہیں بتایا۔ میں اتنا بڑا اسیکرٹ کیسے بتا سکتا ہوں۔ ا
یہ غلط ہے" ـــــ مارتھم نے بے اختیار سر مارتے ہوئے کہا
اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"پھر انہیں کیسے پتہ چل گیا۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ لوگ ان غا
میں پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے وہ دلدل بھی ڈھونڈھ نکالی ہے
عمران نے ایک اور وار کیا۔

"نہیں ـــــ یہ ناممکن ہے۔ ساتویں غار کی دلدل تک کو
نہیں پہنچ سکتا۔ ایسا ناممکن ہے ـــــ قطعی ناممکن ہے۔ دلدل
پہنچنا تو ایک طرف ـــــ ساتویں غار میں کوئی داخل نہیں ہو سک
الٹا دیزائن نظام میں مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی" ـــــ مارتھم
انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اس کی آنکھوں میں ا
انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے ـــــ اور ذہنی طور
وہ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔

"یہ درست ہے ـــــ چیف باس نے انہیں گرفتار کر لیا ہے۔
یہ سب کچھ انہوں نے خود بتایا ہے۔ تم جانتے ہو کہ چیف باس تک
نے والی رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی" ـــــ عمران نے غراتے
ئے کہا۔

مم ـــــ مم ـــــ میں نے کچھ نہیں بتایا۔ میری تو ان سے
قات بھی نہیں ہوئی۔ یہ جھوٹ ہے ـــــ یہ غلط ہے ـــــ میں
ے قصور ہوں" ـــــ مارتھم نے سر پٹختے ہوئے جواب دیا۔ اس
پورا جسم اب خوف سے لرز رہا تھا۔

"دیکھو ـــــ اب بھی سچ سچ بتا دو۔ میں چیف باس کو مختلف
پورٹ دے دوں گا۔ ورنہ تم جانتے ہو تمہارا کیا حشر ہوگا۔ اب
ی وقت ہے" ـــــ عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے
ں کہا۔

"میں نے کچھ نہیں بتایا ـــــ یقین کرو میں نے کچھ نہیں بتایا۔
ں بتا بھی نہیں سکتا۔ چیف باس کو خود سوچنا چاہیئے کہ مارتھم
بھی غداری نہیں کر سکتا" ـــــ مارتھم نے ڈوبتے ہوئے لہجے
ں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تم نے ایسا براہ راست نہ کیا ہو۔ لیکن
م نے کوئی اشارہ کر دیا ہو ـــــ کسی اور کو بتا دیا ہو۔ اور وہاں
ے وہ یہ راز لے اڑے ہوں" ـــــ عمران نے پینترہ بدلتے
ہوئے کہا۔

لیکن اسی لمحے مارتھم کی نظریں عمران کے پیچھے بیٹھی ہوئی جولیا پر

پر پڑ گئیں۔ اس کی پیشانی پر شکنیں پیدا ہوئیں اور پھر اس کی آ
مزید پھیلتی چلی گئیں۔

"سوئس نژاد ــــ اوہ ــــ کہیں تم وہی پاکیشیا
جاسوس تو نہیں ہو۔ علی عمران" ــــ مارتھم نے یوں آ
پھاڑتے ہوئے کہا جیسے اچانک اس کی بینائی چلی گئی ہو۔

"سوئس نژاد اور پاکیشیا ــــ تم نے دونوں کو ملا دیا
بہرحال تمہاری اطلاع کے لئے میرا نام ہی علی عمران ہے۔
اب تم ذرا تفصیل سے ساتویں غار اس کے نظام اور راستے
متعلق تفصیلات بتا دو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
دیا۔

"شٹ اپ ــــ کیسی غار ــــ کیسا نظام ــــ کیا
کہہ رہے ہو" ــــ مارتھم کے چہرے کے عضلات یک لخ
سخت ہوتے گئے۔

"اوہ ــــ اب بھی تم انکار کرو گے مارتھم ــــ اب
تم آدھے سے زیادہ بتا چکے ہو۔ اب انکار کا کوئی فائدہ نہیں
عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم نے معلوم کر لیا ہے۔ اس کے بعد بھی تمہارا زندہ
ناممکن ہے۔ تم اور معلوم کرنا چاہتے ہو ــــ بہرحال کان کھ
کر سن لو۔ اب تم مزید ایک لفظ بھی نہ سن سکو گے۔ چاہے تم
بوٹی بوٹی علیحدہ کر دو۔ پہلے بھی تم نے نفسیاتی چکر چلا کر کافی کچھ
کر لیا ہے" ــــ مارتھم نے بڑے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

ران مسکرا دیا۔

"بہت خوب مارتھم ــــ میرے دل میں تمہاری قدر کافی
ھ گئی ہے۔ لیکن جو کچھ میں نے معلوم کرنا ہے وہ تو تمہیں بہرحال
انا ہی پڑے گا" ــــ عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے
ں کہا۔

"تم زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتے ہو۔ تشدد کرو گے ــــ مجھے
ر ڈالو گے ــــ اور بس ــــ اس سے زیادہ تو کچھ نہیں کر
کتے ــــ کر لو۔ لیکن تمہیں ایک لفظ بھی اب مجھ سے نہیں ملے
گا" ــــ مارتھم نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد ٹھوس تھا۔ جیسے وہ
ہنی طور پر ہر قسم کے تشدد کے لئے تیار ہو گیا ہو ــــ عمران
س کی ٹائپ اچھی طرح جانتا تھا۔ اس لئے اس نے اس کے ہوش
ں آتے ہی اس پر نفسیاتی دباؤ ڈالا تھا اور وہ خاصا کامیاب بھی
تھا۔ لیکن اس سے جولیا کو اس کمرے میں بٹھانے کی حماقت ہو
گئی تھی ــــ ورنہ شاید اسی دباؤ کے تحت وہ کچھ اور بھی معلوم
کر لیتا۔

"تم نے صرف موت کا نام سنا ہوا ہے مارتھم ــــ کبھی موت
اپنے قریب نہیں دیکھا۔ موت ہزار پایہ جانور کی طرح جب کسی
گلے سے چمٹتی ہے تو یقین کرو۔ بڑے بڑے جغادری جو کڑی
دل جاتے ہیں" ــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"ہونہہ" ــــ مارتھم نے بڑے حقارت آمیز لہجے میں

ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

عمران نے جیب سے ریوالور نکالا۔ اور اس کا میگزین کھولا
اس نے اس میں بھری ہوئی گولیاں نکال کر اس نے جیب
ڈالیں ـــ اور پھر ایک گولی اس نے چیمبر کے ایک خانے
ڈالی اور چیمبر کو بند کر کے اچھی طرح گھما دیا۔

"سنو ـــ چیمبر میں چھ خانے ہیں اور گولی ایک ہے
پانچ چانس ہی تمہارے پاس ہو سکتے ہیں اور ایک بھی نہیں
سکتا ـــ میں صرف پانچ تک گنوں گا۔ اس کے بعد ٹریگر
دوں گا۔ اب تمہاری قسمت کہ تمہیں چانس مل جائے یا تمہارا
کھوپڑی ہزار ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے" ـــ عمران
بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ریوالور کی نال مارتھم کی کنپٹی
لگا کر گنتی شروع کر دی۔

"جو مرضی آئے کر دو" ـــ مارتھم نے کہا۔ اس کے لہجے میں
بے پناہ مضبوطی تھی۔

"ایک ـــ دو ـــ تین ـــ چار ـــ پانچ"
عمران نے گنتی گنتے ہوئے کہا۔ اور جیسے ہی اس کے منہ سے
کا ہندسہ نکلا ـــ مارتھم کے جسم کو بے اختیار ایک
سا لگا۔ دوسرے لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ کلک کی آواز
دی۔ چیمبر خالی تھا ـــ مارتھم نے نہ چاہتے ہوئے بھی
طویل سانس لیا۔ اور عمران نے بغیر کوئی لفظ کہے دوبارہ
شروع کر دی۔ اس بار جب وہ تین پر پہنچا تو مارتھم کے جسم

ہلکی ہلکی لرزش شروع ہو گئی۔ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ
گئی ـــ وہ اس کے جسم کی لرزش سے ہی سمجھ گیا تھا کہ مارتھم کی
قوت ارادی کمزور پڑتی جا رہی ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی موت کا
خوف اس کے اعصاب پر طاری ہوتا جا رہا ہے ـــ گو یہ طریقہ
خاصا پرانا تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ یہ طریقہ سو فی صد کامیاب
رہتا ہے۔ انسان کا ذہن چاہے یا نہ چاہے اس کے اعصاب لامحالہ
جواب دے جاتے ہیں ـــ چنانچہ اس بار جب اس نے پانچ
کا ہندسہ ادا کیا تو مارتھم کا جسم خود بخود سکڑ گیا۔ ٹریگر دبنے کی آواز
سنائی دی اور کھٹاک کی آواز ابھری ـــ دوسرا چیمبر بھی
خالی تھا۔ اور اس بار مارتھم کے حلق سے پہلے سے زیادہ طویل سانس
نکلا۔ اور عمران نے ایک بار پھر گنتی شروع کر دی ـــ لیکن اب
گننے کی رفتار خاصی آہستہ تھی۔ اور مارتھم کے چہرے پر پسینہ پھوٹ
نکلا تھا۔ اس کی آنکھوں میں پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
اس کے اعصاب تیزی سے جواب دیتے جا رہے تھے ـــ عمران
کی گنتی جاری تھی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ پانچ پر پہنچتا۔ اچانک
کمرے میں موجود ٹیلی فون کی گھنٹی تیز آواز سے بج اٹھی ـــ اور
اس گھنٹی کے بجتے ہی پورے کمرے پر چھایا ہوا سحر انگیز تاثر یک لخت
ٹوٹ گیا۔ مارتھم کے چہرے پر ابھرنے والا خوف یک لخت سختی میں
بدل گیا۔

"بڑا بے وقت بولا ہے یہ" ـــ عمران نے طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا یہ کارگر نفسیاتی حربہ کم از کم فوری

طور پر ناکام ہو چکا ہے۔

کرائے نے شرمندہ سے انداز میں ہاتھ بڑھا کر رسیور ا[illegible]
لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرائے نے تلخ لہجے میں کہا۔

"باس۔۔۔۔ میں کرام بول رہا ہوں۔ ابھی ابھی اطلاع [illegible]
ہے کہ لبرڈی کو اس کے کمرے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا [illegible]
قاتلوں کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی۔۔۔۔ لیکن یہ اطلاع [illegible]
ہے کہ وہ اپنے کمرے میں بیٹھا کوئی ٹیپ سن رہا تھا۔ لیکن اب [illegible]
ٹیپ ریکارڈر اور ٹیپ بھی غائب ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف [illegible]
کرام نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ٹیپ۔۔۔۔ کیسی ٹیپ"۔۔۔۔ کرائے نے کچھ نہ سمجھتے [illegible]
کہا۔

"اس کا تو مجھے علم نہیں۔ لیکن جب ویٹر نے یہ اطلاع دی [illegible]
اس نے بتایا تھا کہ وہ جب آخری بار لبرڈی کے کمرے میں گیا [illegible]
تو لبرڈی ٹیپ سن رہا تھا۔۔۔۔ اس نے فوراً ٹیپ بند کر دیا [illegible]
لیکن اس نے اس میں چیف باس کی آواز سن لی تھی۔ یعنی آپ [illegible]
باس"۔۔۔۔ کرام نے جواب دیا۔ اور عمران جو کرائے [illegible]
قریب پہنچ چکا تھا۔ کرام کی یہ بات سن کر بُری طرح چونک پڑا
اس نے کرائے کو رسیور رکھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔ اور کرائے
کچھ نہ سمجھتے ہوئے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہاں سے کوئی خفیہ راستہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے تیز [illegible]

[illegible]۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔ کرائے نے چونکتے ہوئے
پوچھا۔ مگر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک
باہر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔۔۔۔ یوں لگتا
تھا جیسے [illegible] دوڑ رہے ہوں۔ عمران یہ آوازیں سنتے ہی
[illegible] اپنی جگہ سے اچھلا اور اس نے دوڑ کر کمرے
کی [illegible] کی چٹخنی اندر سے چڑھا دی۔
اسی لمحے دروازے پر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی
دی۔

"اس کمرے میں یقیناً کوئی ہو گا۔ اس کا دروازہ اندر سے بند ہے"
دروازے کے باہر سے آواز سنائی دی۔

"ریڈ تھری۔۔۔۔ میں اندر ہوں۔۔۔۔ مارتھم"
[illegible] مارتھم نے زور سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ شاید باہر سے
[illegible] والی آواز پہچان گیا تھا۔۔۔۔ اور اسی لمحے عمران ایک جھٹکے
سے مڑا۔ اور اس نے بھاگ کر مارتھم کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"اڑا دو دروازے کو بم سے۔۔۔۔ اڑا دو"۔۔۔۔ باہر سے
اسی لمحے ریڈ تھری کی چیختی ہوئی آواز نکلی۔

"ریڈ تھری۔۔۔۔ ایسا نہ کرنا۔ ورنہ میں مارا جاؤں گا۔ میں
دروازے کے سامنے موجود ہوں"۔۔۔۔ اچانک عمران نے
چیختے ہوئے کہا۔
وہ مارتھم کی آواز میں بولا تھا۔ مارتھم نے اپنا منہ چھڑانے کی

کوشش کی ۔ لیکن ظاہر ہے ۔ ایک تو اس کے ہاتھ بندھے ہوئے
تھے ___ اور دوسرا اس کا منہ بند کرنے والا ہاتھ عمران کا تھا ۔
کراٹے اور جولیا اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے تھے ۔ کراٹے کے چہرے
پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"رک جاؤ ___ رک جاؤ" ___ اچانک باہر سے ریڈ تھری
کی آواز سنائی دی ۔

"باس ___ اندر کیا پوزیشن ہے ___ جلدی بتاؤ" ۔
ریڈ تھری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"اندر صرف ایک آدمی ہے ۔ پاکیشیائی ۔ وہ میرے پیچھے کھڑا
ہے ۔ انہوں نے مجھے باندھ رکھا ہے ۔ گولی بھی نہ چلانا" ___ عمران
نے مارتھم کے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے فقرے کے آخر میں
یوں بھنچی بھنچی آواز نکالی جیسے اُسے بولنے سے زبردست روکا جا
رہا ہو ۔

"وہ کراٹے اور وہ لڑکی کہاں ہیں" ___ ریڈ تھری نے
باہر سے پوچھا ۔

"مم ___ مم ___ " ___ عمران نے کہا اور پھر وہ یوں
اچانک بولا ۔ جیسے اس نے جبراً اپنا منہ چھڑا لیا ہو ۔ "مجھے نہیں معلوم"

"سنو ایشیائی ___ تم اب بچ کر نہیں جا سکتے ۔ ہم پوری
کوٹھی اڑا دیں گے ۔ بہتر یہی ہے کہ تم دروازہ کھول کر ہاتھ اٹھا لو
میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں گولی نہیں ماروں گا" ___ ریڈ تھری
نے باہر سے چیختے ہوئے کہا ۔

"کیا وعدہ کرتے ہو ___ مارو گے تو نہیں" ___ عمران اس
بار اپنی اصل آواز میں بولا ۔ اس کے لہجے میں خوف تھا ۔ البتہ اس
نے مارتھم کا منہ اُسی طرح مضبوطی سے بند کیا ہوا تھا ۔

"ہاں ___ میں پختہ وعدہ کرتا ہوں ۔ یقین کرو ۔ ریڈ تھری جو
وعدہ کرتا ہے ۔ اُسے ہر حال میں پورا کرتا ہے" ___ ریڈ تھری
کی آواز سنائی دی ۔

"اس کے پاس ریوالور ہے ۔ ہوشیار" ___ اچانک
عمران نے مارتھم کے لہجے میں یوں بھنچے بھنچے لہجے میں کہا جیسے اچانک
اس سے اپنا منہ چھڑا لیا ہو جیسے اس فقرے کے بعد دوبارہ بند
کر دیا گیا ہو ۔

"تو سنو ___ میں دروازہ کھولتا ہوں ۔ مگر میری شرط ہے
کہ تم یہاں اکیلے رہو ۔ باقی آدمیوں کو دور بھیج دو ۔ تمہارے الفاظ
بتا رہے ہیں کہ تم خود گولی نہیں مارو گے وعدے کے مطابق ۔
مگر تمہارے آدمی تو گولی مار دیں گے" ___ عمران نے سہمے
اور ڈرے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"تم دروازہ کھولو ___ ورنہ میں دروازے کو بم سے اڑا
دوں گا" ___ ریڈ تھری نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

"تو ٹھیک ہے ___ مار دو ۔ میں تو مروں گا ہی ___ تمہارا
باس بھی ساتھ ہی مرے گا ۔ اور ویسے بھی میں اس کی کنپٹی میں گولی
مار سکتا ہوں" ___ عمران نے اس بار قدرے لاپرواہ
سے لہجے میں کہا ۔

[illegible] ہو —— ریڈ تھری —— یہ پاگل [illegible] ہے
[illegible] گا —— عمران نے اس بار مارتھم کے لہجے میں
[illegible]

[illegible] ہے —— لیکن سنو پاکیشیائی۔ تمہیں
پہلے [illegible] اور کمرے کے ایک کونے میں پھینکنا پڑے گا۔ دروازے
کے [illegible] کونے میں —— جب مارتھم باس مجھے بتا دے گا کہ
[illegible] نے ایسا کیا ہے تو میں اپنے آدمیوں کو واپس بھیج دوں
گا" —— ریڈ تھری نے باہر سے کہا۔
"ٹھیک ہے" —— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور مخالف کونے کی طرف اچھال دیا۔
ریوالور کے گرنے کی آواز خاصی زوردار تھی۔ جو ظاہر ہے باہر
کھڑے ریڈ تھری نے بھی سن لی تھی۔
"اس نے ریوالور دور گرا دیا ہے ریڈ تھری" —— عمران
نے اس بار مارتھم کے لہجے میں کہا۔
"تم لوگ دور ہٹ جاؤ" —— اچانک باہر سے ریڈ تھری کی
آواز سنائی دی اور پھر بہت سے قدموں کی آوازیں ابھریں اور
یہ آوازیں تیزی سے دور ہوتی چلی گئیں۔
کراٹے اور جولیا ایک طرف خاموش کھڑے یہ عجیب و غریب
ڈرامہ دیکھ رہے تھے۔ جولیا کے چہرے پر تو نارمل تاثرات تھے۔
کیونکہ وہ عمران کی صلاحیتوں کو اچھی طرح جانتی تھی —— لیکن
کراٹے کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

کیونکہ وہ عمران کی صلاحیتوں [illegible]
[illegible]
ول [illegible]
"[illegible] دروازہ کھول دو [illegible] میرے آدمی دور چلے گئے ہیں"
ریڈ تھری نے [illegible] آواز میں کہا۔
"[illegible] کہ کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی" —— عمران
نے [illegible] لہجے میں کہا۔
"[illegible] ایک بار کہہ دیا ہے کہ جو میں [illegible]
[illegible]" —— باہر سے ریڈ تھری نے [illegible]
میں کہا۔
"اچھا —— میں کھولتا ہوں" —— عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے کراٹے کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ اور
کراٹے اس کا مطلب سمجھ گیا۔ وہ بلی کی طرح دبے قدموں انتہائی
احتیاط سے چلتا ہوا عمران کے قریب آیا —— اور
عمران نے اسے مارتھم کے منہ پر ہاتھ رکھنے کا اشارہ کیا اور جیسے ہی
عمران نے ہاتھ ہٹایا کراٹے نے انتہائی پھرتی سے مارتھم کے منہ
پر ہاتھ رکھ دیا —— مارتھم کے منہ سے ہلکی سی آواز بھی نہ نکل سکی۔
"میں دروازہ کھول رہا ہوں اور میں ہاتھ بھی اٹھا لوں گا۔ مگر دیکھو
گولی نہ مارنا" —— عمران نے دروازے کی طرف قدم بڑھاتے
ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے دروازے کے سامنے پہنچ کر ہاتھ اونچا
کیا۔ اس نے [illegible] کے دروازے کی چٹخنی ہٹائی اور ایک جھٹکے سے

دروازہ کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ دروازے پر ریڈ تھری جو ہاتھ میں مشین گن سیدھی کئے کھڑا تھا ـــــ اسے مشین گن سے دھکیل کر اندر کی طرف بڑھا۔ مگر اسی لمحے عمران کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے نیچے ہوئے اور اس نے ریڈ تھری کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال پر دونوں ہاتھ رکھے ـــــ اور پوری قوت سے اسے اندر کی طرف اچھال دیا۔ وہ خود بھی بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹا تھا۔ ریڈ تھری شاید اس اچانک حملے کے لئے تیار نہ تھا ـــــ اور پھر وہ خود بھی عمران کو دھکیل کر اندر قدم بڑھا رہا تھا۔ اس لئے وہ لڑکھڑاتا ہوا اندر کی طرف دوڑتا چلا گیا جب کہ اس کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گن اب عمران کے ہاتھوں میں تھی ـــــ اور اسی لمحے عمران نے بڑی پھرتی سے دروازہ دوبارہ بند کیا۔ اور چٹخنی چڑھا دی۔

ریڈ تھری کا جسم جیسے ہی رکا۔ وہ تیزی سے مڑا۔ مگر اب عمران کے ہاتھوں میں مشین گن تھی اور وہ دروازے سے پشت لگائے کھڑا تھا ـــــ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"اپنے ہاتھ اٹھا لو ریڈ تھری ـــــ ورنہ تمہاری روح آسمان کی طرف اٹھ جائے گی" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور ریڈ تھری جو حیرت کی شدت سے آنکھیں جھپکاتا کراٹے۔ مارتھم جولیا اور عمران کو دیکھ رہا تھا ـــــ ایک جھرجھری لے کر سیدھا ہوا۔ اسی لمحے کراٹے مارتھم کا منہ چھوڑ کر تیزی سے مڑا۔ اس کا

ایک ہاتھ جیب میں گیا تھا۔ کہ اچانک ریڈ تھری خونخوار چیتے کی طرح اپنی جگہ سے لپکا ـــــ اور اس نے بے انتہا پھرتی سے کراٹے کو اچھال کر عمران پر دے مارا۔ مگر اس کے ساتھ ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی ریڈ تھری چیختا ہوا فرش پر گرا ـــــ عمران کراٹے کے اپنے اوپر آتے ہی تیزی سے ایک طرف ہٹا تھا۔ اور کراٹے پوری قوت سے لوہے کے مضبوط دروازے سے ٹکرا کر نیچے گرا تھا۔ لیکن دھماکے کی آواز اور ریڈ تھری کے نیچے گرنے کے دھماکے اور چیخ نے ان دونوں کو چونکا دیا ـــــ جولیا کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔ اور اس ریوالور کی نال سے دھواں نکل رہا تھا۔

"اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا" ـــــ جولیا نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور عمران نے دیکھا کہ ریڈ تھری کے ایک ہاتھ میں چھوٹا سا ریوالور اب بھی موجود تھا ـــــ واقعی ریڈ تھری نے انتہائی پھرتی سے کام لیا تھا۔ اگر جولیا اس پر بروقت فائر نہ کر دیتی تو عمران یقیناً اس کی گولی کا نشانہ بن جاتا ـــــ کیوں کہ ظاہر ہے۔ ایک طرف ہٹنے کی وجہ سے اس کی فوری توجہ ریڈ تھری سے ہٹ گئی تھی۔ اور شاید یہی ریڈ تھری کا داؤ تھا۔ اسی لمحے راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی ـــــ اور ان آوازوں کے سنتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے لپکا اور اس نے بڑی پھرتی سے مارتھم کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا ـــــ مارتھم جو اس بدلتی ہوئی خوفناک سچویشن کو دیکھ کر حیرت سے بت بنا بیٹھا تھا۔ عمران کے اس کے منہ پر ہاتھ رکھنے پر بھی ویسے ہی بت بنا رہا۔

توکر سکوں گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری بیوی ہے" ——— مارتھم نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے منہ میں گھی شکر ——— اسی آس پہ تو زندہ ہوں" عمران نے ڈھیٹ عاشقانہ انداز میں کہا۔ اور جولیا اس کے اس انداز پر بجائے غصے ہونے کے بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب تم اپنا یہ مداری پن ختم بھی کرو گے یا نہیں" جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس بات کا انحصار تو مارتھم پر ہے۔ اب اس کا حمایتی ریڈ تھرڈ تو ختم ہو گیا۔ اب میرے خیال میں مارتھم کو اپنی زندگی کے متعلق فیصلہ کر لینا چاہیئے ان کا کیا پروگرام ہے ——— زندہ رہنا چاہتے ہیں یا ریڈ تھری کے ساتھ اکٹھی قبر میں دفن ہونا چاہتے ہیں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اسی لمحے کرائٹے واپس کمرے میں داخل ہوا۔

"وہ چلے گئے ——— اور پرنس تم نے کمال کر دیا ورنہ ہم بری طرح پھنس گئے تھے۔ یہ ریڈ تھری کا مرڈر سیکشن تھا۔ یہ فارانک کے سب سے خطرناک لوگ ہیں" ——— کرائٹے نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اچھا ——— اب تم باہر ٹھہرو۔ ہو سکتا ہے وہ واپس مارتھم باس سے آٹو گراف لینے آ جائیں" ——— عمران نے کہا اور کرائٹے مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ہاں تو دوست مارتھم ——— اب تم بتاؤ کہ تم اسٹار ٹریک کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مزید معلومات مہیا کرنے کے لئے تیار ہو یا نہیں ——— میں مختصر جواب سننے کے موڈ میں ہوں۔ کیونکہ مس جولیانا کو جلدی ہے" ——— عمران نے اس بار مارتھم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا مختصر جواب ہے نہیں" ——— مارتھم نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ——— اور میرا مختصر جواب ہے موت ——— باقی معلومات میں خود ہی حاصل کر لوں گا۔ گڈ بائی" ——— عمران نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور اس کی نال مارتھم کے سینے پر رکھ کر اس نے ٹریگر کی طرف انگلی بڑھائی ——— اس کے انداز میں ایسی سرد مہری تھی کہ جیسے وہ اب مارتھم کی موت کا فیصلہ کر چکا ہو۔

"ٹھہرو ——— میری بات سنو" ——— مارتھم نے ایک جھٹکے سے کہا۔

"اب بات سننے کے لئے باقی کچھ نہیں رہا۔ ہم دونوں نے اپنا اپنا جواب دے دیا ہے" ——— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنو ——— میں بتا دوں گا مگر ......" ——— مارتھم نے تیز لہجے میں کہا۔ عمران کے اس انداز نے اس پر گہرا نفسیاتی اثر ڈالا تھا۔

"بولو ——— رکو مت ——— مس جولیا کو جلدی ہے"

اسٹار ٹریک کا نمبر ٹو جس کی تعریف اس طرح کرے ۔ تمہیں
کا خیال رکھنا چاہیئے "۔۔۔۔۔ دوسرے لمحے عمران نے در
میں نمودار ہوتے ہوئے کہا۔
اور مارتھم حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگا۔ کیو
اس کے خیال کے مطابق تو عمران جا چکا تھا۔
" اوہ ۔۔۔۔ تو تم نے یہ سب کچھ باقاعدہ پلان کے مطابق
ٹھیک ہے ۔۔۔۔ تم جیسے آدمی سے جیتنا میرے بس سے
مارتھم نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔
" سنو مارتھم ۔۔۔۔ مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔
معلومات مجھے مہیا کر دو گے تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔۔۔
کے بعد میرا اور تمہارا کوئی تعلق اور کوئی رابطہ باقی نہیں رہ
تم جانو اور تمہارا اسٹار ٹریک جانے ۔۔۔۔ اگر مجھ میں
ہوئی تو میں اسٹار ٹریک تک پہنچ جاؤں گا ورنہ نہیں۔
تم محفوظ رہو گے ۔ کیوں کہ ابھی تک کسی کو علم نہیں ہے کہ
مجھے معلومات مہیا کی ہیں "۔۔۔۔ عمران نے مارتھم سے
لہجے میں کہا۔
" مجھے افسوس ہے دوست ۔۔۔۔ میں ایسا نہیں کر سک
اسے غداری سمجھتا ہوں ۔ میں نے اسٹار ٹریک سے وفا
رہنے کا حلف اٹھایا ہوا ہے ۔ البتہ صرف اتنا بتا دیتا ہوں
اسٹار ٹریک کی طرف مت جانا ۔۔۔۔ وہ بے حد طاق
اور بے پناہ وسائل کا مالک ہے ۔ بس اس سے زیادہ کچھ

گڈ بائی "۔۔۔۔ مارتھم نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اس کے گڈ بائی کہتے ہی عمران تیزی سے اس کی طرف لپکا۔ اس نے مارتھم کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی چمک دیکھ لی تھی۔ لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ہی مارتھم نے اپنے جبڑے ایک دوسرے کے ساتھ زور سے بھینچے ۔۔۔۔ اور دوسرے لمحے اس کا سر لٹک گیا۔
عمران نے جب اس کا جبڑا پکڑا تو اس سے پہلے ہی وہ دانت کے خول میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول توڑ چکا تھا ۔۔۔۔ چند لمحوں کے لئے اس کے حلق سے غرغراہٹ کی آواز نکلی ۔ اس کا جسم بُری طرح کانپا اور پھر اس کی کھلی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔
" اس نے میرے دل میں اپنی قدر بڑھا لی ہے ۔۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ سبق بھی دیا ہے کہ اسٹار ٹریک واقعی ایک مشکل شکار ثابت ہو گا ۔۔۔۔ جس کے ساتھی اس قدر وفادار ہوں ۔ اس تک پہنچنا واقعی کارے دارد ہے "۔
عمران نے اس کا جبڑا چھوڑ کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔
" لیکن اس نے اب تک انتظار کیوں کیا ۔ حالاں کہ یہ کام تو وہ پہلے بھی کر سکتا تھا "۔۔۔۔ جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
" انسان کو آخری لمحے تک زندگی بچ جانے کی امید ہوتی ہے ۔ اور اب تو مسئلہ وفاداری اور غداری کا آ گیا تھا ۔۔۔۔ اس لئے اس نے غداری پر جان دینے کو فوقیت دی "۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا خاموش ہو گئی۔
چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے

کمرے سے باہر آ گئے۔ جہاں برآمدے میں کرانٹے موجود تھا۔
"کیا ہوا"۔۔۔۔۔۔ کرانٹے نے چونک کر پوچھا۔ اور جب عمران نے اُسے تفصیل بتائی تو کرانٹے کی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی
"بڑے دل گردے کا آدمی تھا۔۔۔۔۔۔ بہرحال اب تمہارا پروگرام ہے"۔۔۔۔۔۔ کرانٹے نے پوچھا۔
"بس۔۔۔۔۔۔ یہاں میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ اب ہم نے واپس جانا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی ہنری تیزی سے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ ہنری مؤدبانہ انداز میں آگے بڑھا اور بڑی میز کے ساتھ رکھی ہوئی دو کرسیوں میں سے ایک پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔ اُسی لمحے میز کے درمیان ایک خانہ کھلا۔ ہنری نے جیب سے کارڈ نکال کر اس خانے میں ڈال دیا۔
خانہ بند ہو گیا۔ ہنری خاموش بیٹھا رہا۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد پشت کی دیوار ہٹی اور ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں وہی کارڈ تھا۔ جو ہنری نے میز کے خانے میں ڈالا تھا۔ ہنری اُسے آتا دیکھ کر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"بیٹھو ہنری"۔۔۔۔۔۔ آنے والے نے کارڈ میز پر پھینک کر میز کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ہنری دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔ اس نے میز پر پھینکا ہوا کارڈ

اٹھاکر دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔ البتہ اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اور چہرے پر احترام کے ساتھ خوف کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے ـــــ وہ زندگی میں پہلی بار چیف باس سے براہِ راست مل رہا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے کبھی کبھار فون پر ہی بات ہوتی تھی یا درمیانی رابطہ مارتھم کا تھا۔

"مارتھم کے بارے میں کیا رپورٹ ہے" ـــــ چیف باس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"باس ـــــ مارتھم نے آپ سے احکامات ملنے کے بعد مجھے حکم دیا کہ میں علی عمران کی پاکیشیا میں موجودگی کے متعلق رپورٹ دوں ـــــ میں نے معلوم کیا تو مجھے اطلاعات ملیں کہ علی عمران ایک سوئس نژاد لڑکی کے ساتھ پاکیشیا سے فاراک پہنچنے والا ہے ـــــ جہاں وہ مختلف سپر پاورز کی اعلیٰ اختیار کمپنیوں کے ساتھ میٹنگ کرے گا۔ وہ وہاں پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا نمائندہ بن کر جا رہا ہے ـــــ اور وہ لڑکی اس کی سیکرٹری ہے۔ میں نے یہ اطلاعات باس مارتھم کو دیں اور ساتھ ہی آفر کی کہ وہ اگر حکم دیں تو میں علی عمران اسکنس اسے منتقل کرنے میں ان کی مدد کردوں ـــــ لیکن باس مارتھم نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ چیف باس اس کام کو ذاتی طور پر میرے ذمہ لگایا ہے۔ اس لئے میں اسے سر انجام دوں گا ـــــ چنانچہ میں خاموش ہو گیا باس مارتھم فاراک چلے گئے۔ وہاں ریڈ تھری ہماری نمائندہ

ہے۔ میں نے ریڈ تھری کو ضروری بریفنگ کر دی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے ریڈ تھری کے نمبر دو کو بھی خفیہ طور پر اطلاع کر دی کہ وہ باس مارتھم کا خیال رکھے ـــــ آج ریڈ تھری کے نمبر دو نے مجھے اہم اطلاعات دی ہیں کہ باس مارتھم اور ریڈ تھری دونوں کو قتل کر دیا گیا ہے ـــــ جو اطلاعات میں نے آپ تک پہنچا دیں۔ آپ نے تفصیل حاصل کرنے کا حکم دیا۔ اور اب میں تفصیلات لے کر حاضر ہوا ہوں" ـــــ ادھیڑ عمر ہنری نے مؤدبانہ لہجے میں ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بولو" ـــــ چیف باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس مارتھم نے وہاں جا کر ایک ہوٹل میں قیام کیا اور ایک شخص کاجیٹ کی جو ایک پیشہ ور قاتل تنظیم کا سانا کارکن تھا رابطہ قائم کیا ـــــ اور اس طرح کاجیٹ کے ذریعے انہوں نے اس میٹنگ کی کارروائی کا ٹیپ حاصل کر لیا۔ پھر انہوں نے کاجیٹ کو حکم دیا کہ وہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی جولیا کو قتل کر دے۔ کیونکہ وہ دونوں بھی اُسی ہوٹل میں رہائش پذیر تھے ـــــ لیکن اس دوران وہاں کی ایک مجرم تنظیم کا چیف مارٹن کرانٹے عمران اور جولیا کو اپنے ہمراہ لے گیا وہ عمران کا دوست تھا ـــــ کاجیٹ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرانٹے کی رہائش گاہ پر گیا مگر کرانٹے نے اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور کاجیٹ کو پکڑ لیا۔ بعد ازاں کاجیٹ کو چھوڑ دیا گیا ـــــ اور کاجیٹ سیدھا مارتھم کے پاس پہنچا۔ کرانٹے کے آدمی اس کا پیچھا کر رہے تھے جس پر مارتھم

نے کاجٹ کو قتل کر دیا - اور خود وہ ریڈ تھری کے ایک پوائنٹ
ریڈ بلب کے پاس پہنچے ۔۔۔۔ لیکن کرائٹے اور عمران وہاں پہ
گئے اور پھر وہ ریڈ بلب کو قتل کر کے باسس مارتھم کو اغوا کر کے
گئے ۔ ریڈ تھری نے ان کا کھوج نکال لیا ۔۔۔۔ اور اس نے
حملہ کیا ۔ لیکن ریڈ تھری اور باسس مارتھم مارے گئے اور وہ دا
وہاں سے نکل گئے ۔ باس مارتھم نے خودکشی کی ہے ۔۔۔۔ وہ
کرسی سے بندھے ہوئے تھے اور انہوں نے زہریلا کیپسول چبا
ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان سے معلومات حاصل
کی کوشش کی گئی ۔۔۔۔ لیکن انہوں نے غداری کرنے کی
بجائے جان دے دی ۔ پھر وہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی جو
واپس پاکیشیا چلے گئے " ۔۔۔۔ ادھیڑ عمر ہنزی نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" تمہاری رپورٹ درست ہے ۔۔۔۔ میں نے جو اطلاعات
حاصل کی ہیں وہ بھی یہی ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم سمجھ دار اور
ہوشیار آدمی ہو اور مارتھم اس قدر ہوشیار ثابت نہ ہوا
اس لئے میں نے مارتھم کی جگہ تمہیں دی ہے ۔۔۔۔ اور آج تم
یہاں نظر آ رہے ہو " ۔۔۔۔ چیف باس نے قدرے نرم لہجے
میں کہا ۔

" میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ آپ کے اعتماد پر پورا اتروں
ہنزی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اب مجھے بتاؤ کہ مارتھم نے آخر میری حکم عدولی کیوں کی ۔

میں نے اُسے حکم دیا تھا کہ وہ علی عمران کو صرف اسگنس اے منتقل
کر دے ۔۔۔۔ پھر اس نے اس کی تعمیل کرنے کی بجائے انہیں
قتل کرا دینے کی کوشش کیوں کی " ۔۔۔۔ چیف باس نے اس
بار کرخت لہجے میں کہا ۔

" باس ۔۔۔۔ جہاں تک میرا خیال ہے ۔ اس میٹنگ میں
ہونے والی گفتگو کی ٹیپ سننے کے بعد مارتھم کے سامنے کوئی
ایسی بات آئی ہو گی ۔۔۔۔ کہ جس کے بعد اس نے اتنا بڑا اقدام
اٹھانا ضروری سمجھا ہو گا " ۔۔۔۔ ہنزی نے چند لمحے خاموش
رہنے کے بعد جواب دیا ۔

" ہونہہ ۔۔۔۔ وہ ٹیپ کہاں ہے " ۔۔۔۔ باس نے سر
ہلاتے ہوئے پوچھا ۔

" اس ٹیپ کا باوجود کوشش کے پتہ نہیں چل سکا "
ہنزی نے جواب دیا ۔

" اچھا ۔۔۔۔ اب تمہارا کیا خیال ہے ۔ ہمیں کیا کرنا چاہیئے ۔
کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ اس علی عمران نے مارتھم سے معلومات
اگلوا لی ہوں ۔۔۔۔ اور بعد میں اُسے اس انداز سے قتل کر
دیا ہو کہ اس [illegible] صورت خودکشی بن جائے تاکہ ہم مطمئن ہو جائیں "
چیف [illegible] نے کہا ۔

" آپ کی بات درست بھی ہو سکتی ہے باسس ۔۔۔۔ علی عمران
ایسا ہی آدمی ہے ۔ انتہائی عیار ذہن کا مالک " ۔۔۔۔ ہنزی
نے کہا ۔

"پھر اس مسئلہ سے نپٹنے کے لئے تمہارے ذہن میں کیا پلاننگ ہے" ------ چیف باس نے کہا۔

"باس ------ میرا خیال ہے ہمیں عمران کی مسلسل نگرانی کرنی چاہیئے۔ اس کی نقل و حرکت بتا دے گی کہ وہ کس حد تک واقف ہے ------ اس کے بعد اس سلسلے میں مزید اقدامات کیے جا سکتے ہیں" ------ ہنری نے جواب دیا۔

"نہیں ------ اب میں اُسے مزید نہیں چھیڑنا چاہتا۔ پہلے بھی مارتھم کی وجہ سے وہ ہمارے آدمیوں تک پہنچ گیا تھا۔ اب میں اُسے بالکل اندھیرے میں رکھنا چاہتا ہوں ------ اس کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ ہمیں ہیڈ کوارٹر کے داخلے والے راستے کی کڑی نگرانی کرنی ہو گی۔ ویسے وہ وہاں تک پہنچ بھی جائے تب بھی وہ کسی قیمت پر اندر داخل نہیں ہو سکتا" ------ چیف باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"درست ہے" ------ ہنری نے جواب دیا۔

"البتہ یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اس کو کس حد تک معلومات حاصل ہیں ------ اگر ہم میٹنگ میں موجود افراد کو چیک کر لیں تو سب کچھ سامنے آ جائے گا۔ وہ سائنس دان پروفیسر کرمٹ وہ بوڑھا آدمی ہے۔ وہ سب کچھ بتا سکتا ہے" ------ چیف باس نے کہا اور ہنری حیرت بھرے انداز میں چیف باس کو دیکھتا رہ گیا۔ یہ ذہانت کی اعلیٰ مثال تھی۔ ہنری کو آج تک اس کا خیال بھی نہ آیا تھا۔

"ویری گڈ باس ------ آپ واقعی ذہین ترین آدمی ہیں۔

ویری گڈ۔ یہ واقعی انتہائی آسان کام ہے" ------ ہنری نے بے اختیار جواب دیتے ہوئے کہا اور چیف باس مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے ------ اب تم جا سکتے ہو۔ یہ معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دو۔ میں داخلے کے راستے کی کڑی نگرانی کا حکم دے دیتا ہوں اور بس ------ فی الحال اس سے زیادہ کچھ کرنے کی ضرورت نہیں" ------ چیف باس نے کہا اور ہنری اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں چیف باس کو سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

چار جیپیں خاصی سست رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھیں۔ راستہ کچا ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی دشوار گزار تھا ـــــ تنگ موڑ اور ٹوٹے پھوٹے راستے کی وجہ سے جیپوں کو بار بار رکنا پڑ رہا تھا۔ لیکن کسی نہ کسی طرح وہ جیپوں کو آگے بڑھائے لئے جا رہے تھے۔ جس راستے پر یہ چاروں جیپیں چل رہی تھیں ـــــ وہ کوئی باقاعدہ راستہ نہ تھا بلکہ پہاڑ کے ساتھ ساتھ جانے والی ایک پگڈنڈی نما راستہ تھا۔ یہ پہاڑ ـــــ سلسلہ کوجین کے نام سے مشہور تھا اور ریفلوانا کا دشوار گزار پہاڑ سمجھا جاتا تھا ـــــ چار جیپوں میں عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان موجود تھے۔ وہ سب آج صبح ہی ریفلوانا کے مضافاتی ایئرپورٹ کوجین پر سیاحوں کے روپ میں پہنچے تھے۔ جہاں کرانٹے ان کے استقبال کے لئے پہلے سے موجود تھا ـــــ پاکیشیا سے روانگی سے قبل ہی عمران نے کرانٹے کو تفصیلات بتا دی تھیں۔

کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ کرانٹے نے اس کی خواہش کے مطابق اسلحہ، جیپوں اور دیگر ضروری سامان کا انتظام کر لیا تھا ـــــ کرانٹے چونکہ پہلے ہی ان غاروں میں جا چکا تھا۔ اس لئے عمران نے اسے ساتھ رکھنا ضروری سمجھا تھا ـــــ کیونکہ اس کی موجودگی سے بہت سا وقت ضائع ہونے سے بچ سکتا تھا۔ اس وقت سب سے آگے جانے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر کرانٹے تھا جب کہ اس کی ساتھ والی سیٹ پر عمران تھا ـــــ پچھلی سیٹ پر جوانا اور جوزف بیٹھے ہوئے تھے۔ پچھلی جیپوں پر سیکرٹ سروس کے باقی ارکان موجود تھے۔ کرانٹے کو چونکہ پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا ـــــ کہ عمران اسٹار ٹریک کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اور اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس لئے باقی ارکان کی اصل حیثیت بھی اس سے چھپانا بیکار تھا ـــــ اس لئے اس نے سب کا تعارف ان کے اصل ناموں سے کرا دیا تھا۔

"پرنس ـــــ ان غاروں سے کسی راستے کا مجھے اب تک یقین نہیں آتا۔ کیونکہ یہ غاریں انتہائی خوفناک۔ دشوار گزار اور پرخطر ہیں۔ اس راستے سے تو کسی انسان کا اندر جانا ناممکن ہے۔ کہاں بڑی بڑی مشینری اندر لے جائی جا سکے" ـــــ کرانٹے نے پاس بیٹھے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے میرے دوست ـــــ جہاں حکومتوں کو بلیک میل کرنا مقصود ہو وہاں سب کچھ ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے سر ملاتے ہوئے کہا۔

اور دوسری بات یہ کہ اگر واقعی ادھر سے راستہ ہے تو پھر یقیناً ڈیمسن نے ایسا انتظام بھی کر رکھا ہوگا ـــــ جس کے ذریعے وہ غار پہنچنے والے ہر شخص کو اندر بیٹھے چیک کر سکتے ہوں گے۔ چنانچہ جیسے ہی ہم ان غاروں تک پہنچیں گے وہ لوگ چوکنا ہو جائیں گے" کراٹے نے کہا۔

"تم بھی تو ٹیم لے کر گئے تھے۔ پھر تمہیں چیک کیوں نہیں کیا گیا۔ میرے بھائی وہ اس وقت حرکت میں آئیں گے جب وہ یہ محسوس کریں گے کہ ہم ان کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں ـــــ ورنہ وہ خاموش بیٹھے رہیں گے اور ہمیں ان خطرناک غاروں میں سر پٹختے دیکھ کر محظوظ ہوتے رہیں گے" ـــــ عمران نے جواب دیا اور کراٹے نے سر ہلا دیا۔ بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ایک موڑ کاٹتے ہی کراٹے نے بریک لگا دی۔ آگے راستہ اتنا تنگ تھا کہ جیپ کسی صورت بھی آگے نہ بڑھ سکتی تھی۔

"اب یہاں سے آگے پیدل جانا ہوگا" ـــــ کراٹے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا جیپ سے باہر آ گیا۔ پچھلی جیپیں بھی رک گئی تھیں ـــــ اور پھر عمران کے اشارے پر سب ممبران باہر آ گئے۔ سامان کو پہلے ہی ایسے انداز میں باندھا گیا تھا کہ وہ اسے آسانی سے کمر پر اٹھا سکتے تھے۔ چنانچہ سامان کو سب نے اپنی اپنی کمروں پر لاد لیا ـــــ صرف جولیا خالی ہاتھ تھی۔ اور پھر وہ جیپوں کو وہیں چھوڑ کر آگے بڑھنے لگے۔ اب

شام ہونے والی تھی۔ اس لئے اندھیرا تیزی سے ہر طرف پھیلتا چلا جا رہا تھا۔

"غاریں کتنی دور ہیں" ـــــ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کراٹے سے پوچھا۔

"بس تھوڑی ہی دیر بعد پہلی غار آ جائے گی" ـــــ کراٹے نے کہا اور وہ تیز تیز قدم بڑھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔ وہ چکر کاٹ کر اب پہاڑ کی اترائی سے نیچے اتر رہے تھے ـــــ یہاں انتہائی دشوار گذار اور گھنا جنگل تھا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ جنگل ختم ہوتے ہی وہ ایک کھلی وادی میں آ گئے ـــــ جس کے بعد ایک پہاڑ بالکل کسی دیوار کی طرح سیدھا آسمان تک بلند ہوتا چلا گیا تھا۔ اس پہاڑ کے عین درمیان میں ایک بڑا اور کشادہ غار سا نظر آ رہا تھا ـــــ پہاڑ کے پتھروں میں چونے کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے پتھروں کا رنگ سفید نظر آ رہا تھا۔

"وہ سامنے پہلی غار کا دہانہ ہے۔ باقی غاریں اندر ہیں" کراٹے نے دور سے اس کشادہ غار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں تک پہنچنا تو ناممکن ہے" ـــــ تنویر نے فوراً ہی کہا۔ وہ اس وقت عمران کے قریب ہی کھڑا تھا۔

"میرا خیال ہے رات یہیں گزاری جائے۔ اور خوب کھایا پیا جائے تاکہ صبح کچھ طاقت بدن میں آ جائے۔ پھر بھاگتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ جائیں گے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور کراٹے اس کی بات سن کر ہنس پڑا۔ اس بار عمران کی بات سن کر تنویر نے کوئی احتجاج کرنے

کی بجائے سب سے پہلے اپنی کمر پر لدا ہوا تھیلا اتار پھینکا۔ اور پھر باقی
سب نے بھی اس کی پیروی کی ۔۔۔۔ جوزف اور جوانا نے تھوڑی
ہی دیر بعد خیمے نصب کر دیئے۔ کراٹے کو علیحدہ خیمہ دیا گیا۔ اور
اس کے اصرار کے باوجود عمران نے اُسے اکیلے خیمے میں رہنے پر
مجبور کر دیا ۔۔۔۔ کیوں کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کراٹے سیکرٹ
سروس کے ممبران کے ساتھ زیادہ کھلے ملے۔ کراٹے بھی شاید عمران
کی بات سمجھ گیا تھا ۔۔۔۔ اس لئے وہ ان سب کو خدا حافظ کہہ
کر اپنے خیمے میں چلا گیا۔

"آخر تمہارا پروگرام کیا ہے ۔۔۔۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ"۔
کراٹے کے جاتے ہی جولیا نے سب سے پہلے زبان کھولی۔ گو جولیا
کا خیمہ علیحدہ تھا۔ لیکن اس وقت وہ بڑے خیمے میں ہی موجود تھی۔

"تمہارے باس نے تمہیں کچھ نہیں بتایا"۔۔۔۔ عمران نے
آنکھیں نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں ۔۔۔۔ اس نے صرف اتنا کہا ہے کہ ہم سب کو ایک
خطرناک مہم پر جانا ہے اور لیڈر عمران ہوگا۔ اس کے بعد ہم سب
ایئر پورٹ پر اکٹھے ہوئے"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ان غاروں میں سات کانوں والے خرگوش ملتے ہیں۔ ہمیں
ان کا شکار کرنا ہے ۔۔۔۔ سنا ہے ان کی کھالوں کے بڑے عمدہ
جوتے بنتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے بڑے سنجیدہ
لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھو عمران ۔۔۔۔ بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنا تو

معلوم ہے کہ تم خلائی رازوں کے چور اسٹار ٹریک کو ختم کرنا چاہتے
ہو۔ اور اسٹار ٹریک کی لیبارٹری ہی کہہ لو کا راستہ ان غاروں
سے جاتا ہے۔ لیکن کیا اس طرح ہم ان غاروں میں داخل ہو کر
اسٹار ٹریک کا خاتمہ کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے
میں کہا۔

"غاروں سے باہر رہ کر بھی تو نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔۔ واقعی یہ بات قابل غور ہے۔ کہ کیا اس
طرح ہم اتنی بڑی لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہیں۔ جب کہ ظاہر ہے ان
لوگوں نے یہاں ہر قسم کا حفاظتی انتظام کر رکھا ہوگا ۔۔۔۔ یہ تو صریحاً
خودکشی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"عمران کے ذہن میں ضرور کوئی قابل عمل پلاننگ ہوگی۔ ایسا
نہیں ہو سکتا کہ عمران یوں ہی یہاں تک بھاگا چلا آیا ہو۔ یا اکٹھو
یوں ہمیں اندھے کنوئیں میں پھینک دے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل
نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں یہاں تک بھاگ کر نہیں آیا۔ اور
دوسری بات یہ کہ اسے اندھا کنواں کہنا غلط ہے ۔۔۔۔ البتہ
اندھی غار ضرور کہا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے یوں جواب
دیا جیسے اتنی سنجیدہ بات کا یہی مناسب جواب ہو سکتا ہے۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر اکیلے یا اپنے دوست کراٹے کے ساتھ
جا سکتے ہو۔ ہم اس طرح بھیڑ بکریوں کی طرح تمہارے پیچھے اپنے

گلے کٹوانے نہیں جا سکتے "۔۔۔۔۔۔ جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔۔۔۔۔ جب گلے ہی کٹنے ہیں تو پھر واپس پاکیشیا جا کر کیوں کٹوائے جائیں۔ ان غاروں میں کیوں نہ کٹوائے جائیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے بسی سے ہونٹ کاٹنے لگی ۔۔۔۔۔ وہ کیا سب کو عمران کی دی ہوئی دھمکی آسانی سے سمجھ آ گئی تھی۔ ظاہر ہے ایکسٹو کے حکم کی خلاف ورزی کے بعد پاکیشیا میں ان کو کوئی بھی سزا دی جا سکتی تھی ۔۔۔۔۔ اور عمران کا اشارہ واضح طور پر اس طرف تھا۔

"عمران صاحب ۔۔۔۔۔ پلیز "۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"عمران تو ہر وقت پلیز ہی رہتا ہے یار صفدر ۔۔۔۔۔ البتہ تم خود سوچ لو کہ تم کس طرح پلیز رہو گے "۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔ اگر آپ ایسا ہی چاہتے ہیں تو پھر ہمیں کوئی شکایت نہیں۔ ہم بہرحال آپ کا ساتھ دیں گے "۔۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ البتہ باقی ممبر خاموش رہے ۔۔۔۔۔ فضا میں خاصی ناخوشگواری کی لہر سی دوڑ چکی تھی۔

"سنو ۔۔۔۔۔ جب مقصد شکار کھیلنا ہی ٹھہرا تو پھر خرگوش کے سات کان ہوں یا چھ کان ہوں ۔۔۔۔۔ کیا فرق پڑتا ہے مقصد تو شکار ہی ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں سونے جا رہی ہوں "۔۔۔۔۔ جولیا نے بڑے ناراض سے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اگر تمہیں اکیلے خیمے میں ڈر لگے تو تنویر کو کہہ دوں وہ باہر بیٹھ کر پہرہ دیتا رہے "۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ ۔۔۔۔۔ مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور سنو ۔۔۔۔۔ باقی لوگ بے شک تمہارے ساتھ جائیں۔ لیکن میں صبح واپس چلی جاؤں گی۔ میں ہر سزا بھگت لوں گی۔ مجھے پرواہ نہیں ہے ۔۔۔۔۔ لیکن میں اس طرح تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی۔ تم نے ہمیں سیکرٹ سروس کے ممبران کی بجائے واقعی بھیڑ بکریاں سمجھ رکھا ہے "۔۔۔۔۔ جولیا غصے سے پھٹ پڑی۔

"اچھا ۔۔۔۔۔ تو یہ سب تمہیں مؤنث نظر آ رہے ہیں۔ کیوں تنویر ۔۔۔۔۔ تم بھیڑ ہو یا بکری "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر کچھ کہتا۔ جولیا ایک بار پھر شٹ اپ کہہ کر پیر پٹختی ہوئی خیمے سے باہر کی طرف بڑھی۔

"تمہارے منہ لگنا دنیا کی سب سے بڑی حماقت ہے۔ نجانے اس ایکسٹو نے کیوں تمہیں سر پہ چڑھا رکھا ہے "۔۔۔۔۔ تنویر بھی غصے سے بڑبڑاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"جولیا ۔۔۔۔۔ میری بات سنو "۔۔۔۔۔ اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ یہ شاید اس کے لہجے کا اثر تھا کہ جولیا تیزی سے پلٹی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہاں آؤ" ____ عمران نے اُسی لہجے میں کہا اور جولیا یوں
واپس کھچی چلی آئی جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا ہے۔
"اور تم بھی بیٹھ جاؤ تنویر" ____ عمران نے کہا اور تنویر بھی
جھٹکے سے واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ جولیا کی طرح اس پر بھی
کے لہجے کا فوری اثر ہوا تھا ____ عمران کے چہرے پر چٹان
جیسی سنجیدگی تھی۔
جولیا قریب آکر رک گئی اور پھر وہ عمران کے کہنے سے پہ
خود ہی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی ____ ماحول پر گہری سنجید
کا غلاف سا چڑھا ہوا محسوس ہونے لگا۔
"ہم یہاں اپنی زندگی کے اہم ترین مشن پر آئے ہیں۔ ایک
ایسا مشن جسے جاسوسی زبان میں اندھا مشن کہا جاتا ہے۔
اسٹار ٹریک انتہائی طاقتور تنظیم ہے ____ اتنی طاقت
کہ اس نے سپر پاورز کو بے بس کر دیا ہے۔ جہاں تک ہم
گئے ہیں یہاں تک تو سپر پاورز کی کوئی ٹیم ٹکریں مارنے کے با
نہیں پہنچ سکی ____ اس لئے ہمیں اپنا رویہ ایسا رکھنا چاہئے
کہ ہماری تمام توانائیاں اس مشن پر ہی صرف ہوں۔ ورنہ ایک
لمحے وہ کچھ ہو سکتا ہے جس کا تصور بھی تم میں سے کسی کے ذہن میں
نہیں ہوگا" ____ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہ
"اسی لئے تو ہم پوچھ رہے ہیں کہ ہمیں کچھ بتاؤ تاکہ ہم اپنے
ذہنوں کو صحیح طور پر استعمال کر سکیں" ____ صفدر نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ ایسی کھلی جگہ پر اس بارے میں گفتگو
کروں ____ اور میرا خیال تھا کہ ایکسٹو نے تمہیں بریف کر
دیا ہوگا۔ لیکن تمہارے رویوں نے مجھے مجبور کر دیا ہے تو سنو
میرا اندازہ ہے کہ ان غاروں سے اسٹار ٹریک کے ہیڈ کوارٹر
کو راستہ جاتا ہے ____ یہ غاریں انتہائی دشوار گزار اور خطرناک
ہیں۔ تہہ در تہہ غاروں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جس میں
خطرناک اور چھپی ہوئی دلدلیں موجود ہیں ____ ہم نے انہی غاروں
سے ہیڈ کوارٹر کا راستہ تلاش کرنا ہے" ____ عمران نے کہا۔
"لیکن یہ راستہ کیسے تلاش کیا جائے گا ____ کیا وہاں باقاعدہ
کوئی دروازہ ہوگا" ____ صدیقی جو اب تک خاموش بیٹھا تھا بول پڑا
"نہ صرف دروازہ ہوگا بلکہ اس پر خوش آمدید کا بورڈ بھی نصب
ہوگا اور اسٹار ٹریک والے وہاں سرخ قالین بچھائے پھولوں کے
ہار لئے ہمارے شاندار استقبال کے لئے موجود ہوں گے"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صدیقی کا چہرہ لٹک گیا جب کہ
باقی ساتھیوں کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔
"صدیقی کی بات درست ہے۔ تم بار بار راستہ کی بات کر رہے
ہو۔ ہمیں بھی تو بتاؤ کہ یہ راستہ کیسا ہوگا" ____ جولیا نے صدیقی
کی حمایت کرتے ہوئے کہا
"جو بھی راستہ ہوگا ظاہر ہے خفیہ ہوگا ____ اب رہ گئی بات
اُسے تلاش کرنے کی۔ تو میرے پاس اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ
میں وہاں جا کر آواز لگاؤں گا ____ کہ ہے کوئی ہمیں راستہ بتانے

والا، کوئی نہ کوئی اللہ کا بندہ تو آہی جائے گا راہنمائی کے لئے"۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے چہرے پر ایک بار پھر حماقتیں جلوہ گر ہونے لگی تھیں۔

"تم پھر پٹڑی سے اترنے لگے۔ آخر تمہیں کیا بیماری ہے۔ ابھی خاصی سنجیدہ گفتگو کرتے کرتے پھر مذاق پر اتر آتے ہو"۔ جولیانے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنجیدگی کی پٹڑی بڑی تنگ ہے جب کہ مذاق کا راستہ ہموار اور کھلا ہے"۔ ___ عمران نے جواب دیا اور صفدر اونچی آواز میں ہنس پڑا۔

"میں بتاتا ہوں ___ دراصل عمران کو خود بھی پتہ نہیں کہ یہ راستہ کیسا ہوگا۔ اور جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ عمران ایک داؤ کھیل رہا ہے ___ وہ اسٹار ٹریک کو یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ وہ راستے سے واقف ہے اور ظاہر ہے جب ہم لوگ اس راستے کے قریب پہنچیں گے تو اسٹار ٹریک بوکھلا کر ہمیں ختم کرنے یا قید کرنے کی کوشش کرے گا اور اس طرح وہ اپنا راستہ خود بخود سامنے لے آئے گا ___ اس طرح راستہ مل جائے گا"۔ صفدر نے کہا اور عمران کی آنکھوں میں صفدر کے لئے تحسین کے آثار نمایاں ہوگئے۔

"یار صفدر ___ ذرا میرا زائچہ بتانا"۔ ___ عمران نے بڑے مؤدبانہ انداز میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"زائچہ کا کیا مطلب"۔ ___ صفدر نے چونک کر الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"بھئی ___ تم تو سکہ بند نجومی ہو۔ مری ہوئی چڑیا کے پر گن لیتے ہو۔ لفافے کے باہر لکھا ہوا پتہ پڑھ لیتے ہو۔ میرا زائچہ بھی بتا ہی ڈالو تاکہ پتہ چلے کہ مجھے اور جولیا کو ابھی کتنا اور انتظار کرنا پڑے گا"۔ ___ عمران نے محاوروں کی مٹی پلید کرتے ہوئے آخر میں خواہ مخواہ جولیا کی پخ لگا دی۔

"یہ نجوم کی بات نہیں ___ سیدھا سادھا سا آئیڈیا ہے"۔ صفدر عمران کا مطلب سمجھتے ہوئے بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن یہ تو بالکل ہی احمقانہ اقدام ہے۔ ظاہر ہے اسٹار ٹریک کوئی عام مجرم تو نہیں کہ وہ ہمیں ختم کرنے کے لئے کوئی عام ہتھیار اختیار کرے ___ ہو سکتا ہے وہ کوئی ایسی جدید ایجاد استعمال کرے کہ ہم بغیر ہاتھ پیر ہلائے بھسم ہو جائیں"۔ ___ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے شرط لگا سکتا ہوں کہ چاہے کچھ بھی ہو تم بھسم ہونے سے پہلے ہاتھ پیر ضرور ملاؤ گی ___ خیال رکھنا میں نے ملانا کا لفظ ادا کیا ہے۔ ہلانے کا نہیں۔ اس لئے ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔ ___ عمران نے ایک زوردار جماہی لیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے اُسے نیند آرہی ہو۔ اور شاید یہ کاشن تھا میٹنگ برخواست ہونے کا۔

"دیکھو عمران ___ میں سیکرٹ سروس کی لیڈر ہوں۔ تم صرف کرائے کے آدمی ہو۔ اور بس ___ اس سے زیادہ تمہاری

حقیقت نہیں ہے۔ اس لئے ہم سب اپنا پلان خود بنائیں گے۔ ہمیں تمہاری لیڈر شپ کی ضرورت نہیں ہے ——— اور یہ پلاننگ بھی بنائی جائے گی۔ فی الحال میٹنگ برخواست "——— جولیا نے اٹھ کر بڑے تلخ انداز میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی خیمے سے باہر نکل چلی گئی۔ جولیا کے اتنے سخت فقرے سن کر صفدر اور کیپٹن شکیل نے بے اختیار عمران کے چہرے کی طرف دیکھا ——— لیکن عمران کے چہرے پر رنج یا ناراضگی کا ہلکا سا تاثر بھی نہ تھا۔

"یار صفدر ——— جولیا ٹھیک ہی تو کہتی ہے۔ میں خواہ مخواہ تم لوگوں کے درد میں گھلا جا رہا ہوں۔ مجھے کیا میں تو سوتا ہوں" عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر ایک طرف ہو کر لیٹ گیا ——— دوسرے لمحے اس کے خراٹوں سے خیمہ گونجنے لگا۔ باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے لیٹ گئے۔ البتہ جوزف مشین گن اٹھائے خیمے سے باہر نکل گیا ——— اسے شاید عمران نے ہدایت کی تھی یا وہ خود باہر جانا چاہتا تھا۔ بہرحال اسے کسی نے نہیں روکا اور وہ سب نیند کی وادی میں کھو گئے۔

ایک بڑے سے کمرے کی دیوار پر ایک سکرین روشن تھی جس پر ایک وادی کا منظر دکھائی دے رہا تھا ——— وادی میں تین خیمے نصب تھے۔ جن میں سے ایک بڑا اور دو چھوٹے تھے۔ ان خیموں میں کے سامنے ایک اونچی چٹان پر ایک گرانڈیل حبشی ہاتھ میں مشین گن پکڑے بڑے چوکنے انداز میں بیٹھا ہوا تھا ——— اس حبشی کی نظریں سرچ لائٹ کے سے انداز میں ادھر ادھر گھوم رہی تھیں۔

کمرے میں رکھی ہوئی ایک بڑی میز کے گرد چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک کے چہرے پر سنہرے رنگ کا نقاب تھا۔ جب کہ باقی تین اصلی چہروں کے ساتھ تھے ——— ان چاروں کی نظریں اسی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"کالنگر" ——— نقاب پوش نے اچانک پاس بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس چیف باس“ ——— ادھیڑ عمر کالنگر نے چونک کر جواب دیا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

”تمہارا کیا خیال ہے ——— کیا یہ لوگ راستہ ڈھونڈھ لیں گے“ ——— چیف باس نے کہا۔

”سوال ہی نہیں پیدا ہوتا باس ——— یہ غاریں ان کے بس کا روگ نہیں ہیں“ ——— کالنگر نے پُراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس ——— میں کچھ کہہ سکتا ہوں“ ——— کالنگر کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک لمبوترے چہرے والے نوجوان نے کہا۔

”یس گڈلی ——— کیا کہتے ہو“ ——— چیف باس نے چونک کر کہا۔

”باس ——— آخر ہم اس بات کا کیوں انتظار کر رہے ہیں کہ یہ لوگ غاروں کے اندر آئیں۔ ہمارے پاس ایسے وسائل ہیں کہ ہم ان کا خاتمہ یہیں خیموں میں ہی کر سکتے ہیں“ ——— گڈلی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”گڈلی ——— تم صورت حال کو نہیں سمجھ پا رہے۔ آج تک پوری دنیا میں کسی کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسٹار ٹریک کا ہیڈ کوارٹر کہاں واقع ہے ——— یہ علی عمران اور اس کے ساتھی البتہ یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ اور یہاں تک پہنچنے میں بھی عمران کی ذہانت اور اندازے کا دخل ہے ——— میں نے وہ میٹنگ رپورٹ جہاں پہلی بار پنسلوانا کی غاروں کا ذکر آیا تھا۔ پروفیسر کرمٹ پر تشدد

کر کے حاصل کر لی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آئیڈیا عمران نے ہی دیا ہے ——— جس کی پروفیسر کرمٹ نے تردید کی تھی عمران ضرورت سے زیادہ ذہین ہے۔ وہ اصل بات کی تہہ تک پہنچ گیا کہ خلائی راز کی چوری کے لئے ہم کونسا نظریہ استعمال کر رہے ہیں ——— اور اس کے لئے ہمیں ایسی دلدل کی ضرورت ہے جس میں چونے کی آمیزش شامل ہو۔ اس لئے اُسے شاید یقین ہے کہ ہمارا ہیڈ کوارٹر پنسلوانا کی غاروں کے نیچے موجود ہے ——— کیوں کہ دنیا میں یہی ایک واحد جگہ ہے جہاں چونے کی آمیزش والی دلدل موجود ہے۔ اور یہ بات درست بھی ہے۔ اور رہی تمہاری بات ——— تو یہ ممکن ہے کہ میں ان سب کا خاتمہ اس وادی میں کر سکتا ہوں۔ لیکن اس سے کیا ہو گا۔ یہ لوگ ضرور کسی کو بتا کر آئے ہوں گے کہ وہ کہاں جا رہے ہیں۔ اور اگر ان کی لاشیں یا جلے ہوئے اجزا یہاں وادی میں ملے ——— تو پوری دنیا سمجھ جائے گی کہ عمران کا خیال درست تھا۔ اور ہیڈ کوارٹر یہاں موجود ہے ——— پھر کیا ہو گا کہ تمام سپر پاورز یہاں الٹ پڑیں گی اور ہمارے لئے ایک نا ختم ہونے والی مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ یا اگر یہ لوگ یہاں پہنچ کر غائب ہو گئے ——— تب بھی مطلب یہی نکلے گا۔ اس لئے میں ان کو چھیڑ نہیں رہا۔ اب رہ گئی یہ بات کہ آخر اس کا کیا نتیجہ نکلے گا تو ظاہر ہے ان لوگوں کو راستہ نہیں مل سکتا ——— یہ ان خطرناک اور خوفناک غاروں میں سر پٹخ کر آخر واپس چلے جائیں گے اور اس طرح ہیڈ کوارٹر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گا“ ——— چیف باس نے پوری تفصیل

ـے صورت حال کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میں شرمندہ ہوں باس ——— جتنی دور تک آپ سوچ سکتے ہیں ہمارا ذہن وہاں تک نہیں پہنچ سکتا" ——— گڈلی نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"لیکن باس ——— بفرض محال انہوں نے راستہ ڈھونڈ لیا پھر کیا ہوگا" ——— ایک اور آدمی نے آہستہ سے کہا۔

"پھر یقیناً انہیں موت کے گھاٹ اتارنا ہی پڑے گا۔ پھر اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ ہوگا ——— اسی لئے تو میں خود یہاں آیا ہوں تاکہ اگر ایسی صورت حال پیدا ہو تو میں تمام آپریشن کو خود کنٹرول کر سکوں" ——— چیف باس نے جواب دیا۔

"باس ——— کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان کی خفیہ طور پر تلاشی لے لی جائے تاکہ یہ تو معلوم ہو کہ یہ اپنے ساتھ راستہ ڈھونڈھنے کے لئے کیا کیا سامان لے کر آئے ہیں ——— کیوں کہ جس طرح آپ بتا رہے ہیں کہ علی عمران نے اپنی ذہانت سے ہمارے ہیڈ کوارٹر کا اتہ پتہ ڈھونڈھ نکالا ہے ——— تو ظاہر ہے وہ صرف مشین گنیں اٹھا کر یہاں تو نہیں آیا ہوگا ہو سکتا ہے اس کے پاس ایسا کوئی جدید آلہ ہو جس سے وہ آسانی سے راستہ ڈھونڈھ نکالے" ——— چوتھے آدمی نے کہا۔

"اوہ ——— ہاں ——— یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ تم نے بہت اچھا پوائنٹ دیا ہے کالچر ——— تم واقعی بے حد ذہین ہو۔ ہمیں واقعی ان کے سامان کی تلاشی لینی چاہیئے" ——— چیف باس

ـکتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں یہ وقت تلاشی کے لئے بے حد مناسب ہے۔ ـسوئے ہوئے ہیں سوائے اس حبشی کے ——— انہیں آسانی ـے بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔ صبح جب یہ ہوش میں آئیں گے تو ـاحساس بھی نہ ہوگا کہ ان کے سامان کی تلاشی لی جا چکی ہے اور ـئی ایسا آلہ ان کے پاس ہوگا تو اُسے ناکارہ کیا جا سکتا ہے ـ ـکا توڑ نکالا جا سکتا ہے" ——— گڈلی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے کالنگر ——— تم جاؤ اور رینگنگ کے ذریعے ان ـکو بے ہوش کر کے ان کے سامان کی تلاشی لو۔ اپنے ساتھ ـہ آدمی نہ لے جانا" ——— چیف باس نے کالنگر سے مخاطب ـکہا۔

"یس باس" ——— کالنگر نے جواب دیا اور اپنی کرسی سے اٹھ ـہوا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران بظاہر تو آنکھیں بند کئے خراٹے لے رہا تھا۔
لیکن دراصل وہ غار کے اندر جانے اور راستہ ڈھونڈھنے
بارے میں دل ہی دل میں کوئی واضح پلان ترتیب دے رہا تھا۔
جولیا کے بارے میں اُسے کوئی فکر نہ تھی ـــــ کیوں کہ اُسے
تھا کہ جولیا اپنے ساتھیوں کے سامنے صرف انا قائم رکھنے کی غرض
سے ایسی باتیں کرتی ہے۔ ورنہ وہ بھی جانتی ہے کہ ایسے مواقع
کیا ہونا چاہیئے اور کیا نہیں ـــــ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ اسٹار
ٹریک نے یقیناً ایسا نظام قائم کر رکھا ہوگا کہ غار میں داخل ہوتے
ہی وہ ان کی نظروں میں آ سکتے ہیں ـــــ اور یہ بھی ہو سکتا ہے
اس وقت بھی انہیں چیک کیا جا رہا ہو۔ اب جہاں تک راستہ
ڈھونڈھنے کا تعلق تھا۔ تو اس کے پاس ایسا کوئی ذریعہ یا آلہ نہ تھا
کہ وہ ان غاروں کے اندر خفیہ راستہ ڈھونڈھ نکالتا ـــــ وہ
تو صرف ایک داؤ لگا رہا تھا اور اُسے معلوم تھا کہ انسانی نفسیات

مطابق اسٹار ٹریک انہیں روکنے یا ختم کرنے کے لئے کوئی
کوئی اقدام ضرور کرے گا ـــــ اور اس کا یہی اقدام اس کے
ان ایک کلیو ہوگا۔ جوزف کو اس نے خود ہی اشارے سے باہر
نے کے لئے کہا تھا۔ اور اب وہ بظاہر اس لئے سویا ہوا تھا۔ کہ
ساتھیوں کے سو جانے کے بعد وہ باہر نکلے ـــــ چنانچہ جب
کی دیر بعد اُسے یقین ہو گیا کہ سب ممبرز سو گئے ہیں تو اس نے
یں کھولیں اور پھر بجائے اٹھ کر باہر جانے کے وہ آہستہ آہستہ
تا ہوا خیمے کی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ خیمے کی یہ دیوار
س کے دائیں ہاتھ پر ہی تھی۔ دیوار کے پاس پہنچ کر اس نے آہستہ
پردہ اونچا کیا اور پھر کروٹ بدل کر وہ خیمے سے باہر آ گیا۔ وہ
اس وقت خیمے کی سائیڈ میں تھا ـــــ دوسرے لمحے وہ اٹھ کر بیٹھ
مگر اٹھ کر بیٹھتے ہی اس کی نظریں اس غار کے دہانے پر پڑ گئیں
وہ بُری طرح چونک پڑا ـــــ اس نے غار کے دہانے پر
ئی چھوٹی شبیہیں دیکھی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے سیاہ رنگ
لباس میں ملبوس چند بونے دہانے پر کھڑے ہوں ـــــ چوں
فاصلہ کافی زیادہ تھا۔ اس لئے وہ چھوٹے چھوٹے سے نظر آ رہے
ان کے سروں پر کنٹوپ نما غلاف چڑھے ہوئے تھے۔ عمران
لمحے انہیں غور سے دیکھتا رہا ـــــ پھر وہ آہستہ سے پیچھے
سکنے لگا۔ جھاڑیوں میں آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا وہ ایک درخت
چوڑے تنے کی اوٹ میں ہو گیا ـــــ اب وہ اطمینان
دیکھ رہا تھا۔

غار کے دہانے پر کھڑے ہوئے انسانی ہیولوں نے سیڑھی
کوئی چیز نیچے لٹکائی ــــ یہ شاید رسی کی بنی ہوئی سیڑھی تھی
اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس سیڑھی سے نیچے اترتے چلے گئے
جیسے جیسے وہ زمین سے نزدیک آتے جا رہے تھے ــــ
کے قد و قامت بڑھتے ہوئے جا رہے تھے۔
اچانک عمران کو خیمے کے سامنے کے رخ ہلکے سے کھٹکے
آواز سنائی دی اور وہ چونک پڑا۔
"جوزف ــــ جوزف ــــ میں خیمے کی سائیڈ میں ہوں
عمران نے اونچے لہجے میں کہا۔
"اوہ ــــ ماسٹر ــــ تمہاری آواز تو باہر سے آ رہی ہے"
جوزف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد جوزف
خیمے کی سائیڈ پر نظر آیا۔
"جوزف ــــ تم نے گن کیوں تیار کی تھی" ــــ عمران
نے درخت کے پیچھے سے سر نکالتے ہوئے پوچھا۔
"باس ــــ سامنے غار کے دہانے سے کچھ لوگ نیچے اتر
رہے ہیں" ــــ جوزف نے کہا۔
"ہاں ــــ میں نے انہیں دیکھ لیا ہے۔ تم خیمے کے اندر چلے
جاؤ اور سوتے بن جاؤ جب تک میں حکم نہ دوں کوئی حرکت نہ
کرنا" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے ماسٹر" ــــ جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا
اور پھر وہ سامنے کے رخ غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اسے خیمے

کے اندر ہلکی سی گھڑ گھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد
خاموشی طاری ہو گئی۔
اب غار سے نیچے آنے والے انسانی ہیولے تیزی سے خیموں
کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے ــــ ان کے ہاتھ میں مشین گنیں
تھیں وہ بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کی تعداد چھ تھی
انہوں نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے۔ اور
سروں پر پلاسٹک نما کنٹوپ چڑھائے ہوئے تھے ــــ اور پھر
جب وہ کچھ نزدیک آئے تو عمران ان کے کنٹوپ دیکھ کر سمجھ گیا کہ
انہوں نے گیس ماسک چڑھائے ہوئے ہیں۔ وہ آہستہ بیہادی
کا جیسے گیس ماسک پہننے کا مقصد سمجھ گیا ہو ــــ اس
ٹ کے اندر پہنی ہوئی جیکٹ میں ہاتھ ڈالا اور پھر ان اب مطمئن
ب خفیہ جیب سے ایک چھوٹی سی پتری باہر نکالیں دیکھ کر ہی
زی پلاسٹک کے غلاف میں بند تھی۔ پتری کی لمبا صرف انسانوں
ڈھے انچ کے برابر تھی۔ اس نے آہستہ سے وہ پتری پلاد کی اور
غلاف سے باہر نکال لی ــــ اور پھر اس کو درمیان سے موڑ۔
دوبارہ سیدھا کیا تو اس کا اوپر والا حصہ کسی اسٹکر کی طرح ہٹتا چلا
گیا۔ اس نے یہ پتری اپنے ہاتھ میں دبا لی۔
آنے والے اب خیموں کے قریب پہنچ چکے تھے۔ پھر ان میں
سے ایک آدمی خیمے کے باہر ہی رک گیا جب کہ باقی پانچ افراد
بٹ کر تینوں خیموں میں داخل ہو گئے ــــ ان کے ہاتھوں میں
چمک دار سی گیندیں موجود تھیں۔ چھوٹی چھوٹی گیندیں جن میں سے

ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی۔

جو آدمی ان خیموں سے باہر رہ گیا تھا وہ ہاتھ میں مشین گن
سامنے ٹہل رہا تھا۔ اس کا انداز بے حد چوکنا تھا ـــــ عمران
منہ سے ہلکی سی سسکی کی آواز نکالی۔ جیسے کسی زخمی آدمی
سسکی لی ہو۔ آواز بے حد آہستہ تھی ـــــ لیکن عمران
مقصد حل ہو گیا۔ سسکی کی آواز باہر موجود آدمی نے سن لی
کہ وہ تیزی سے چونک کر مڑا تھا۔ اور پھر وہ مشین گن اٹھائے
محتاط انداز میں اس طرف بڑھنے لگا جدھر عمران موجود تھا ـــ
درخت کے تنے کے پیچھے ہاتھ میں وہ پتھری لئے بڑے چوکنے
لئے ہوا تھا۔ درخت کی اوٹ کے ساتھ ساتھ ایک خاصی
اس کے جسم کا بیشتر حصہ چھپا رکھا تھا ـــــ جب آ
وہ ـــــ
کے قریب پہنچا تو عمران نے دوسرے ہاتھ
ایک سائیڈ کی جھاڑی کی طرف اچھال دیا۔
ہی وہ آدمی عمران کی توقع کے عین مطابق اس
نے ... سے مڑا ـــــ اور اسی لمحے عمران نے ہاتھ میں
پتھری آہستہ سے اس راستے کی طرف اچھال دی جس پر چل کر
اس جھاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا ـــــ پتھری چونکہ بے وزن
اور ہلکی تھی اس لئے اس کے گھاس پر گرنے کی آواز نہ نکلی۔ اور
دوسرے لمحے اس آدمی کا بوٹ عین اس جگہ پڑا جہاں چند لمحے
پہلے پتھری گری تھی ـــــ عمران کی تیز نظریں اسی جگہ پر گڑی ہو
تھیں۔ جہاں چند لمحے پہلے پتھری موجود تھی۔ جب اس آدمی نے

آگے بڑھایا تو عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ کیوں کہ اب
اس جگہ سے غائب ہو چکی تھی ـــــ عمران کا مقصد حل ہو گیا
پتھری اس آدمی کے بوٹ کے تلے سے چپک گئی تھی۔ اور
آدمی کو احساس تک نہ ہوا تھا ـــــ جھاڑی کے قریب پہنچ
وہ آدمی رکا اور پھر اس نے بڑے چوکنے انداز میں بڑی سی جھاڑی
کا جائزہ لیا۔ لیکن وہاں کچھ ہوتا تو اسے ملتا ـــــ ابھی وہ وہاں کھڑا
تھا کہ خیمے کے اندر سے ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز ابھری۔
وہ آدمی چونک کر مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس خیمے کے
دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــــ درخت کے پیچھے جھاڑی
لئے ہوئے عمران نے گہری سانس لی۔

وہ آدمی خیمے کے سامنے جا کر غائب ہو گیا۔ عمران اب مطمئن
وہ آنے والوں کے ہاتھوں میں روشن گیندیں دیکھ کر سمجھ
گیا تھا کہ ان گیندوں میں بھری ہوئی ریشنگ گیس صرف انسانوں
کو بے ہوش کر سکتی ہے ـــــ اور گیس ماسکوں کی موجودگی اور
اس گیس سے بھری ہوئی گیندیں اس بات کا واضح طور پر اشارہ
وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو صرف بے ہوش کرنے کا
ارادہ کر کے آئے ہیں ـــــ اور اب خیموں میں پیدا ہونے والی
ہلکی کھڑکھڑاہٹ سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کے سامان کی تلاشی لے رہے ہیں۔ عمران بڑے مطمئن
انداز میں بیٹھا رہا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ انسان دوبارہ خیموں کے باہر اکٹھے

نظر آئے۔ اور پھر وہ تیزی سے واپس اسی پہاڑ کی طرف بڑھتے
گئے۔ جس کے درمیان میں وہ غار تھا ـــــ اور جس سے
رسی کی سیڑھی چاند کی روشنی میں لٹکتی ہوئی صاف نظر آ رہی
جب وہ سب اس سیڑھی کے ذریعے غار کے دہانے پر پہنچے
پھر نہ صرف وہ غار کے اندر غائب ہو گئے ـــــ بلکہ وہ سیڑھی
غائب ہو گئی تو عمران جھکے جھکے انداز میں آگے بڑھا اور پھر اس
خیمے کی دیوار کو اونچا کر کے وہ کروٹ کے بل خیمے کے اندر
اندر پہنچتے ہی اس نے فوراً سانس روک لیا ـــــ کیونکہ
ریٹنکنگ گیس کی بُو ابھی تک خیمے میں موجود تھی۔ یہ انتہائی ملکی
ہوتی ہے۔ اور عمران کو معلوم تھا کہ زیادہ سے زیادہ آدھے
تک اس کا اثر رہتا ہے ـــــ اور شاید بیس پچیس منٹ گزر
تھے۔ اس لئے بُو صرف محسوس ہو رہی تھی۔ تقریباً پانچ منٹ
اس نے آہستہ سے سانس لیا۔ اور اس بار اُسے بُو کا احساس
ہوا ـــــ تو اس نے سر اٹھا کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ سامان ویسے
پڑا ہوا تھا۔ البتہ گہری نظروں سے دیکھنے پر وہ اپنی جگہ
کھسکا ہوا محسوس ہوتا تھا۔
عمران نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ کیوں کہ وہ
کام دکھا چکا تھا اور اب صبح تک انہیں کوئی خطرہ نہ تھا ـــــ
چند ہی لمحوں بعد اس کے حقیقی خراٹے خیمے میں گونجنے لگے۔
سو چکا تھا۔

کالنگر کمرے میں داخل ہوا تو سب چونک کر اُسے دیکھنے لگے۔

"کیا رپورٹ ہے کالنگر" ـــــ چیف باس نے پوچھا۔

"باس ـــــ ان کے سامان میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے۔ جس سے اس بات کا خدشہ ہو کہ وہ ہمارا خفیہ راستہ تلاش کر لیں گے" ـــــ کالنگر نے کرسی پر آ کر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ سامنے دیوار پر موجود سکرین پر ابھی تک وادی میں نصب تین خیمے نظر آ رہے تھے۔

"کیا کیا سامان ہے ان کے پاس" ـــــ چیف باس نے پوچھا۔

"اسلحہ ہے صرف ـــــ کچھ بم بھی ہیں چھوٹی طاقت کے گیس ماسک ہیں۔ چھوٹے آکسیجن سلنڈر اور باس دلدل میں نہ ڈوبنے

والے مخصوص لباس بھی موجود ہیں۔ بس اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے" ۔۔۔۔ کالنگر نے جواب دیا۔

"کیا سب لوگ خیموں کے اندر تھے" ۔۔۔۔ چیف باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"یس باس" ۔۔۔۔ وہ حبشی بھی اندر چلا گیا تھا۔ اور جب میں نے اس بڑے خیمے کے اندر ریڈنگ فائر کیا تو وہ بھی سویا ہوا تھا" کالنگر نے جواب دیا۔

"کتنے آدمی تھے ۔۔۔۔ ان کی کل تعداد کتنی تھی" چیف باس نے سوال کیا۔

"باس ۔۔۔۔ ایک خیمے میں تو صرف ایک عورت سوئی ہوئی تھی۔ اس خیمے میں کوئی سامان موجود نہ تھا۔ اسی طرح ایک اور خیمے میں ایک آدمی بغیر سامان کے سویا ہوا تھا ۔۔۔۔ بڑے خیمے میں البتہ سامان بھی اور کافی لوگ موجود تھے۔ آٹھ افراد تھے۔ دو حبشی تھے اور باقی ایکشیائی تھے" ۔۔۔۔ کالنگر نے جواب دیا۔

"اچھا ۔۔۔۔ تمہارا جو آدمی باہر کھڑا تھا۔ اس سے تم نے پوچھا کہ وہ خیمے کی سائیڈ پر کیوں گیا تھا" ۔۔۔۔ چیف باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"خیمے کی سائیڈ پر ۔۔۔۔ مگر مجھے تو معلوم نہیں ۔۔۔۔ اور نہ ہی اس نے ذکر کیا۔ وہ واکر تھا۔ میرا نمبر ٹو ۔۔۔۔ میں نے اسے صرف اس لئے باہر روک دیا تھا کہ ہو سکتا ہے۔ باہر اس کی ضرورت

پڑ جائے" ۔۔۔۔ کالنگر نے چونکتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"وہ اس طرح تیزی سے مڑ کر بڑے خیمے کی سائیڈ میں گیا تھا۔ جیسے اسے کسی چیز کا شبہ ہوا ہو ۔۔۔۔ اور پھر وہ ایک درخت کے پاس پہنچ کر دائیں طرف مڑا۔ اور چند لمحے ایک جھاڑی کے پاس رک کر واپس خیمے کے دروازے کی طرف آ گیا" چیف باس نے کہا۔ وہ چونکہ سکرین پر یہ سب منظر دیکھ رہے تھے۔ اس لئے انہیں واکر کی تمام حرکات کا علم تھا۔

"اوہ ۔۔۔۔ پھر اسے رپورٹ دینی چاہئے تھی" ۔۔۔۔ کالنگر نے کہا۔ اور چیف باس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا ا سامنے موجود سکرین پر یک لخت جھماکا سا ہوا۔ اور کے ساتھ ہی سکرین سپاٹ ہو گئی ۔۔۔۔ چیف باس نے ایک بٹن دبایا تو سکرین پر چند لمحے جھماکے سے ہوتے۔ پھر ایک ے بڑے کمرے کا منظر ابھر آیا ۔۔۔۔ جس میں رکھی ہوئی میز کے د کرسیوں پر پانچ افراد موجود تھے۔ وہ پانچوں یوں چوکنا ہوئے ٹھے تھے جیسے کسی بھی لمحے وہ اٹھ کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔

"واکر" ۔۔۔۔ چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔۔ ایک نوجوان نے اچھل کر کھڑے ہوتے ئے کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ اس وقت وہ ہی چست لباس میں تھا ۔۔۔۔ جس میں وہ خیموں میں گئے ھے لیکن سر پر کنٹوپ موجود نہ تھا۔

"تم خیمے کی سائیڈ پر کیوں گئے تھے ۔۔۔۔ کیا دیکھا تھا تم نے"

چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا ۔

" باس ـــــ مجھے اس طرف سے یوں محسوس ہوا جیسے کسی آدمی نے سسکی لی ہو ۔ چنانچہ میں ادھر گیا ۔ لیکن وہاں کوئی نہ تھا اور نہ دوبارہ کوئی آواز سنائی دی ـــــ پھر مجھے دائیں طرف کی جھاڑی میں کھٹکا سا سنائی دیا ۔ میں ادھر بڑھ گیا ۔ میں نے جھاڑی کو اچھی طرح چیک کیا ۔ لیکن وہاں بھی کچھ نہ تھا ـــــ اس لئے میں واپس چلا آیا " ـــــ واکر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اگر تم نے واقعی سسکی کی آواز سنی تھی تو تمہیں اس جگہ کو اچھی طرح چیک کرنا چاہیئے تھا ـــــ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ تم اس درخت کے پاس پہنچتے ہی دائیں طرف مڑ گئے تھے ۔ اور پھر تم نے اس کی رپورٹ بھی اپنے باس کو نہیں دی " ـــــ چیف باس کا لہجہ بے حد تلخ ہو گیا ۔

" ہب ـــ ہب ـــ باس ـــ وہ شاید میرا وہم تھا ۔ میں نے چیک کیا تھا ۔ اور چونکہ وہاں کچھ بھی نہ تھا ۔ اس لئے میں نے رپورٹ نہیں دی " ـــــ واکر نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا ۔ اس کے لہجے میں انتہائی خوف کی لرزش نمایاں ہو گئی تھی ۔

" ہونہہ ـــ تم نے شاید کا لفظ ادا کر کے اپنے بیان کو خود مشکوک کر دیا ہے ۔ بہرحال آئندہ محتاط رہنا " ـــــ چیف باس نے سوئچ آف کیا اور سکرین دوبارہ سپاٹ ہو گئی ۔

" کالنگر ـــ تم اس آدمی کو اچھی طرح چیک کرو ۔ میری چھٹی حس

کہہ رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہوا ہے ۔ جسے یہ سادہ لوح اچھی طرح سمجھ نہیں سکا " ـــــ چیف باس نے کالنگر سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" اگر آپ حکم کریں تو میں دوبارہ وہاں جا کر اس سپاٹ کو چیک کر دوں ۔ کیونکہ وہ لوگ تو صبح سے پہلے ہوش میں نہیں آئیں گے " ـــــ کالنگر نے جواب دیا ۔

" نہیں ـــــ اب اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ ویسے بھی ہم سکرین پر دیکھ رہے تھے ۔ اگر وہاں کچھ ہوتا تو ہمیں بھی ضرور نظر آ جاتا ۔ لیکن مجھے احساس ہو رہا ہے کہ کچھ ہوا ضرور ہے ـــــ اب کیا ہوا ہے ۔ اس کو تم نے چیک کرنا ہے ۔ اسے انکوائری روم میں لے جاؤ ۔ اور اسے چیکنگ کمپیوٹر سے چیک کرو ـــــ اس کے بعد مجھے رپورٹ دینا " ـــــ چیف باس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" یس باس " ـــــ کالنگر نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی باقی افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" تم سب یہیں رہو گے ۔ اب ہمیں بے حد محتاط رہنا ہو گا ۔ صبح شاید یہ لوگ غاروں میں داخل ہوں گے ـــــ میں بھی آ جاؤں گا ۔ اس کے باوجود محتاط رہنا اور سکرین پر انہیں چیک کرتے رہنا ہو سکتا ہے کہ یہ رات کو ہی کوئی حرکت کر دیں "
چیف باس نے اپنے دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" یس باس ـــــ لیکن باس ـــــ وہ تو بے ہوش پڑے ہیں ۔ صبح سے پہلے تو ویسے بھی ہوش میں نہیں آ سکتے "

گڈلی نے کہا۔

"بہرحال محتاط رہنا ضروری ہے۔ میں لیبارٹری کو چیک کر کے آرام کروں گا ____ لیکن کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں مجھ سے رابطہ قائم کرنے کی تمہیں اجازت ہو گی۔"

چیف باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ھاں تو مس جولیانا فٹز واٹر لیڈر آف دی گروپ۔ اوہ ماری ____ لیڈرانی آف دی گروپ ____ اب کیا حکم ہے"۔ مران نے ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد جولیا سے خاطب ہو کر کہا۔ باقی سب افراد بھی اب مشن کے لئے تیار ہو چکے تھے۔

"حکم ____ کیسا حکم"۔ ____ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں مران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"رات تم خود ہی تو کہہ رہی تھیں کہ میری حیثیت تو صرف کرائے کے آدمی کی ہے۔ لیڈر بلکہ لیڈرانی تم ہو ____ اس لئے میں پوچھ رہا ہوں کہ اب گروپ کے لئے کیا حکم ہے"۔ ____ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ____ آپ جولیا کی بات کو سنجیدگی سے نہ

ہیں۔ وہ تو رات انہوں نے غصے میں یہ بات کہہ دی تھی"
صفدر نے کہا۔
"کمال ہے ـــــ سنجیدگی سے تم منع کرتے ہو جب کہ جولیا سنجیدگی
کا حکم دیتی ہے۔ اب میں کیا کروں" ـــــ عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔
"تم بات ہی ایسی کرتے ہو۔ کہ دوسرے کو خواہ مخواہ غصہ آجاتا ہے"
جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
اُسے بھی شاید رات کو احساس ہو گیا تھا کہ اس نے غلط موقع پر
غلط بات کر دی ہے۔ اس لئے اس نے مفاہمت کرنے میں ہی
عافیت سمجھی تھی۔
"غصہ بات پر آسکتا ہے یا خواہ مخواہ بیک وقت دونوں
باتیں ممکن نہیں ہیں" ـــــ عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز
میں کہا۔
"اب یہاں بیٹھ کر باتیں ہی کرتے رہیں گے یا کچھ کرنا بھی ہے"
اچانک تنویر نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اُسے شاید جولیا کے
طرح ہتھیار ڈالنے پر کوفت ہوئی تھی۔
"چلو ـــــ کھڑے ہو کر باتیں کر لیتے ہیں۔ اگر تمہیں بیٹھنے پر
اعتراض ہے۔ اور جہاں تک کچھ کرنے کا تعلق ہے تو ایک محاورہ
ہے کہ کچھ کیا کر۔ اور کچھ نہیں ـــــ تو پاجامہ ادھیڑ کر سیا کر۔
لیکن مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ اگر تم پاجامہ ادھیڑنے کے بعد سیئے
بغیر ہی پہن لو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس با[ت]

[پر سب] کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اور خلاف توقع تنویر بھی ہنس پڑا۔ شاید
[عمر]ان کا یہ مذاق اس کی ذہنی سطح کے مطابق تھا ـــــ اس لئے وہ
اس سے محظوظ ہوا تھا۔
"پرنس ـــــ تنویر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں واقعی
[کچھ] کرنا چاہیئے۔ یہاں بیٹھ کر وقت ہی ضائع ہونا ہے" ـــــ اس
[بار کیپٹن شکیل نے مس]کراتے ہوئے کہا۔
"کرنے کا موقع تو تم سب نے خود ہی گنوا دیا۔ ایسے گھوڑے بیچ
[کر س]وتے ہو کہ چاہے کوئی جوتے ہی کیوں نہ مار جائے کروٹ بھی
[نہ]یں بدلتے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب" ـــــ صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے چونکتے
[ہو]ئے پوچھا۔ ان کی آنکھوں میں حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔
"تم لوگوں نے ذرا بھی محسوس نہیں کیا کہ رات تمہارے سامان
[کی] تلاشی لی گئی ہے۔ اور تمہیں سوتے میں بے ہوش کر دیا گیا تھا"
[عم]ران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"سامان کی تلاشی ـــــ بے ہوش کر دیا تھا۔ ایسا کیسے ہو سکتا
ہے۔ جوزف تو باہر پہرہ دے رہا تھا۔ اور اب اتنی غفلت کی نیند
تو ہم سے کوئی بھی نہیں سوتا کہ کوئی آئے اور ہمیں احساس بھی
نہ ہو" ـــــ صفدر نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔
"باس اگر مجھے اندر جانے کے لئے نہ کہتا تو میں دیکھتا کہ وہ
لوگ کیسے زندہ بچ کر جاتے" ـــــ عمران کے بولنے سے
پہلے جوزف بول پڑا۔ اور اس بار واقعی سب کے چہرے حیرت کی

زیادتی سے بگڑ گئے۔ کیوں کہ جوزف کی بات کا مطلب یہی تھا ا
واقعی کچھ لوگ وہاں آئے تھے۔

"عمران صاحب ـــــــ کیا واقعی یہاں کچھ لوگ آئے تھے"
اس بار کرائٹے نے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے
تاثرات تھے۔

"ہاں ـــــــ وہ لوگ آئے تھے۔ انہوں نے تم سب کو بے
کر دیا۔ پھر انہوں نے بڑے ماہرانہ انداز میں سامان کی تلاشی ل
اور واپس چلے گئے" ـــــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــــ تو آپ کہاں تھے" ـــــــ صفدر نے پوچھا۔

"میں باہر بیٹھا سسکیاں بھر رہا تھا" ـــــــ عمران نے
جواب دیا۔

"سسکیاں ـــــــ وہ کیوں" ـــــــ ان سب نے
بیک آواز ہو کر پوچھا۔

"مجھے ان کی موت پر پیشگی افسوس ہو رہا تھا کہ وہ لوگ جو لیا کے خیمے
میں بھی گئے تھے اور جولیا خیمے میں اکیلی تھی ـــــــ مجھے معلوم تھا کہ
تنویر برداشت نہ کر سکے گا اور پھر وہ تنویر کے ہاتھوں بے موت
مارے جائیں گے۔ اس لئے میں سسکیاں پیشگی بھر رہا تھا آخر وہ
انسان تھے ـــــــ کوئی جانور تو نہ تھے کہ ان کی موت پر مجھے دکھ نہ
ہوتا۔ لیکن میری سسکیاں ضائع چلی گئیں۔ کیوں کہ تنویر تو سویا ہوا
تھا پاؤں پسارے" ـــــــ عمران نے جواب دیا۔

"سیدھی بات کریں ـــــــ ہوا کیا" ـــــــ صفدر نے اس بار
ملائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیدھی بات ـــــــ یعنی جو منہ سے نکلے اور خط مستقیم میں چلتی
ئی دروازے سے باہر نکل جائے۔ پھر وہ تمہارے کانوں تک
ں پہنچ سکتی ـــــــ کیوں کہ بہرحال تمہارے کان میرے منہ کے
کل سیدھ میں تو نہیں ہیں" ـــــــ عمران نے سنجیدہ لہجے
ں کہا۔

"جوزف ـــــــ تم بتاؤ کیا ہوا تھا۔ کون لوگ تھے"
یپٹن شکیل نے اس بار عمران کی بجائے قریب موجود جوزف سے
ات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ لوگ سامنے والے پہاڑ کی غار سے رسی کی سیڑھی لگا کر
ے اترے۔ چھ آدمی تھے۔ انہوں نے سروں پر کنٹوپ پہنے ہوئے
ے۔ میں نے ان پر فائر کھولنا چاہا ـــــــ لیکن اسی لمحے ماسٹر کی
از خیمے کے باہر سے سنائی دی۔ میں ماسٹر کے پاس آیا تو ماسٹر
ے کے باہر ایک درخت کی اوٹ میں تھے ـــــــ ماسٹر نے
ھے اندر جا کر سونے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ میں اندر آ کر لیٹ گیا۔
سٹر باہر ہی رہے۔ پھر ان لوگوں کے قدموں کی آوازیں خیموں
ے قریب سنائی دی ـــــــ ہمارے خیمے میں تین افراد داخل
ہوئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں روشن گیند تھی۔ اس نے
وہ گیند فرش پر پھینک دی۔ اس کے بعد کیا ہوا مجھے نہیں معلوم"
جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کے بعد انہوں نے سامان کی تلاشی لی۔ وہ شاید کوئی ڈ
تھے۔ انہوں نے سوچا ہوگا کہ آخر مس جولیا کی شادی ہو رہی
تو جہیز کا سامان اور زیورات مل جائیں گے ـــــ مگر جب کچھ نہ
تو بے چارے واپس اپنی غار میں چلے گئے" ـــــ عمران
باقی فقرہ پورا کر دیا۔

"تم احمق ضرور ٹرٹر کرتے رہو گے۔ تمہاری یہی بکواس دوسر
کو غصہ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے" ـــــ جولیا نے اپنے متعلق
ریمارک سن کر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ـــــ آپ نے انہیں روکا کیوں نہیں۔ یہ
بڑا اچھا موقع تھا۔ ہم ان کے میک اپ میں واپس غار میں جاتے ا
اس طرح آسانی سے ان کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جاتے"
صفدر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ میں تو سسکیاں بھرنے میں مصروف تھا۔ ان
روکتا کیسے" ـــــ عمران نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں جواب
دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ عمران نے ضرور ان کے ساتھ کوئی حرکت کی
ہو گی ـــــ یہ ناممکن ہے کہ عمران جاگ رہا ہو اور پھر وہ اس
طرح واپس چلے جائیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے بڑے
یقین بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کیا کرنا تھا۔ البتہ میں نے ان میں سے ایک کی منت
ضرور کی تھی کہ وہ جاتے ہوئے ہمارے لئے بھی کوئی نشانیاں چھوڑ

ے۔ کسی بھٹکے ہوئے کی رہنمائی تو بڑا ثواب کا کام ہے۔ اور وہ
بے چارہ مان گیا ـــــ لہذا اب آؤ سامان دکھاؤ۔ اور جلدو دیکھتے
کہ اس نے کوئی نشانی چھوڑی بھی ہے یا نہیں" ـــــ عمران نے
سکرا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے تم نے واقعی کوئی چکر چلا دیا
ہے۔ ٹھیک ہے" ـــــ صفدر اور جولیا نے مسکراتے ہوئے
کہا اور پھر وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے اپنے
تھیلے کمروں پر لاد لیے۔

"ان خیموں کا کیا کرنا ہے باس ـــــ کیا انہیں لپیٹ لیا
جائے" ـــــ جوزف نے پوچھا۔

"کھڑے رہیں۔ شاید کوئی اور بارات آ نکلے۔ اور ان کے پاس
بھی نہ ہوں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر
وہ سب ایک ایک کر کے خیمے سے باہر نکلے اور اس پہاڑ کی طرف
بڑھتے چلے گئے۔ جس کے درمیان میں اس غار کا دہانہ موجود تھا۔
پہاڑ کے قریب پہنچ کر عمران نے اپنی کمر سے تھیلا اتارا۔ اور
اس میں سے وہ بیگ نکالا جس میں کوہ پیمائی جیسا سامان موجود تھا۔
اور پھر وہ کیلیں ٹھونک ٹھونک کر اور اپنی کمر سے بندھی ہوئی رسی
کو نیچے چھوڑتا ہوا اس غار کی طرف چڑھتا چلا گیا ـــــ باقی لوگ
نیچے کھڑے رہ گئے۔ کیوں کہ پہاڑ کی یہ دیوار بالکل سیدھی تھی اور
جب تک عمران غار کے اندر نہ پہنچ جائے۔ وہ اس پر زور نہ
ڈال سکتے تھے ـــــ عمران اوپر چڑھتا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ

غار کے دہانے میں داخل ہو گیا ۔ اس نے کمر سے بندھی ہوئی رسی
کھولی اور اندر موجود ایک چٹان کے ساتھ اُسے باندھ دیا ۔ اس
کے بعد وہ دہانے پر آیا ——— اور اس نے انہیں اوپر آنے کا
اشارہ کیا ۔ اور پھر اس رسی کی مدد سے وہ سارے ایک ایک کر کے
اوپر غار تک پہنچ گئے ۔ غار اندر سے ایک سرنگ کی صورت میں
دور تک چلی گئی تھی ——— عمران نے اپنی واسکٹ کی جیب سے
ایک باریک کمانی والی فولڈنگ عینک نکالی اور اُسے کھول کر
آنکھوں پر لگا لیا ——— اس عینک کے شیشے ہلکے نیلے رنگ کے
تھے ۔ جیسے ہی اس نے عینک پہنی اُسے غار کے فرش پر سنہرے
رنگ کے نشانات غار کے اندر کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیئے
یہ نشانات اُسی پٹری کے تھے جو عمران نے آنے والے کے بوٹ
کے تلے سے چپکائی تھی ——— یہ پٹری ایسی ریت چھوڑتی رہتی تھی
جسے اس مخصوص عینک سے ہی دیکھا جا سکتا تھا ۔ عمران ان نشانات
کے سہارے تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا ——— باقی ساتھی اس
کے پیچھے تھے ۔ ان سب نے ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائی ہوئی
تھیں ۔ اور پشت پر تھیلے باندھے ہوئے تھے ——— غار آگے جا کر
دائیں طرف کو مڑی اور اس کے ساتھ ہی گرم ہوا کا بھبکا سا ان
کے چہروں سے ٹکرایا ۔ وہ چونک کر پیچھے ہٹے ——— یہ پہلی غار کی
نسبت کافی کشادہ غار تھی ۔ جس میں دلدل پھیلی ہوئی تھی ۔ یہ دلدل
لاوے کی طرح کھول رہی تھی اور اس میں سے سفید رنگ کا دھواں
سا اٹھ کر غار کی چھت سے ٹکرا رہا تھا ——— اور چھت اور دیواروں

سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے مینار سے لٹک رہے تھے ۔ وہ
اس موڑ پر ہی رک گئے ——— کیوں کہ آگے جانے کی کوئی
بھی ۔ عمران نے دیکھا کہ پٹری کے نشانات غار کی بائیں دیوار
ساتھ ساتھ موجود ایک پتلی سی پٹی پر بنے ہوئے آگے چلے
گئے ——— یہ پٹی اتنی باریک تھی کہ اس پہ ایک پیر بمشکل
جا سکتا تھا ۔ سائڈ کی دیوار بھی سیدھی اور سپاٹ تھی ۔
رالینے یا پکڑنے کے لئے بھی کوئی چیز نہ تھی ۔
کراٹے ——— تم یہاں سے آگے کیسے گئے تھے "——— عمران
ساتھ کھڑے ہوئے کراٹے سے مخاطب ہو کر کہا ۔
"ہم نے رسیوں کا جال تانا تھا ۔ ہمارے دو آدمی اس جال تاننے
ضائع ہو گئے تھے ——— اس پتلی سی پٹی سے گزر کر انہوں نے
دوسری طرف جانا تھا ۔ بس بمشکل ایک کامیاب ہوا اور باقی دلدل
گر گئے ۔ اور چند لمحوں میں گل کر پانی بن گئے "——— کراٹے
جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا ۔
"جال نکالو جوزف "——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو
کہا ۔ اور جوزف نے اپنی کمر سے تھیلا اتارا اور اس میں سے نائلون
رسی کا بنا ہوا ایک باریک سا جال نکال کر عمران کی طرف بڑھا
——— عمران نے اُسے کھولنا شروع کر دیا ۔
"کیا اس پٹی پہ سے گزر کر دوسری طرف جانا ہو گا "——— صفدر
باریک سی پٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔
"ہاں ——— بس یہی راستہ ہے ۔ میں اس پر سے گزر کر دوسری

طرف جال باندھ دوں گا۔ تم اس کا دوسرا سرا یہاں باندھ دینا
اس جال کی مدد سے تم سب اس خوف ناک دلدل کو کراس کر
گے"۔۔۔۔ عمران نے جال کو کھولتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب۔۔۔۔ میں جاؤں گا جال باندھنے"
اچانک تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تم جاؤ گے۔۔۔۔ وہ کیوں"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر
پوچھا۔ اُسے تنویر کی اس اچانک آفر کی سمجھ نہ آئی تھی۔
"یہ راستہ بے حد خطرناک ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم
دلدل میں گر کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھو"۔۔۔۔ تنویر نے پیار
لہجے میں کہا۔
"لیکن اگر یہ راستہ میرے لئے خطرناک ہے تو تمہارے
بھی تو خطرناک ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں
"ایک بات تو یہ ہے کہ میں نے ملٹری میں اس کی باقاعدہ تر
لی ہوئی ہے۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ میں گزر جاؤں گا۔ اور
دوسری بات یہ کہ مجھ سے زیادہ تمہاری جان ملک کے لئے قیمتی
ہے۔۔۔۔ میں اگر مر بھی گیا تو اتنا بڑا فرق نہیں پڑے گا۔ اکیڈمی
کو اور ممبر مل جائے گا۔ لیکن تم اگر دلدل میں گر گئے تو پھر تمہارا
نہیں مل سکے گا"۔۔۔۔ تنویر نے بڑے خلوص بھرے لہجے
کہا۔ اور عمران تو عمران سارے ممبر حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ
کر تنویر کو دیکھنے لگے۔۔۔۔ وہ تو آج تک یہی سمجھتے آرہے تھے
کہ تنویر عمران کا سخت مخالف ہے۔ لیکن تنویر نے یہ بات کر کے

سب کے ذہنوں کو زبردست جھٹکا دیا تھا۔
"اوہ۔۔۔۔ شکریہ تنویر۔۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تمہاری
جان مجھ سے زیادہ قیمتی ہے۔ بہر حال تمہارے خلوص کی میں دل
سے قدر کرتا ہوں۔۔۔۔ اور تمہاری اس بات نے میرے دل
میں تمہاری قدر بڑھا دی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بھی خلوص
بھرے لہجے میں جواب دیا۔
"تنویر۔۔۔۔ تم واقعی عظیم ہو"۔۔۔۔ اچانک جولیا نے
جذبات میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا اور تنویر کے چہرے
پر چمک سی آگئی۔
"تنویر نے بات ٹھیک کہی ہے عمران۔۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ
تم جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ تم ایسا کرو مجھے دو میں اسے باندھ دیتا
ہوں"۔۔۔۔ صفدر نے آگے بڑھ کر کہا۔
"ارے۔۔۔۔ میں نے کوئی سونے کا کشتہ نہیں کھا لیا کہ
یوں اچانک قیمتی بن گیا ہوں۔ اور یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ
گھبرا جاؤ۔۔۔۔ میرے لئے اس پٹی سے گزرنا کوئی مسئلہ
نہیں۔ میں تو تم لوگوں کے لئے یہ جال تان رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے اس تردد کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم سب گزر
جائیں گے۔ البتہ جوزف اور جوانا کا مسئلہ ہے۔ یہ لوگ بھاری
وجود کے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔
"ارے۔۔۔۔ کمال ہے۔ میرا خیال ہے میرا دماغ اسی دلدل

کی گرم ہوا نے خراب کر دیا ہے۔ یہ تو سب سے آسان راستہ ہے"۔
اچانک عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آسان راستہ ہے ۔۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ صفدر نے
چونک کر پوچھا۔

عمران تیزی سے دلدل کے کنارے پر موجود پٹی کی طرف بڑھا
اس کی نظروں نے اچانک ہی ایک بات نوٹ کی تھی ۔۔۔۔ اس
نے دیکھا تھا کہ پٹری کے نشانات ایک فاصلے سے آگے جا رہے تھے
حالاں کہ وہ پٹری والا شخص اگر اس پٹی پر دونوں پیر رکھ کر چلتا تو یقینا
وہ ایک پیر رکھ کر پھر دوسرا پیر اس کے آگے رکھتا ۔۔۔۔ اور پھر پہلے
والا پیر آگے رکھتا۔ اس طرح نشانات میں دو قدم کا فاصلہ یقینا ہوتا
لیکن یہاں پٹی پر پٹری کے نشانات کا فاصلہ ایک قدم کا تھا۔ جس
سے صاف ظاہر تھا کہ وہ عام انداز میں چلتا ہوا آگے گیا ہے۔ اب
ظاہر ہے صرف ایک پیر سے تو اس پٹی سے گزرا نہ جا سکتا تھا۔ اس
کا مطلب تھا کہ گزرنے والے کا دوسرا پیر کسی اور جگہ پر رہا تھا۔ جب
کہ بظاہر وہاں سپاٹ دیوار سی تھی ۔۔۔۔ اور کوئی ایسی جگہ نہ
تھی جہاں دوسرا پیر رکھا جا سکتا ہو۔ عمران تیزی سے دیوار کی
طرف بڑھا اور اس نے اس جگہ کو دیکھنا شروع کر دیا ۔۔۔۔ جہاں سے
پٹی شروع ہوتی تھی۔ اور پھر اس کی نظریں ایک ابھرے ہوئے پتھر
پر پڑ گئیں۔ یہ پتھر قدرتی کی بجائے مصنوعی معلوم ہوتا تھا ۔۔۔۔ عمران
نے پتھر کو زور سے دبایا لیکن پتھر ساکت رہا۔ پھر اس نے اسے دائیں
بائیں ہلانے کی کوشش کی۔ لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا ۔۔۔۔ عمران ایک

ل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ذہن میں الجھن تھی۔ کیوں
اس کا آئیڈیا درست تھا ۔۔۔۔ لیکن کوئی کلیو نظر نہ آ رہا تھا۔
ں سے اس کے آئیڈیے کی صداقت ثابت ہو سکے۔ وہ چند لمحے
چتا رہا پھر اس نے اچانک پیر اٹھا کر اس پتھر کے اوپر رکھا۔ اور
ے لمحے وہ چونک پڑا ۔۔۔۔ ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ ہوئی۔ اور
ی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سروں پہ سمٹتی چلی گئی۔ اور
ک کے پیچھے ایک فٹ اور ایسی ہی ایک اور دیوار نظر آنے لگی۔ اب
ں دیوار کی جڑ میں ایک دوسری چوڑی پٹی بھی نظر آ رہی تھی۔ اور
طرح دونوں پٹیاں مل کر ایک خاصا چوڑا راستہ بنا رہی تھیں۔
"لو بھئی ۔۔۔۔ اب تو تنویر کا خدشہ دور ہو گیا۔ بہرحال تنویر کی یہ
ٹ کش مجھے ساری عمر یاد رہے گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
وئے کہا۔

"حیرت ہے ۔۔۔۔ تو یہ چکر ہے۔ ہم نے خواہ مخواہ اپنے آدمی
وائے"۔۔۔۔ کراٹے نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے
وئے کہا۔

"اسی لئے تو کہتے ہیں دیوار سے بھی مشورہ کر لو۔ اگر تم بھی میری
طرح اس دیوار سے مشورہ کر لیتے تو تمہارے آدمیوں کی بھی جانیں
بچ جاتیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور عمران کے ساتھی محاورے کے اس خوب صورت استعمال پہ
ل ہی دل میں ہنس پڑے۔
عمران سب سے پہلے اس پٹی پہ قدم رکھ کر آگے بڑھنے لگا۔

اور اس کے بعد کر لٹے اور پھر اس کے سارے ساتھی ایک ایک کر کے بڑے اطمینان سے اس پٹی سے گزرتے ہوئے دلدل کی دوسری طرف پہنچ گئے ——— یہاں بھی پہلے کی طرح ایک ابھرا ہوا پتھر موجود تھا۔ جب اس کے سارے ساتھی دوسری طرف پہنچ گئے تو عمران نے پتھر پر پیر مارا ——— دیوار دوبارہ نمودار ہوئی اور اب سنگلی پٹی پر کی جسے عبور کرنا ناممکن تھا۔ دلدل کی دوسری طرف غار ڈھلان کی صورت میں نیچے عمیق گہرائی میں چلی گئی تھی ——— ایسی گہرائی جس کی کوئی انتہا نہ تھی۔ البتہ سامنے کافی فاصلے پر غار کی دیوار نظر آ رہی تھی جو بالکل سپاٹ دیوار کی طرح تھی۔

"ارے ——— یہ تو معاملہ ہی ختم ہو گیا" ——— صفدر نے اس گہرائی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مجھ سے پوچھو گے کہ ہم نے یہاں پہنچ کر کیا کیا تو میں کہہ دوں کہ ہم یہاں سے واپس چلے گئے تھے ——— یہ ہمارے لئے ناقابل عبور تھی" ——— عمران کے بولنے سے پہلے ہی کمار بول پڑا۔

"اچھا ——— یہ بات ہے تو پھر میں کچھ نہیں پوچھتا۔ ورنہ ہمیں بھی واپس جانا پڑے گا۔ اور فی الحال واپسی کا ہمارا کوئی پروگرام نہیں ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور خاموشی سے سامنے والی سپاٹ دیوار کو دیکھنے لگا ——— اور چند لمحے دیوار کو دیکھنے کے بعد اس نے سرچ لائٹ کے سے انداز میں آنکھیں گھما کر پوری غار کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ لیکن بظاہر کوئی راستہ

نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر ایک آنکڑا سا نکالا ——— اور اسے گھما کر پوری قوت سے سامنے والی دیوار پر دے مارا۔ آنکڑا اڑتا ہوا اس دیوار کی طرف بڑھا اور پھر کھٹاک کی آواز سنائی دی اور آنکڑا کا باریک حصہ اس دیوار میں گھس گیا ——— عمران نے آنکڑے کے دیوار کے ساتھ ٹکرانے کی آواز سن کر اطمینان سے سر ہلایا۔ کیونکہ یہ آواز بتا رہی تھی کہ دیوار اصلی ہے ——— اب عمران نے تھیلے کو اتار کر نیچے رکھا۔ پتری کے نشانات اس غار کے دہانے تک نظر آئے تھے۔ اس کے بعد غائب ہو گئے تھے۔ اس لئے عمران سمجھتا تھا کہ یہاں کوئی ایسا چکر ضرور ہے جس سے وہ لوگ آسانی سے اس عجیب و غریب غار کو کراس کر سکتے ہوں گے۔ ورنہ پتری کے نشانات یقیناً ڈھلان میں جاتے ہوئے ضرور دکھائی دیتے عمران نے تھیلا کھول کر اس میں ایک کمند سی نکالی جس کے سرے پر پہلے جیسا فولادی آنکڑا موجود تھا ——— نائلون کی رسی کا بڑا سا گچھا عمران نے تیزی سے کھولا اور پھر اس نے ساتھیوں کو ایک طرف ہٹنے کے لئے کہا اور جگہ خالی ہوتے ہی اس نے گھما کر آنکڑے کو سامنے والی دیوار پر اس جگہ مارا جہاں دیوار چھت سے جا کر ملتی تھی ——— ایک بار پھر ٹکرانے کی آواز سنائی دی اور اس بار بھی آنکڑا دیوار اور چھت کی جڑ میں جا کر پھنس گیا۔ عمران نے رسی کو کھینچ کر اطمینان کیا اور پھر اس نے رسی کو پکڑا اور تیزی سے ڈھلان میں دوڑتا چلا گیا ——— جیسے ہی رسی تنی عمران کا جسم کسی کٹی ہوئی

پتنگ کی طرح رسی کے سہارے ڈولتا ہوا پوری تیزی سے سامنے
والی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے قدم زمین چھوڑ چکے تھے،
عمران کے ساتھیوں نے سانس روک لئے کیوں کہ آنکڑا
اگر نکل جاتا تو شاید عمران کو وہ زندگی بھر دوبارہ نہ دیکھ سکتے۔ دوسرے
لمحے عمران اس دیوار کے ساتھ جا ٹکرایا ـــــ اس نے دونوں ٹانگیں
آگے کر لی تھیں۔ اور اس کے دونوں پیر ہی دیوار سے جا ٹکرائے
تھے۔ لیکن دوسرے لمحے عمران کے سارے ساتھیوں کے حلق سے
بے اختیار چیخیں نکل گئیں ـــــ کیوں کہ پیر دیوار کے ٹکرانے سے
جو جھٹکا عمران کے جسم کو لگا تھا۔ اس جھٹکے کی وجہ سے دیوار میں
گھسا ہوا آنکڑا ایک جھٹکے سے باہر آ گیا تھا اور تنی ہوئی رسی
یک لخت ڈھیلی پڑ گئی ـــــ اور ظاہر ہے اس کے بعد عمران
کے اس ہولناک اور عبرت ناک انجام پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے
اس کے سوا دوسری کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔

چیف باس اور اس کے ساتھی آپریشن روم میں بیٹھے
امنے دیوار میں نصب سکرین پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔ خیموں
ے جب عمران اور اس کے ساتھی باہر نکلے تھے ـــــ اُسی وقت
یف باس کو اطلاع دے دی گئی تھی اور چیف باس فوراً ہی
پریشن روم میں پہنچ گیا تھا ـــــ وہ خاموش بیٹھا عمران اور اس
کے ساتھیوں کو کوہ پیمائی کے انداز میں غار کے دہانے کی طرف
ڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"کالنگر" ـــــ چیف باس نے قدرے سخت لہجے میں پاس
یٹھے ہوئے کالنگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ـــــ کالنگر نے چونک کر جواب دیا۔

"تم نے کوئی بات نوٹ کی ہے" ـــــ چیف باس
نے کہا۔

"خاص بات ——— سوری سر ——— میں آپ کی بات سمجھ نہ سکا۔ آپ کا اشارہ کس طرف ہے" ——— کالنگر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے مجھے رات بتایا تھا کہ ایک خیمے میں ایک عورت دوسرے خیمے میں ایک مرد اور تیسرے بڑے خیمے میں آٹھ افراد تھے۔ یہ کل تعداد دس ہوئی" ——— چیف باس نے تلخ لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— ایسا ہی تھا سر ——— میں نے درست بتایا تھا" ——— کالنگر نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں جواب دیا۔

"تو اب گنو ——— یہ تعداد میں کتنے ہیں" ——— چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے کالنگر کی آنکھیں خوف اور حیرت سے پھیلتی چلی گئیں ——— کیوں کہ واقعی آنے والوں کی تعداد اس عورت کے علاوہ دس تھی۔ جب کہ اس نے عورت کے علاوہ نو افراد کو دیکھا۔

"یہ گیارہ ہیں جناب ——— مگر ...... " ——— کالنگر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایک آدمی خیموں کے اندر نہ تھا اور اب مجھے یقین آرہا ہے کہ جس سسکی کی آواز واکر نے سنی تھی وہ اس آدمی کی تھی ——— وہ یقیناً خیمے سے باہر اس طرف موجود تھا" ——— چیف باس نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس ——— آپ بھی تو سکرین پر انہیں چیک کر رہے

تھے اگر کوئی باہر ہوتا تو آپ کو بھی نظر آجاتا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ گیارہواں آدمی رات کے کسی حصے میں یہاں پہنچا ہو" ——— کالنگر نے دلیل دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر ساری بات چیف پر ڈال دی تھی۔ تاکہ وہ اپنی وجہ سے اسے کوئی سزا نہ دے سکے۔

"اگر بعد میں پہنچتا تو پھر یقیناً تم لوگوں کی نظروں میں آجاتا۔ تم لوگ تو ساری رات سکرین کو چیک کرتے رہے ہو"
چیف باس کی کرخت آواز سنائی دی۔

"ب ب ——— باس ——— میں کیا کہہ سکتا ہوں گیارہواں آدمی بہرحال اس وقت خیموں میں موجود نہ تھا"
کالنگر سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے یہ لوگ ہماری توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار اور چالاک ہیں۔ بہرحال دیکھو اب یہ لوگ غار میں پہنچ گئے ہیں آگے یہ کیا کرتے ہیں" ——— چیف باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کالنگر کے زرد پڑتے ہوئے چہرے پر دوبارہ خون کی روانی بحال ہونے لگ گئی ——— چیف باس کی بڑبڑاہٹ بتا رہی تھی کہ اس نے کالنگر کی اس کوتاہی کو نظر انداز کر دیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی اب سکرین پر اس غار کے دہانے پر کھڑے نظر آرہے تھے ——— اور سامنے دلدل نظر آرہی تھی۔ ان کی باتیں بھی کمرے میں گونج رہی تھیں۔ اور چیف باس اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے یہ باتیں سن رہے تھے۔ جب جال

کی بات سامنے آئی تو چیف باس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی کیونکہ
کہ اُسے معلوم تھا کہ عمران کا یہ آئیڈیا یقیناً فیل ہو جائے گا ـــــ اور
وہ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے کئی ساتھیوں کی جانیں پہلی ہی غار میں گنوا
بیٹھے گا۔ لیکن پھر وہ چونک پڑا جب اس نے عمران کو اس چٹان
پر زور آزمائی کرتے ہوئے دیکھا۔

"اوہ ـــــ یہ لوگ ـــــ یہ لوگ کیسے ہیں۔ انہیں اس خفیہ
انتظام کا کیسے پتہ چلا۔" ـــــ چیف باس کے لہجے میں شدید حیرت
تھی اور چند لمحوں بعد واقعی سب لوگ بُری طرح اچھل پڑے جب
عمران نے مصنوعی دیوار سمیت کر اصل راستہ نکال لیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کوئی گڑبڑ ہے۔ یہ راستہ انہیں کسی صورت
معلوم نہیں ہو سکتا تھا۔" ـــــ چیف باس نے انتہائی کرخت
لہجے میں کہا۔ اور پھر جب اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بڑے
اطمینان سے اس چوڑے راستے پر چل کر غار کو کراس کرتے دیکھا تو
وہ بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ ـــــ اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہوا تھا۔
بات اس کے پلے نہ پڑ رہی تھی۔ کہ آخر عمران اور اس کے ساتھیوں کو
اس راستے کا کیسے پتہ چل گیا ـــــ اس کے تمام ساتھی دم سادھے
خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ظاہر ہے ایسی سچویشن میں وہ کہہ بھی کیا
سکتے تھے۔ باس چند لمحے کھڑا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر بیٹھ گیا۔

اب عمران اور اس کے ساتھی دوسری غار کے دہانے پر موجود
تھے۔ جس میں ڈھلان تھی۔ چیف باس اور اس کے ساتھیوں کی نظریں
سکرین پر جمی ہوئی تھیں ـــــ کیوں کہ وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے

کہ اب یہ شیطان صفت لوگ کیا کرتے ہیں۔ وہ عمران کو آنکڑا
لٹکتے دیکھتے رہے۔ اور پھر جب عمران نے کمند والا آنکڑا پھینک
کر اس کے ذریعے مخالف دیوار کی طرف جھولا جھولا ـــــ تو باس
ایک بار پھر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر دوسرے لمحے اس کے منہ سے
مسرت بھری آواز نکلی ـــــ کیوں کہ جس آنکڑے کی مدد سے وہ
عمران کو دیوار کے ساتھ لٹکتے دیکھ رہے تھے وہ جھٹکا لگنے کی وجہ سے
اپنی جگہ چھوڑ چکا تھا۔ اور اب ظاہر ہے عمران کے بچ نکلنے کا ایک
فی صد بھی چانس باقی نہ رہا تھا ـــــ چوں کہ پہلی غار میں ہونے والی
باتوں سے اُسے معلوم ہو چکا تھا کہ عمران کون ہے اور انہوں نے
یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ عمران ہی ان کا لیڈر ہے ـــــ اور اب اس
کے خاتمے کے بعد ظاہر ہے اس ٹیم کو واپس ہی جانا پڑے گا۔

ادھر جیسے ہی آنکڑے نے اپنی جگہ چھوڑی اور عمران کے
ساتھیوں کے حلق سے چیخیں نکلیں ـــــ چیف باس اور اس کے
ساتھی مسرت سے چیخ اٹھے۔ مگر دوسرے لمحے ان کی آنکھیں حیرت
سے پھٹتی چلی گئیں۔ ان کے چہرے کے اعصاب خود بخود پھڑپھڑانے
لگے تھے ـــــ کیوں کہ عمران رسی کا تناؤ ختم ہوتے ہی کسی گیند کی
طرح اچھلا تھا اور پھر وہ بازی گروں کے سے انداز میں ہوا میں تقریباً
مڑتا ہوا واپس اس ڈھلان کی طرف پلٹا ـــــ لیکن ظاہر ہے فاصلہ
کافی تھا۔ اس لیے وہ گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ لیکن چیف باس نے اس
کی واپس چھلانگ اور گرنے کے انداز سے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ
وہ ڈھلان پر ہی گرے گا۔ اور اگر اس نے اپنے جسم کو کنٹرول کر لیا

تو شاید اس ڈھلان پر چڑھ کر واپس بھی آ جائے۔ اگر وہ اس طرح نہ پلٹ پڑتا تو پھر اس کا خاتمہ یقینی تھا ــــــ اب معاملہ مشکوک تھا۔ عمران غار کی گہرائی میں غائب ہو چکا تھا۔ اس کے سب ساتھی اپنے ہاتھوں سے منہ چھپائے کھڑے تھے اور اس عورت کے حلق سے تو باقاعدہ سسکیاں سی نکلنے لگی تھیں ــــــ اور جب تھوڑی دیر تک نہ ہی عمران کے اوپر آنے کے آثار دکھائی دیئے اور نہ ہی اس کے ڈھلان پر گرنے کا مخصوص دھماکہ سنائی دیا ــــــ تو چیف باس نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ اس کا خدشہ غلط ثابت ہو رہا تھا عمران اس ڈھلان پر نہ گرا تھا۔ اور اگر گرا بھی تھا تو پھر وہ اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا تھا اور اب ظاہر ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس اندھی غار کی بھینٹ چڑھ چکا تھا۔

عمران جس رسی سے لٹکا ہوا تھا۔ اس کا آنکڑا جھٹکے کی جہ سے اپنی جگہ چھوڑ گیا اور تنی ہوئی رسی ڈھیلی پڑ گئی ــــــ اور س کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی بے اختیار یخوں کی وجہ سے وہ غار گونج اٹھا۔ عمران نے رسی ڈھیلی پڑتے ہی لٹی قلابازی لگائی تاکہ وہ اس ڈھلوان پر جا گرے ــــــ لیکن ان ے دیکھتے ہی دیکھتے وہ غار کی اندھی گہرائی میں غائب ہوتا چلا گیا۔ اور لمران کے ساتھیوں نے بے اختیار منہ چھپا لیے۔ عمران کے اس قدر برت ناک انجام کا تو انہیں تصور تک بھی نہ تھا۔

جولیا تیزی سے اس ڈھلان کی طرف بڑھی لیکن صفدر نے اس کا بازو پکڑ کر اُسے روک لیا۔

"صبر کرو جولیا ــــــ اب صبر کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔" صفدر نے گلوگیر لہجے میں کہا۔

"ماسٹر ۔۔۔ ماسٹر" ۔۔۔ اچانک جوزف اور جوانا جوان کے پیچھے کھڑے تھے، چیختے ہوئے ڈھلان پر دوڑتے چلے گئے۔ کیپٹن شکیل اور تنویر نے انہیں روکنے کی کوشش کی ۔۔۔ لیکن ظاہر ہے ان بپھرے ہوئے دیوؤں کو روکنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ وہ ڈھلان پر دوڑتے ہوئے گہرائی میں اترتے چلے گئے اور پھر چند لمحوں بعد ان دونوں کی چیخیں گہرائی سے برآمد ہوئیں ۔۔۔ اور باہر کھڑے ہوئے افراد کو یوں محسوس ہوا۔ جیسے اچانک بھاری ڈرم ڈھلان سے لڑھکتے ہوئے نیچے جا رہے ہوں۔ اور یہ آواز بھی آہستہ آہستہ معدوم ہوتی چلی گئی۔

کراٹے حیرت سے بت بنا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ یہ اندھی گہرائی والی غار اس کے سامنے تین افراد کو نگل چکی تھی ۔۔۔ جولیا سسکیاں بھر رہی تھی، جب کہ دوسرے ساتھی گنگ کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے ذہن مفلوج ہو چکے تھے، جسم بے حس تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے غار میں مجسمے نصب کر دیئے گئے ہوں ۔۔۔ چند لمحوں بعد صفدر نے جھرجھری لی۔ اور پھر وہ جولیا اور کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگا۔

"اب کیا پروگرام ہے ۔۔۔ عمران تو گیا" ۔۔۔ صفدر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"پروگرام ۔۔۔ لعنت بھیجو اس منحوس مشن پر ۔۔۔ اب واپس چلو۔ فوراً واپس چلو" ۔۔۔ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"مس جولیا ۔۔۔ یہ مشن عمران کا نہ تھا۔ اس لئے عمران کے

جانے کے بعد ہم واپس نہیں جا سکتے۔ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو ہم بھی اس منحوس غار میں چھلانگیں لگا کر عمران سے جا ملیں یا پھر آگے بڑھنے اور مشن مکمل کرنے کی کوئی سبیل سوچیں" ۔۔۔ صفدر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں ۔۔۔ میں استعفیٰ دے دوں گی۔ خودکشی کر لوں گی۔ لیکن اب میں کام نہیں کر سکتی۔ کسی صورت میں بھی کسی حالت میں ی۔ تم چاہو تو کام کر سکتے ہو۔ میں واپس جاؤں گی" ۔۔۔ جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اب ظاہر ہے صفدر کیا جواب دیتا۔ خاموش ہو رہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں واپس جا کر باس سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے تاکہ عمران کے متعلق اسے اطلاع بھی دے دیں اور آئندہ کے لئے تازہ ترین ہدایات بھی لے لیں ۔۔۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور تنویر۔ صدیقی چوہان اور نعمانی نے بھی اس کی تائید کر دی۔ چنانچہ صفدر نے بھی کندھے جھٹکے اور پھر وہ واپس مڑ گئے ۔۔۔ ان سب نے مڑتے مڑتے غار کی اس اندھی گہرائی کو دیکھا جو عمران جیسے عظیم آدمی اور جوانا اور جوزف جیسے ساتھیوں کو نگل گئی تھی ۔۔۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے اس پٹی کی طرف بڑھے۔ صفدر نے عمران کی طرح پتھر پر ٹھوکر لگا کر راستہ چوڑا کیا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتے دلدل کو کراس کر کے غار کے بیرونی دہانے تک پہنچ گئے۔ صفدر نے رسی کو دوبارہ لٹکایا اور پھر باری باری سب اس رسی کے

سہارے نیچے اترتے چلے گئے۔ سب نے نیچے اترنے سے پہلے سلامی کے انداز میں غار کی اندرونی طرف رخ کر کے الوداع کہا اور پھر وہ رسی سے کھسک کر نیچے اتر آئے۔

ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ آنکھیں بجھی ہوئی تھیں ایسا لگتا تھا جیسے وہ اپنی قیمتی ترین چیز لٹا کر آئے ہوں اور اب ان کی زندگی میں ایسا خلا پیدا ہو گیا ہو۔ کہ جسے کبھی نہ بھرا جاسکتا ہو۔

"میرے خیال میں ہمیں اس ڈھلان پہ اتر کر دیکھنا چاہئے تھا کہ آخر عمران۔ جوزف اور جوانا کا کیا ہوا"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے جیپوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا دیکھنا تھا۔۔۔۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ٹوٹے پھوٹے جسم۔ اس کے سوا اور کیا نظر آنا تھا"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بڑبڑا کر خاموش ہو گیا۔

انہوں نے جاتے ہی خیمے لپیٹے۔ انہیں تھیلوں میں ڈالا اور پھر واپس اس طرف کو چلنے لگے جہاں انہوں نے جیپیں چھوڑی تھیں کراٹے ان کے ساتھ تھا۔۔۔۔۔۔ اور واپسی کے سفر میں وہی ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔

فاصلہ طے ہوتے ہی وہ جیپوں کے پاس پہنچ گئے۔ جیپیں محفوظ حالت میں موجود تھیں۔ اس لئے ان کی واپسی کا سفر آسانی سے طے ہو گیا۔۔۔۔۔۔ البتہ ان کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ اور وہ سب خاموش تھے۔ سب کی نظریں خلا میں بھٹک رہی تھیں۔ اور شاید صرف جیپیں چلانے والے ہی راستے کو دیکھ رہے تھے۔

طویل فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ تقریباً چھ گھنٹوں کے بعد پسلوانا کے مضافاتی شہر کوجین پہنچ گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے مسٹر صفدر"۔۔۔۔۔۔ کراٹے نے پاس بیٹھے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم ابھی کسی ہوٹل میں ٹھہریں گے۔ اس کے بعد کیا ہو گا۔ یہ ہم نہیں جانتے۔ ہو سکتا ہے ہمیں مشن پہ واپس جانا پڑے یا واپس پاکیشیا روانہ ہو جائیں۔۔۔۔۔۔ اس کے متعلق فی الحال کچھ کہہ نہیں سکتے۔ البتہ آپ اگر چاہیں تو واپس جا سکتے ہیں۔ آپ کی امداد اور تعاون کے لئے ہم ہمیشہ مشکور رہیں گے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر صفدر۔۔۔۔۔۔ کہ میں پرنس جیسے دوست کو اپنے ہاتھوں سے گنوا بیٹھا۔ اور میں اسے بچانے کے لئے کچھ نہ کر سکا اس کا مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا۔۔۔۔۔۔ بہرحال میں اب واپس فاراک جاؤں گا۔ اور ہاں۔۔۔۔۔۔ فاراک میں آپ لوگ جب بھی آئیں۔ مجھے ضرور ملئے گا۔ پرنس کے ساتھیوں سے مل کر مجھے بے حد خوشی ہو گی۔ اور جو خدمت مجھ سے ہو سکی وہ میں ضرور کر دوں گا۔ ویسے تو مس جولیا میرا ٹھکانہ جانتی ہیں۔۔۔۔۔۔ اس کے باوجود فاراک پہنچ کر آپ کسی کیفے۔ ہوٹل۔ گیم کلب میں صرف میرا نام لے دیں مجھ تک اطلاع پہنچ جائے گی"۔۔۔۔۔۔ کراٹے نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"جب بھی ایسا موقع آیا ہم ضرور ملاقات کریں گے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا اور پھر کراٹے نے ایک ہوٹل کے سامنے جیپ روک دی

چوں کہ اس کی جیپ سب سے آگے تھی، اس لئے باقی جیپیں اس کے پیچھے رک گئیں۔

"یہ جیپیں میری ملکیت ہیں۔ اگر آپ انہیں چھوڑنا چاہیں تو آپ اس نمبر پر فون کر کے میرا نام لے کر کہہ دیں وہ لوگ جیپیں لے جائیں گے ــــ اور پھر میرے پاس پہنچ جائیں گی۔ ورنہ آپ جب تک چاہیں انہیں استعمال کر سکتے ہیں" ــــ کراٹے نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کارڈ نکال کر صفدر کی طرف بڑھا دیا جس پر صرف فون نمبر لکھا ہوا تھا ــــ صفدر نے کارڈ کو ایک نظر دیکھا اور جیب میں ڈال لیا۔

"آئیے ــــ میں آپ کو کمرے بک کرا دوں۔ یہ ہوٹل میرے دوست کا ہے آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی" ــــ کراٹے نے ہوٹل کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر انہیں فوری طور پر بہترین لوکیشن کے کمرے مل گئے ــــ ہوٹل کا منیجر تو مارٹن کراٹے کے سامنے یوں بچھا جا رہا تھا جیسے کراٹے ہی ہوٹل کا مالک ہو۔

"آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ کسی چیز کی بھی ضرورت ہو۔ رقم کے ساتھ ساتھ کسی بھی چیز کی چاہے وہ ایٹم بم ہی کیوں نہ ہو۔ آپ منیجر سے بلا تکلف کہہ دیجئے وہ مہیا کر دے گا ــــ اور جب تک آپ یہاں رہیں گے آپ کو کوئی پیمنٹ نہیں کرنا ہو گی" ــــ کراٹے نے انہیں کمروں میں پہنچانے کے بعد صفدر سے کہا۔

"ارے ــــ ایسی کوئی بات نہیں" ــــ صفدر نے کہا۔

"بہرحال ــــ یہ میرا فرض تھا۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ خدا حافظ" کراٹے نے کہا اور پھر وہ صفدر سے ہاتھ ملا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

صفدر چوں کہ کمرے میں اکیلا تھا ــــ اس لئے کراٹے کے جانے کے بعد وہ ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور پھر ایک ایک کر کے سارے ساتھی وہاں اکٹھے ہو گئے۔

"اب ایکسٹو سے کیسے رابطہ قائم ہو گا ــــ کیا فون کریں" جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے یہی کرنا ہو گا ــــ ہمارے پاس جو ٹرانسمیٹر ہیں وہ محدود حیطہ عمل کے ہیں۔ اس لئے وہ تو کام نہیں آ سکتے" ــــ صفدر نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا فون اٹھایا۔ اور آپریٹر کو پاکیشیا کال کرنے کے لئے کہا۔ ایکسٹو کا مخصوص فون نمبر بھی اس نے آپریٹر کو لکھا دیا۔ اور فون رکھ دیا ــــ سب خاموش بیٹھے دانتوں سے ہونٹ کاٹ رہے تھے۔

"تم خود باس سے بات کرنا میرا حوصلہ نہیں پڑے گا ایسی خبر سناتے ہوئے" ــــ جولیا نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور صفدر نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ صفدر نے کہا۔

"پاکیشیا بات کیجئے پلیز" ــــ آپریٹر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد

ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز رسیور پر ابھری۔

"یس" ——— ایکسٹو نے صرف یس کہنے پر ہی اکتفا کیا تھا وہ شاید فارن کال پر ایکسٹو کا لفظ دوہرانا نہ چاہتا تھا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب ——— پنسلوانا کے شہر کاچین سے" صفدر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— کیا بات ہے" ——— ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"سر ——— ایک افسوس ناک خبر ہے سر......" صفدر نے کہا۔ اور پھر اس کی زبان لڑکھڑا گئی۔ اُسے بھی شاید عمران کی خبر دینے کا حوصلہ نہ پڑ رہا تھا۔

"کیا خبر ہے ——— بولو ——— تمہید مت باندھو" ایکسٹو کا لہجہ کرخت ہو گیا۔

"سر ——— عمران صاحب ہم سے بچھڑ گئے ہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے" ——— صفدر نے جی کڑا کر کے کہہ ہی دیا۔

"مطلب یہ کہ عمران ہلاک ہو گیا ہے ——— یہی مطلب ہے نا تمہارا" ——— ایکسٹو نے یوں سپاٹ لہجے میں کہا جیسے عمران کی بجائے وہ کسی سانپ بچھو کی ہلاکت کی بات کر رہا ہو۔ جب کہ صفدر کی ہمت نہ پڑ رہی تھی کہ وہ ہلاک یا موت کا لفظ عمران کے ساتھ لگائے ——— اور ایکسٹو کی بات اور لہجہ سن کر صفدر کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا۔ اسے ایکسٹو کی طرف سے اس قدر بے حسی کی شاید امید نہ تھی ——— لیکن اس نے اپنے آپ

کو کنٹرول میں رکھا۔ ورنہ اس کی جگہ جولیا ہوتی تو نجانے اس کا کیا حشر ہوتا۔

"یس سر ——— یہی مطلب ہے" ——— صفدر نے بھی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا تھا اُسے ——— کیا مخالفوں نے اُسے گولی مار دی ہے۔ یا کسی غار کی دلدل میں گر گیا ہے" ——— ایکسٹو نے بڑے بے نیازانہ سے لہجے میں پوچھا۔ اور صفدر نے جواب میں ہونٹ چباتے ہوئے مختصر الفاظ میں سارا واقعہ سنا دیا۔

"لیکن تم لوگ واپس کیوں چلے آئے۔ کیا عمران۔ جوزف اور جوانا کی موت سے مشن مکمل ہو گیا تھا یا تنظیم کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ کیا تمہیں اسی لئے تنظیم میں رکھا گیا ہے کہ ایک غیر متعلق آدمی کی موت کے ساتھ ہی تم بزدلوں کی طرح چہرے لٹکائے اور کندھے جھکائے واپس آجاؤ ——— کیا تمہارے اندر کوئی صلاحیتیں موجود نہیں ہیں کیا تم سب اندھے ہو اور عمران کی لاٹھی کے سہارے تم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ جولیا کہاں ہے" ——— ایکسٹو کا لہجہ بے حد کرخت ہوتا چلا گیا۔ اور صفدر نے دانت پیستے ہوئے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔ اُسے زندگی میں پہلی بار ایکسٹو پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا۔ آج سے پہلے جب بھی جولیا ایکسٹو کو پتھر کہتی تھی تو صفدر جولیا کی جذباتیت پر ہنس پڑتا تھا ——— لیکن اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ خود غلطی پر تھا۔ ایکسٹو واقعی ایک ایسا پتھر ہے۔ جس پر کوئی جذباتی بات اثر نہیں کرتی۔

"یس سر ۔۔۔ جولیا سپیکنگ" ۔۔۔ جولیا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جولیا ۔۔۔ تم سب کی لیڈر رہو۔ کیا تم انہیں واپس لے آئی ہو" ۔۔۔ ایکسٹو نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ میں انہیں واپس لے آئی ہوں۔ اور میں کیا کرتی ۔۔۔ وہاں غار کی دیواروں سے سر پھوڑتی۔ آگے جانے کا راستہ نہ تھا۔ عمران ختم ہو چکا تھا۔ اور ہمیں مشن کے بارے میں کوئی بنیادی معلومات بھی نہیں ۔۔۔ اور عمران کی اس طرح اندوہناک موت کے بعد ہمارے دماغ مفلوج ہو چکے تھے۔ ایسی صورت میں اس کے سوا اور کیا بھی کیا جا سکتا تھا" ۔۔۔ جولیا جو شاید بھری بیٹھی تھی نے زندگی میں شاید پہلی بار اس طرح کی جرأت کا مظاہرہ کر دیا تھا کہ ایکسٹو کو ایسا جواب دے دیا تھا۔

اس کے ساتھی حیرت سے جولیا کی شکل دیکھنے لگے۔ انہیں خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ جولیا کبھی ایکسٹو کے ساتھ اس لہجے میں بات کہہ سکتی ہے۔

"جولیا ۔۔۔ تم شاید ہوش میں نہیں ہو۔ سنو ۔۔۔ مجھے خود عمران کی موت کا افسوس ہے۔ لیکن اس افسوس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائیں بلکہ ہمیں عمران کا چھوڑا ہوا ادھورا مشن بہرحال پورا کرنا ہے ۔۔۔ یہ مشن ہمارے لئے چیلنج ہے۔ اور ہم نے اس چیلنج کو ہر صورت میں کامیاب کرنا ہے۔ اس لئے بجائے عمران کی موت پر افسوس کرنے کے آگے بڑھو۔ اور اس مشن کو

مکمل کرو تا کہ عمران کی روح کو سکون ہو" ۔۔۔ ایکسٹو کا لہجہ اس بار نرم تھا۔ وہ شاید سمجھ گیا تھا۔ جولیا جذبات کی اس انتہا پر پہنچ چکی ہے کہ اگر اسے سنبھالا نہ گیا تو وہ نجانے کیا کہہ دے۔

"ٹھیک ہے سر ۔۔۔ آپ ہمیں مزید ہدایات دیں ہم یہ مشن مکمل کرنے پر تیار ہیں" ۔۔۔ جولیا نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

ایکسٹو کے الفاظ نے واقعی اس کے ذہن پر اچھا اثر چھوڑا تھا۔

"تم کہاں ٹھہری ہوئی ہو" ۔۔۔ ایکسٹو نے پوچھا۔

"ہوٹل ہنی مون میں" ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ تم وہیں ٹھہرو۔ جب تک میں تم سے دوبارہ رابطہ قائم نہ کر دوں۔ میں جلد ہی دوبارہ رابطہ قائم کروں گا گڈ بائی" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات تھے جیسے اس نے کوئی بہت بڑا قلعہ سر کر لیا ہو۔

"گڈ شو جولیا ۔۔۔ آج واقعی پتہ چلا ہے کہ جرأت کسے کہتے ہیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شکریہ ۔۔۔ ایکسٹو نرم پڑ گیا تھا۔ ورنہ آج میں نے سوچ لیا تھا کہ اسے ایسی کھری کھری سناؤں گی کہ ساری عمر زخم چاٹتا رہ جائے گا" ۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب ہمیں یہاں ٹھہرنا ہو گا۔ جب تک دوبارہ باس رابطہ قائم نہ کرے۔ میرے خیال میں اب ہمیں اپنے کمروں میں جانا چاہئے"

جولیانے کہا اور باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر صفدر کو گڈ بائی
کہہ کر اس کے کمرے سے نکل گئے ____ صفدر تھکے تھکے انداز میں
اٹھا اور اس نے دروازے کو اندر سے چٹخنی لگائی اور دوبارہ کرسی
پر بیٹھ گیا۔ اس کا جی سونے کے لئے نہ چاہ رہا تھا۔ بس طبیعت بجھی
بجھی تھی ____ اسے کرسی پر بیٹھے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے
کہ اچانک وہ چونک پڑا۔ اس کی کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی سے
نکلنے والی کیل بار بار چھبنے لگی تھی ____ اس کا مطلب تھا کہ ٹرانسمیٹر
پہ کال ہے۔ اس نے حیرت سے گھڑی کو دیکھا۔ اسے سمجھ نہ آرہی تھی
کہ کال کس کی ہوسکتی ہے۔ ساتھی تو ابھی وہاں سے گئے تھے۔ اور
ان کی طرف سے کال کی کوئی تک نہ بنتی تھی ____ اور کوئی ایسا آدمی
نہ تھا جو اس مخصوص ٹرانسمیٹر پہ کال کرسکتا۔ اس نے تعجب بھرے
انداز میں ونڈ بٹن دبا دیا۔ اور ونڈ بٹن دبتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہوگیا
کیونکہ ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دباتے ہی گھڑی پہ بارہ کا ہندسہ
تیزی سے جلنے بجھنے لگا تھا ____ اور یہ ہندسہ صرف عمران کے
ٹرانسمیٹر سے مخصوص تھا۔ اس ہندسے کے جلنے بجھنے کا مطلب تھا
کہ کال عمران کی طرف سے ہے ____ مگر عمران تو مر چکا تھا۔ پھر یہ کال۔
اور صفدر آنکھیں پھاڑے اس ہندسے کو جلتے بجھتے دیکھتا رہا۔ اس
کا دماغ ایک بار پھر ماؤف ہوچکا تھا۔

چیف باس کی تیز نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران
ی گہرائی میں غائب ہوچکا تھا۔ اور پھر اس نے دو حبشیوں کو
تحاشا انداز میں دوڑ کر اس ڈھلان پہ اترتے دیکھا۔
"اوہ ____ یہ احمق بھی گئے" ____ چیف باس نے کہا۔ اور
لمحوں بعد جب وہ بھی اس غار میں غائب ہوگئے تو اس نے
طویل سانس لیا۔
"دو اور ختم ہوئے ____ باقی کیوں کھڑے ہیں"
ب باس نے کہا۔
"یہ ان دونوں حبشیوں سے زیادہ سمجھدار ہیں" ____ کالنگر
کہا اور چیف باس نے سر ہلا دیا۔
اور پھر وہ باقی ماندہ افراد کی باتیں سننے لگے۔ ان کے درمیان
ن کے سلسلے میں بحث مباحثہ ہو رہا تھا ____ وہ عورت جس کا

نام جولیا تھا واپس جانے پر اصرار کر رہی تھی جب کہ صفدر نام کا
آدمی آگے بڑھنے کی بات کر رہا تھا ـــــ پھر ایک تیسرے آدمی
نے تجویز پیش کی کہ وہ واپس جائیں اور اپنے باس سے بات کریں
چنانچہ وہ واپس مڑ گئے ـــــ چیف باس اب کرسی پر بیٹھا ان کی
واپسی دیکھتا رہا۔ وہ غار سے اتر کر خیموں کی طرف گئے۔ انہوں نے
خیمے لپیٹے اور پھر وہ آگے بڑھتے چلے گئے ـــــ جب تک وہ نظر
آتے رہے۔ چیف باس انہیں دیکھتا رہا۔ جب وہ سکرین کی حدود
کراس کر گئے تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے میز کے
کنارے پر ایک بٹن دبایا اور سکرین ایک جھماکے سے تاریک
ہو گئی۔

"یہ مسئلہ تو بہتر انداز میں ختم ہو گیا۔ اب میرے خیال میں یہ لوگ
واپس نہیں آئیں گے ـــــ ان کا لیڈر تو ختم ہو گیا اور مجھے وہی
ان میں سب سے زیادہ ذہین محسوس ہو رہا تھا۔ حالانکہ بظاہر وہ
احمق سا آدمی تھا" ـــــ چیف باس نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ـــــ آپ کا خیال درست ہے۔ اب یہ لوگ
واپس آنے کی ہمت نہیں کریں گے۔ کیونکہ ایک تو ان کا لیڈر
ختم ہو گیا ہے دوسرے یہ کہ انہیں آگے بڑھنے کا طریقہ معلوم نہیں
یہ واپس آ کر بھی کیا کریں گے ـــــ کس طرح آگے بڑھیں گے"
کالنگر نے جواب دیا۔ اور چیف باس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
جیسے وہ کالنگر کی بات کی مکمل تائید کر رہا ہو۔

"باس ـــــ اگر آپ حکم کر دیں تو ہم اس غار میں اتر کر ان کی
دل کو چیک کر لیں تاکہ ان کی موت کا حتمی تعین ہو سکے"
لی نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو اب تک واپس
آتے" ـــــ تیسرے آدمی کالچر نے برا سا منہ بناتے ہوئے
ہا۔

"اس کی ضرورت ہے کالچر ـــــ گڈلی ٹھیک کہہ رہا ہے۔
ہیں اندازے پر سب کچھ نہیں چھوڑ دینا چاہئے۔ بہرحال یہ تو طے
ہے کہ وہ زندہ نہیں ہو سکتے ـــــ لیکن اگر ہم ان کی لاشوں کو
ھوں سے دیکھ لیں تو اس میں کیا حرج ہے" ـــــ چیف باس
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس باس ـــــ آپ بہرحال بہتر سمجھ سکتے ہیں"
نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے گڈلی ـــــ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچو
ان کی لاشیں اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ کتنی دیر میں انتظام کر لو گے اس
کے اندر جانے کا" ـــــ چیف باس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے
ہا۔

"باس ـــــ مجھے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے
اہئیں" ـــــ گڈلی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے
ہا۔

"گڈ ـــــ ان کی لاشیں بلیک روم میں پہنچا کر مجھے رپورٹ

کرو۔ میں مشین روم میں ہوں گا۔" —— چیف باس نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"میرے خیال میں باس کو واپس جانے والوں کی اس وقت تک نگرانی کرنی چاہیئے جب تک کہ وہ پنسلوانا سے واپس نہ جاتے۔" —— کالنگر نے چیف باس کے جانے کے بعد کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے —— اول تو وہ واپس نہیں آئیں گے اور اگر آئے بھی سہی تو ظاہر ہے انہی غاروں میں ہی آئیں گے اور تم جانتے ہو کہ جیسے ہی کوئی غار میں داخل ہوا۔ کمپیوٹر اس کی نشانا سب کو کر دے گا۔" —— گڈلی نے جواب دیا۔ اور پھر وہ تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ کیوں کہ اس نے چیف باس سے دو گھنٹے میں لاشیں لے آنے کا وعدہ کیا تھا —— اور اُسے معلوم تھا کہ اگر اس نے وعدہ پورا نہ کیا تو نتیجہ اس کی موت بھی ہو سکتا ہے۔ باس ایسے معاملات میں بے حد سخت تھا۔

کمرے سے نکل کر وہ ایک راہ داری میں سے ہوتا ہوا ایک اور چھوٹے سے کمرے میں آ گیا —— یہاں ایک بڑی سی مشین دیوار کے ساتھ نصب تھی۔ مشین کے سامنے ایک میز اور کرسی موجود تھی۔ جو اس وقت خالی پڑی ہوئی تھی —— گڈلی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں رکھے ہوئے چھوٹے سے راڈ کو باہر نکالا جس پر چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بٹن لگے ہوئے تھے —— گڈلی نے ایک بٹن دبایا۔ تو سامنے دیوار میں نصب مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور

ان پر نصب مختلف بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ مشین کے ان میں ایک چھوٹی سی سکرین تھی جو روشن ہو گئی تھی —— پہلے سکرین پر روشنی کے جھماکے سے ہوتے رہے۔ اس کے بعد بہت بڑے ہال کا منظر اس پر واضح ہو گیا —— اس ہال ہر طرف عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں۔ یہ چھوٹی بڑی مشینیں ائی جدید انداز کی تھیں اور اس وقت سب باقاعدہ کام کر تھیں —— ہال کے ایک کونے میں صرف ایک آدمی سفید کا کوٹ پہنے ایک میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر ایک تکونی شین موجود تھی —— جس پر بے شمار ڈائل تھے۔ اور ان ڈائلوں سوئیاں تھرک رہی تھیں۔ سفید کوٹ پہنے ہوئے شخص خاموشی ان ڈائلوں کو دیکھ رہا تھا۔

گڈلی نے راڈ پر لگا ہوا ایک اور بٹن دبایا تو سفید کوٹ والے سامنے رکھی ہوئی مشین کے کونے میں ایک چھوٹا بلب تیزی سپارک کرنے لگا —— اور وہ سفید کوٹ والا بلب کے جلتے ونک پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگا ایک بٹن آن کر دیا۔

"مائیکل —— میں گڈلی بول رہا ہوں۔" —— گڈلی نے ڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس —— میں اٹنڈ کر رہا ہوں۔" —— مائیکل نے دبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤٹ پوائنٹ نمبر دو کے متعلق کیا رپورٹ ہے۔" —— گڈلی

نے پوچھا۔

"باس ——— تین افراد آؤٹ پوائنٹ کی گہرائی میں گر گئے ہیں اور باقی افراد واپس جا چکے ہیں۔ چونکہ چیف باس کا حکم تھا کہ کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا جائے اس لئے میں خاموش رہا"۔ ——— مائیکل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— اب ہمیں آؤٹ پوائنٹ نمبر دو کی گہرائی میں سے ان تینوں افراد کی لاشیں نکال کر بلیک روم میں پہنچانی ہیں۔ چیف باس نے اس کا حکم دیا ہے"۔ ——— گڈلی نے کہا۔

"اس کے لئے تو سر آؤٹ وے کھولنا پڑے گا۔ اور گہرائی میں اتر کر ہی لاشیں نکالنی ہوں گی"۔ ——— مائیکل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیکن ان کی لاشوں کو باہر نکالنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔ تم مجھے ریکارڈ دیکھ کر بتاؤ کہ آؤٹ پوائنٹ نمبر دو کی گہرائی کتنی ہے ——— اور اس کی گہرائی میں وہ لاشیں کہاں اور کس حالت میں ہوں گی تاکہ میں اس کے مطابق طریقہ اختیار کروں"۔ گڈلی نے کہا۔

"یس سر ——— میں ابھی بتاتا ہوں"۔ ——— مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھی ہوئی مشین کے دائیں سائیڈ پر نصب بے شمار بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی ایک ٹائپ رائٹر کے کی بورڈ جیسا تختہ مشین سے باہر آ گیا ——— مائیکل نے ٹائپ کرنے کے انداز میں مختلف

بانے شروع کر دیئے اور اس کے بعد تختے کو واپس اندر دھکیل لکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز ابھری ——— اور پھر سامنے دیوار ماتھ نصب ایک چھوٹی سی مشین کی سکرین پر جھماکے سے ع ہو گئے۔

چند لمحوں بعد اس پر تحریر ابھر آئی۔ گڈلی کو بھی سکرین واضح طور ر آ رہی تھی۔ وہ اس پر ابھرنے والی تحریر کو غور سے پڑھنے لگا۔ آؤٹ پوائنٹ نمبر دو گہرائی ایک سو پچاس فٹ۔ گہرائی میں لا قدرتی مجموعہ جس کی گہرائی پندرہ فٹ۔ اس کے بعد سخت نا"۔ ——— کمپیوٹر نے سکرین پر تحریر نمودار کر دی تھی۔

ٹھیک ہے مائیکل"۔ ——— اس کے لئے ہمیں ایف۔ فائیو کام دے جائے گی۔ یہ لاشیں یقیناً اس پانی میں تیر رہی ہوں انہیں وہاں سے بآسانی نکالا جا سکتا ہے"۔ ——— گڈلی نے کہا۔

یس باس ——— اتنی گہرائی کے لئے ایف۔ فائیو کرین صحیح رہے پھر اسے پوائنٹ نمبر دو میں نصب بھی کیا جا سکتا ہے"۔

انے مشین کا بٹن آف کرتے ہوئے جواب دیا۔ اور دیوار میں لگی سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی۔

او کے"۔ ——— گڈلی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ میں ے ہوئے راڈ کے مختلف بٹن دبا کر اس نے میز کی دراز کھولی اور لو واپس دراز میں رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اب باقی مشن اس کے لئے آسان چنانچہ وہ ایف۔ فائیو کرین والے شعبے کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہاں سے ا۔ فائیو کرین کو آؤٹ پوائنٹ پر لے جانے کا بندوبست کر سکے۔

دیوار و چھت کی جڑ میں نصب آنکڑہ ـــــ جھٹکا کھا کر بیچ
باہر کو نکلا۔ عمران کے ہاتھوں میں موجود رسی یک لخت ڈھیلی پڑ گ
اُسی لمحے عمران کے ذہن میں صورت حال واضح ہو گئی ـــــ اس
ایک لمحہ ضائع کئے بغیر الٹی چھلانگ لگائی تاکہ وہ کسی طرح ڈھلان
گرے اس طرح وہ اپنے آپ کو اندھی گہرائی میں گرنے سے بچا سکتا
لیکن ڈھلان اور غار کی دوسری دیوار کا فاصلہ عمران کی توقع سے
نکلا ـــــ اور نتیجہ یہ کہ الٹی چھلانگ لگانے کے باوجود عمران کا
ڈھلان پر گرنے کی بجائے گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ ایسی گہرائی جس
بظاہر کوئی انتہا نہ تھی ـــــ عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے
اچانک آسمان کی بلندیوں سے زمین کی گہرائیوں میں گر رہا ہو۔ ا
نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی ـــــ لیکن جی
جیسے اس کا جسم نیچے گرتا چلا گیا حواس اس کا ساتھ چھوڑتے چلے گ

اور پھر نجانے کس وقت حواس مکمل طور پر اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔ بس آخری
احساس جو اس کے ذہن میں نمایاں تھا کہ اب اس کا زندہ بچ نکلنا
ناممکن ہو چکا ہے ـــــ اور اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریک
پردہ کھنچتا چلا گیا۔

لیکن پھر نجانے کس طرح تاریک پردے میں شگاف پڑے۔ اور
ہلکی روشنی کی کرنیں اس کے ذہن میں چنگاریوں کے سے انداز میں
پھوٹنے لگیں ـــــ اس کے مردہ احساسات دوبارہ زندہ ہو
رہے تھے۔ اُسے یوں محسوس ہونے لگ گیا تھا جیسے اُسے کوئی مار مار
کر جھنجھوڑ رہا ہو ـــــ لیکن اس کا جسم مفلوج ہو اور وہ جواب میں کوئی
حرکت نہ کر سکتا ہو۔ لیکن جسمانی احساسات آہستہ آہستہ ابھرنے لگے
پھر عمران کی آنکھیں کھل گئیں ـــــ آنکھیں کھلتے ہی اُسے پہلا
احساس شدید سردی کا ہوا۔ اس قدر شدید سردی کہ شاید قطب جنوبی
پر رہنے والوں نے بھی کبھی اس قدر شدید سردی کا سامنا نہ کیا ہو۔
آنکھیں کھلنے کے باوجود انتہائی تاریکی نے اُسے چاروں طرف سے
ڈھانپ رکھا تھا ـــــ روشنی کی معمولی سی کرن بھی کہیں محسوس
نہ ہو رہی تھی۔ اس کا شعور جیسے جیسے جاگتا گیا اس کے احساسات میں
تبدیلی آتی چلی گئی ـــــ اور پھر اسے یہ احساس ہو گیا کہ اس کا جسم
ٹھنڈے پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔ البتہ سر کسی ٹھوس دیوار سے ٹکا ہوا ہے۔
سر میں اب شدید ٹیسیں بھی اٹھنے لگی تھیں ـــــ ایسی ٹیسیں جیسے کسی
نے بھرپور انداز میں اس کے سر پر ضرب لگائی ہو۔ اُسے اپنے سر کے
پچھلے حصے میں ہلکی سی چپچپاہٹ کا بھی احساس ہونے لگا۔ اور پھر اس

کی آنکھیں اس گہری تاریکی کی عادی ہونے لگیں تو اسے گہری تاریکی کے
باوجود ارد گرد کا ہلکا سا خاکہ ذہن میں اجاگر ہوتا محسوس ہوا ـــــــ سیاہ
دیواروں کے درمیان سیاہ پانی اور اس میں ڈوبا ہوا اس کا جسم اور
اس کے ساتھ ہی اسے یاد آ گیا کہ وہ کس طرح آنکڑا اچانک باہر نکل آنے
کی وجہ سے گہرائی میں گرتا چلا گیا تھا ـــــــ اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ایک طویل سانس لی۔ صورت حال اب زیادہ واضح ہو گئی تھی۔
صاف ظاہر تھا کہ اس گہرائی کی انتہا میں ٹھنڈے پانی کا مجموعہ تھا۔
جس میں عمران آ کر گرا تھا ـــــــ اور شاید یہ پانی ہی تھا جس نے اس
کے جسم کو ریزہ ریزہ ہونے سے بچا لیا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے مردہ احساسات
صور اسرافیل پھونکے جانے کے بعد ہی زندہ ہو سکتے تھے ـــــــ اس
نے اپنے جسم کو باقاعدہ حرکت دی۔ اور یہ دیکھ کر اسے اپنے دل
میں بے پناہ مسرت کا احساس ہوا کہ اس کا جسم صحیح سلامت تھا۔
کہیں کوئی ٹوٹ پھوٹ نہ تھی ـــــــ اس نے اپنا ہاتھ اونچا کر کے
اپنے سر کی پشت تھپتھپائی تو اسے ایک ہلکی سی چپچپاہٹ کا احساس ہوا۔
اور وہ سمجھ گیا کہ یہ چوٹ گرتے وقت نہیں لگی ـــــــ ورنہ اس کی
کھوپڑی یقیناً سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی ہوتی۔ ایسا اس کے
جسم کے پانی میں تیرتے ہوئے ہوا ہے۔ اور شاید یہی ضرب تھی جس
نے اس کے ذہن کو موت سے زندگی کی طرف دھکیل دیا تھا ـــــــ یہ
بھی قدرت کا ہی کرشمہ ہے کہ بعض چوٹیں انسان کو زندگی سے موت
کی وادی میں دھکیل دیتی ہیں اور بعض اسے موت کے جبڑوں سے
باہر نکال پھینکتی ہیں ـــــــ اگر عمران کے سر کو یہ چوٹ نہ لگتی تو یقیناً

وہ اس بے ہوشی کے عالم میں ہی اس یخ پانی میں ختم ہو جاتا۔
احساسات کے مکمل طور پر جاگنے کے بعد عمران نے اپنے جسم کو
حرکت دی اب وہ پانی سے نکل کر کوئی محفوظ کنارہ ڈھونڈھنا چاہتا
تھا ـــــــ لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم کسی سخت چیز سے ٹکرایا۔ یہ
سخت چیز اتنی سخت بھی نہ تھی کہ اس پر چٹان کا گمان ہوتا۔ لیکن تھی
ہر حال سخت ـــــــ عمران نے گھوم کر اسے ہاتھ سے ٹٹولا۔ اور
دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ یہ کوئی انسانی جسم تھا۔ عمران انسانی جسم
کا احساس ہوتے ہی بری طرح چونک پڑا ـــــــ اس کا مطلب تھا
کہ وہ یہاں اکیلا نہیں ہے۔ لیکن یہ کون ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ وہ تو
اچانک آنکڑا نکلنے کی وجہ سے گرا تھا۔ اور ٹیم میں ایسا کوئی احمق
اس کی نظر میں نہ تھا جو جان بوجھ کر نیچے چھلانگ لگا دیتا ـــــــ اسی لمحے
اسے اپنی واٹر پروف جیکٹ میں پنسل ٹارچ کا خیال آیا۔ اس نے
فوراً ہی واٹر پروف جیکٹ کی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں چند
لمحوں بعد وہ اس کی زپ کھولنے اور اس میں سے ٹارچ نکالنے میں
کامیاب ہو گیا ـــــــ اور پھر اتھاہ تاریکی میں حقیقی روشنی کی لکیر نمودار
ہو گئی۔ اور روشنی کی یہ لکیر گھومتی ہوئی اس جسم پر پڑی جس سے
عمران ٹکرایا تھا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا ـــــــ کیوں کہ یہ
جسم جوانا کا تھا۔ اور اسے اس کے ساتھ ہی کچھ فاصلے پر جوزف کا جسم
بھی اس پانی میں تیرتا نظر آنے لگ گیا۔ اور عمران کے حلق سے ایک
طویل سانس نکلی ـــــــ اس نے ہاتھ بڑھا کر جوانا کے سینے پر ہاتھ
رکھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ جوانا

زندہ تھا۔ عمران اب تیرتا ہوا جوزف کی طرف بڑھا۔ جوزف کا سانس بھی چل رہا تھا ——— لیکن عمران جانتا تھا کہ اگر ان دونوں کو اور خود اپنے جسم کو بھی اگر جلد از جلد اس یخ بستہ پانی سے باہر نہ نکالا گیا تو چلتا ہوا سانس رک بھی سکتا ہے ——— اس نے پنسل ٹارچ کو اب چاروں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ یہ جگہ اندھے کنویں کی طرح تھی۔ اس کی ٹارچ کی روشنی اتنی طاقتور نہ تھی کہ وہ بہت دور تک روشنی کر سکتی ——— اس لئے عمران سمجھ گیا کہ وہ ڈھلان جو نیچے کی طرف جا رہی تھی۔ یقیناً کہیں اچانک ختم ہو گئی ہو گی۔ اور اس کے بعد یہ کنواں سا ہی رہ جاتا ہو گا ——— جوزف اور جوانا نے یقیناً عمران کے اچانک گرنے کی وجہ سے یہ سوچا ہو گا کہ وہ اس ڈھلان کے ذریعے نیچے جا کر اُسے بچا لیں گے ——— اور اس طرح وہ بھی اس اندھے کنویں کا شکار ہو گئے ہوں گے۔ اب مسئلہ تھا باہر نکلنے کا۔ اور باہر نکلنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی۔ اس نے ٹارچ کی روشنی میں اچھی طرح اردگرد کا جائزہ لیا اور پھر اس کی نظریں ایک تختے کی صورت میں ابھری ہوئی چٹان پر پڑ گئیں ——— یہ چٹان انتہائی دائیں کونے میں باہر کو ابھری ہوئی تھی اور عمران اللہ تعالیٰ کی قدرت کا دل ہی دل میں قائل ہونے لگا کہ یہ باہر کو نکلی ہوئی چٹان غار کے اس کونے کی طرف تھی جو غار کے دہانے کے الٹی طرف تھا ——— ورنہ ظاہر ہے عمران، جوزف اور جوانا پانی کی بجائے اس چٹان پر گرتے اور اس کے بعد کا تصور ہی لرزہ خیز ہوتا ——— لیکن اب یہ چٹان ایک قدرتی

پناہ گاہ ثابت ہو سکتی تھی۔ عمران نے جوزف کا ہاتھ پکڑا اور اُسے کھینچتا ہوا اس چٹان کی طرف بڑھ گیا ——— اور پھر جب اس نے بے ہوش جوزف کو اٹھا کر اس چٹان پر لٹانے کی کوشش کی تو اُسے احساس ہوا کہ گہرا پانی ہونے کی وجہ سے یہ کام ناممکن تھا ——— چنانچہ اس نے دوسری ترکیب سوچی اور جوزف کو اس چٹان کے نیچے تیرتا ہوا چھوڑ کر وہ خود اچھل کر بازوؤں کے بل اس چٹان پر چڑھ گیا ——— ٹارچ اس نے منہ میں دبائی اور پھر چٹان پر لیٹ کر اس نے اپنا بازو نیچے پانی کی طرف لٹکا دیا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد اس کا ہاتھ پانی میں تیرتے ہوئے جوزف کے ہاتھ تک پہنچ گیا ——— اور دوسرے لمحے اس نے جوزف کا بازو پکڑ کر اپنے جسم کو مخالف سمت میں سمیٹنا شروع کر دیا۔ اور پھر اس کا بوٹ چٹان کی دوسری سمت میں اٹک گیا ——— اور اب اس کے لئے پورا زور لگانا ممکن ہو گیا۔ چنانچہ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ جوزف کو کھینچ کر اس چٹان تک لے آنے میں کامیاب ہو گیا ——— جوزف کو ایک طرف دیوار کے ساتھ لٹا کر وہ دوبارہ پانی میں اتر گیا۔ کیونکہ جوانا کا جسم اس چٹان سے خاصے فاصلے پر موجود تھا۔ اور وہ چٹان پر لیٹ کر اُسے پکڑ نہ سکتا تھا ——— پانی میں اتر کر وہ تیزی سے جوانا کی طرف بڑھا اور پھر اُسے پانی میں گھسیٹتا ہوا اس چٹان تک لے آیا۔ لیکن جوزف کو چٹان تک پہنچانے میں اُسے جو محنت اور جدوجہد کرنی پڑی تھی ——— اُسے اس کا صحیح اندازہ اب ہو گیا تھا۔ اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ جوانا جوزف سے کئی گنا زیادہ

بھاری ہی ہے۔ اس لئے اس نے جوانا کو اوپر پہنچانے کے لئے اور
ترکیب سوچنی شروع کر دی ـــــ اور چند لمحوں بعد ہی ترکیب
اس کے ذہن میں آگئی۔ ترکیب ذہن میں آتے ہی اس کے لبوں پر
ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔ اس کے ذہن میں خیال ابھرا تھا کہ ابھی
اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی کام کر رہی ہے ـــــ ورنہ ایسی صورت
حال میں تو اچھے اچھے ذہن ٹھس ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس نے کمر سے
بندھی ہوئی نائلون کی رسی کھولی اُس کا ایک سرا اس نے جوانا کے
بازو کے اندر ڈال کر سینے کے گرد لپیٹا ـــــ اور پھر اُسے گانٹھ لگا
کر وہ اس کا دوسرا سرا پکڑے دوبارہ چٹان پر پہنچ گیا۔ اور پھر اس
نے رسی کا دوسرا سرا چٹان کے گرد بل دے کر باندھ دیا ـــــ اور
اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو ایک جگہ ایڈجسٹ کر کے
اس کو دونوں ہاتھوں سے کھینچنا شروع کر دیا وہ جس قدر رسی کو
کھینچ لیتا ـــــ اتنا ہی چٹان کے ساتھ بل دے دیتا۔ اور پھر نیا
سانس لے کر اُسے دوبارہ کھینچنا شروع کر دیتا ـــــ اس طرح
وہ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد جوانا کے جسم کو رسی کی مدد سے
چٹان تک لے آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس کے بعد اُسے کھینچ
کر چٹان کے اوپر لے آنا اس کے لئے مشکل نہ تھا ـــــ چنانچہ جوزف
کی طرح جوانا بھی چٹان پر پہنچ گیا۔ اب عمران کو اطمینان ہو گیا لیکن
اب مسئلہ تھا وہاں سے باہر نکلنے کا۔ اور وہ اس کے متعلق سوچنے
لگا ـــــ بظاہر کوئی راستہ نہ تھا۔ لیکن اُسے یقین تھا کہ اس
کی ریڈی میڈ کھوپڑی کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گی۔ لیکن جب

ی دیر تک سوچنے اور ٹارچ کی مدد سے اردگرد کا جائزہ لینے کے
وجود کوئی راستہ سمجھ میں نہ آیا ـــــ تو اس نے ایک طویل سانس
لے کر اس پر غور کرنا ترک کر دیا۔ کیونکہ اس کا تجربہ تھا کہ جب
وجود غور کرنے کے مسئلے کا کوئی حل سامنے نہ آئے تو پھر ذہن کو
زاد کر دینا چاہیئے ـــــ اور اپنی توجہ کسی اور طرف لگا دینی
چاہیئے۔ اس طرح اکثر بجلی کے کوندے کی طرح اچانک حل سامنے
جایا کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے بھی ذہن کو دوسری طرف متوجہ
لیا ـــــ اور وہ جوزف اور جوانا کو ہوش میں لانے کی
کوششوں میں مصروف ہو گیا۔ اُسے کسی بے ہوش شخص کو فوری
طور پر ہوش میں لے آنے کا ایک ہی تیر بہدف طریقہ آتا تھا۔ کہ
اس کی ناک اور منہ کو اچھی طرح بند کر دیا جائے ـــــ اس طرح
سانس رک جانے کی وجہ سے شعور کو جھٹکا لگتا ہے اور پھر وہ خود بخود
ہوش میں آجاتا ہے۔ اور پہلے کی طرح یہ طریقہ یہاں بھی کامیاب رہا۔
اور چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد دونوں ہوش میں آگئے ـــــ ان
کے حلق سے نکلنے والی کراہوں نے ان کے ہوش میں آنے کا الارم
بجا دیا تھا۔ اور عمران ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔

"گڈ کاڈ ـــــ اتنی تاریک قبر" ـــــ جوزف کی بڑبڑاہٹ
سنائی دی۔ ظاہر ہے عمران نے ٹارچ بجھا دی تھی۔ اس لئے گھپ
تاریکی نے پورے ماحول کو ڈھانپ لیا تھا۔

"مُردے ـــــ بتا تو جنت میں جائے گا یا دوزخ میں"۔
عمران نے آواز بدل کر سخت لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ـــــ یہ آواز ـــــ ارے ـــــ میری بات سنو مجھے دوزخ جنت کا کچھ علم نہیں۔ بس تم مجھے وہاں بھیج دو جہاں ماسٹر عمران گیا ہے۔ بس میں وہیں جانا چاہتا ہوں" ـــــ جوزف کی آواز سنائی دی۔ اور عمران کھِل کھِلا کر ہنس پڑا۔ جوزف کے جواب نے اس کی رگ رگ میں بے پایاں مسرت بھر دی تھی۔ اس سے پہلے تنویر نے اپنی اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دیا تھا ـــــ اور اب جوزف اس کی خاطر جنت دوزخ کی پرواہ نہ کر رہا تھا۔ اُسے ایک عجیب سا احساس ہوا کہ اس کے ساتھی اس کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار رہتے ہیں ـــــ اور ظاہر ہے اس قدر مخلص ساتھی خوش نصیبوں کو ہی میسر آ سکتے ہیں۔

"ارے ارے ـــــ یہ تو ماسٹر کی ہنسی ہے ـــــ ارے کیا ماسٹر" ـــــ جوزف نے یک لخت اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو جوزف ـــــ یہ تاریک قبر ہے۔ ہم دونوں کی اور ہمارے علاقے کے چرچ کا پادری کہتا تھا کہ قبر میں ایسی آوازیں سنائی دیتی رہتی ہیں" ـــــ جوانا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ جوانا ـــــ تم بھی یہاں ہو۔ مگر ماسٹر کی ہنسی کی آواز میں نے خود سنی ہے۔ تم نے نہیں سنی۔ اور وہ فرشتہ جو جنت دوزخ کی بات کر رہا تھا" ـــــ جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارے چھوڑو ـــــ اب یہی ہماری جنت ہے اور یہی ہماری دوزخ ہے۔ میرے خیال میں ہم اس غار میں موجود ہیں جن میں ماسٹر عمران گرا تھا۔ اوہ ـــــ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی بلندی

اس چٹان پر گریں اور اس طرح صحیح سلامت پڑے رہیں۔ پھر ے کپڑے بھی گیلے ہیں۔ یہ کیا چکر ہے" ـــــ جوانا نے بھی اٹھ بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا ذہن جوزف سے ہٹ کر سوچ رہا تھا۔

"ارے ـــــ ماسٹر یقیناً یہاں موجود ہے۔ اور جہاں ماسٹر موجود وہاں سب کچھ ممکن ہے۔ ماسٹر ـــــ ماسٹر پلیز۔ دوبارہ سو" ـــــ جوزف نے اونچی آواز میں کہا۔

"تو تم دونوں کو ہوش آ گیا" ـــــ اچانک عمران نے رج چلاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ چٹان سے نیچے گرتے رتے بچا۔ کیوں کہ جوزف اُسے دیکھتے ہی بے اختیار اٹھ کر اس سے ہٹ گیا۔

"ارے ارے ـــــ شب تار کے نیچے۔ ارے میری پسلیاں ے چھوڑ دو" ـــــ عمران نے جان بوجھ کر رو دینے والا لہجہ لتے ہوئے کہا۔

"تم زندہ ہو ـــــ ٹھیک ہو ـــــ بس ماسٹر اب میں بھی ندہ ہوں۔ اب مجھے کوئی پرواہ نہیں" ـــــ جوزف نے مران کو چھوڑ کر مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"لیکن تم دونوں یہاں کیسے پہنچے۔ کیا کوئی ہیلی کاپٹر کرایہ پر لے لیا تھا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"بس ماسٹر ـــــ کچھ نہ پوچھو ـــــ جب تم نیچے گرے ہو۔ تو بس ہم تمہیں بچانے کے لئے دوڑ پڑے۔ پھر ہمارے پیر پھسلے اس کے بعد ہمیں نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ کیوں جوانا" ـــــ جوزف

نے جوانا سے تصدیق کراتے ہوئے کہا۔
"ہاں ماسٹر نجانے کون سی ایسی طاقت تھی جس نے مجھے دھکیلا
یہاں دوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ حالاں کہ صفدر نے مجھے روکنے کی
کوشش کی تھی" ——— جوانا نے جواب دیا۔
"میں اکیلا ہوتا تو شاید یہاں سے نکل بھی جاتا۔ لیکن اب تم دونوں
منکر نکیروں کو کہاں لے جاؤں۔ اب تو یہیں رہنا پڑے گا"
عمران نے کہا۔
"یہاں رہنا پڑے گا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو ماسٹر۔ وہ بوتلیں تو وہیں
کیبن میں رہ گئیں ——— ارے یہاں بوتلیں کیسے آئیں گی۔ چلو باس
یہاں رہنا ہے تو بے شک رہ لو۔ مگر میری بوتلیں اوپر سے منگوا
لو۔ ورنہ میری کھوپڑی پر برف جم جائے گی" ——— جوزف کو
اچانک اپنی شراب کی بوتلوں کا خیال آ گیا۔
ظاہر ہے جب اسے عمران صحیح سلامت مل گیا تو اس کا ذہن
باقی ہر طرف سے مطمئن ہو گیا ——— کیوں کہ اسے عمران پر اندھا
اعتماد تھا۔ اور جب اطمینان ہو گیا تو پھر شراب تو یاد آنی ہی تھی۔
"بوتلیں ——— ارے ہاں ——— تمہاری بوتلیں تو اوپر سے
منگوانی پڑیں گی" ——— عمران نے یک لخت چونکتے ہوئے کہا۔
اور اس کے ساتھ ہی وہ یوں سر پر ہاتھ پھیرنے لگا جیسے اسے اپنی
کھوپڑی پر رحم آ رہا ہو۔
"کیا ہوا باس ——— کیا بوتلیں تمہارے سر میں بھی موجود
ہیں" ——— جوزف نے اسے سر پر اس انداز میں ہاتھ پھیرتے

ر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ماسٹر سر پر اس لئے ہاتھ پھیر رہے ہیں تاکہ بتا سکیں کہ تمہارے
غ میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ——— یہاں جان پر بنی ہوئی ہے
تمہیں اپنی بوتلوں کی پڑ گئی ہے" ——— جوانا نے طنزیہ لہجے
جواب دیا۔
"تم چپ رہو۔ جہاں ماسٹر موجود ہو وہاں مجھے دماغ پر زور دینے
کیا ضرورت ہے" ——— جوزف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ابھی منگواتا ہوں بوتلیں ——— حیرت ہے کہ مجھے اس کا پہلے
ال کیوں نہیں آیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا وہ
وقت اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو ٹٹول رہا تھا۔ اور پھر اس
اس کا ڈنڈا بٹن مخصوص انداز میں کھینچا۔ اور پھر اسے دبا دیا۔ دو بار
ا کرتے ہی ڈائل پر چھ کا ہندسہ جلنے بجھنے لگا ——— اور اس
ے میں بھی عمران کے چہرے پر ابھرنے والی چمک جوزف
جوانا کو صاف نظر آ گئی۔
"ہیلو ہیلو ——— صفدر ——— میں عمران بول رہا ہوں اندھی
رے ——— ہیلو ہیلو" ——— عمران نے گھڑی کے ساتھ منہ
——— لگا کر تیز لہجے میں کہنا شروع کیا۔ لیکن ہندسہ مسلسل جل
رہا تھا۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ رابطہ تو قائم ہو گیا ہے
ن آواز ٹرانسمٹ نہیں ہو رہی ——— عمران مسلسل کوشش
تا رہا۔ لیکن آواز ٹرانسمٹ نہ ہو سکی۔ شاید اس محدود حیطہ عمل
ے ٹرانسمیٹر کی حدود سے صفدر وغیرہ خاصے دور چلے گئے تھے۔

اس لئے رابطہ قائم تو ہو گیا لیکن بات نہ ہو سکتی تھی۔ آخر مایوس ہو کر عمران نے ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"سوری جوزف ——— تمہاری بوتلیں نہ آسکیں" ——— عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ جوزف کوئی جواب دیتا اچانک ان کی نظریں اوپر کو اٹھ گئیں۔ کیوں کہ دور انہیں روشنی کا احساس ہونا شروع ہو گیا تھا ——— یہ روشنی انہیں دور سے سیاہ آسمان پر چمکتی محسوس ہو رہی تھی۔

"اوہ ——— میرے خیال میں اوپر غار میں روشنی کی گئی ہے۔ یقیناً گہری غار ہو گی" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوزف اور جوانا کو غار کی اس قدر گہرائی کا احساس ہوتے ہی جھرجھری سی آگئی۔ واقعی اس غار کی گہرائی بے پناہ تھی۔ ان کے تصور سے بھی زیادہ۔

"یہ تو معجزہ ہی ہوا ہے کہ اس قدر بلندی سے گرنے کے باوجود ہم نہ صرف زندہ ہیں بلکہ صحیح سلامت بھی ہیں" ——— عمران نے روشنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر ماسٹر ——— ہم اس چٹان پر کیسے آگئے۔ اور یہ گیلے کپڑے اور ٹھنڈ" ——— جوانا نے پوچھا۔

شاید یہ سوالات ابھی تک اس کے دماغ میں کلبلا رہے تھے۔ اور جواب میں عمران نے مختصر طور پر چٹان کے نیچے موجود پانی کے ذخیرے اور پھر انہیں چٹان پر کھینچ لانے کے متعلق بتا دیا۔

"باس ——— مجھے دور سے کسی مشین کی گڑگڑاہٹ کی آواز ئی دے رہی ہے ہلکی سی" ——— اچانک جوزف نے چونکتے ئے کہا۔

اور دوسرے لمحے عمران بھی چونک پڑا۔ کیوں کہ اب اُسے واقعی ین کی گڑگڑاہٹ سنائی دینے لگی تھی ——— اور پھر وہ جھٹکے ے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیوں کہ اس نے روشنی کو اب نیچے آتے محسوس اتھا۔ مشین کی گڑگڑاہٹ بھی اب تیز ہونے لگ گئی تھی۔ ان چٹان پر کھڑا دیکھتا رہا ——— اور پھر صورت حال اس واضح ہو گئی۔

"ہوشیار ——— کچھ لوگ نیچے آرہے ہیں۔ یہ شاید تختہ کسی ین سے نیچے لے آیا جا رہا ہے۔ وہ شاید ہمیں چیک کرنے ہے ہیں" ——— عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کہا اور جوزف اور جوانا بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"اب کیا کرنا ہے ماسٹر" ——— جوانا نے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ قدرت نے خود بخود اوپر جانے کا راستہ بنا ا ہے۔ بس ہم نے اوپر جانا ہے ——— اس کے بعد کیا ہو گا وہاں جا کر سوچیں گے" ——— عمران نے کہا اور جوزف اور انا دونوں نے سر ہلا دیئے۔

کرین کا تختہ تیزی سے نیچے آرہا تھا اور اس کے ساتھ ہی ین کی گڑگڑاہٹ بھی تیز ہوتی جا رہی تھی اور روشنی بھی۔ عمران ہوشں کھڑا تھا ——— یہ چٹان جس پر وہ تینوں موجود تھے۔

انتہائی دائیں کونے میں تھی۔ جب کہ کرین کا تختہ غار کے عین دہا
میں اتر رہا تھا ــــــ تختہ نیچے آتا چلا گیا۔ اب ہر چیز واضح ہو گئی
تھی۔ تختے کے ساتھ ایک سرچ لائٹ نما بڑا سا بلب روشن
جس کی روشنی چاروں طرف پڑ رہی تھی۔

"دیوار کے ساتھ لگ جاؤ ــــــ ہم نے اس تختے پر صورت
میں چڑھنا ہے۔ اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ ہم زندہ ہیں تو پھر یہ تختہ
واپس کھینچ لیں گے۔ اور اس کے بعد ہمارے اوپر جانے
کوئی ذریعہ باقی نہ رہے گا" ــــــ عمران نے سرگوشیانہ انداز
میں جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

تختہ نیچے آتا چلا گیا۔ تختہ نائلون کی موٹی موٹی رسیوں سے
چاروں طرف سے بندھا ہوا تھا اور اس کے درمیان میں ایک
آدمی کھڑا تھا۔

"اور نیچے جناب ــــــ ابھی پانی دور ہے" ــــــ تختے پر
کھڑے آدمی کی آواز سنائی دی۔ وہ شاید کسی مائیک میں
بول رہا تھا۔

پھر تختہ ان کے برابر آ کر ذرا سا نیچے ہوا ہی تھا کہ عمران نے
مخصوص انداز میں اشارہ کیا ــــــ چٹان سے اس تختے کا فاصلہ
اتنا زیادہ بھی نہ تھا کہ وہ چھلانگ لگا کر اس پر نہ چڑھ سکتے۔ پھر تختہ
رک گیا۔ اب وہ آدمی جھک کر نیچے دیکھ رہا تھا ــــــ اس کو شاید
لاشوں کی تلاش تھی اس لئے اس نے ادھر ادھر دیکھنے کی زحمت
ہی گوارا نہ کی تھی۔ ورنہ تیز لائٹ میں وہ دیوار کے ساتھ چمٹے

رہتے صاف نظر آ جاتے۔

عمران اشارہ کرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور
دوسرے لمحے ایک ہی چھلانگ میں تختہ پر جا چڑھا ــــــ تختے پر
موجود آدمی جو نیچے جھانک رہا تھا۔ چونک کر مڑا۔ مگر عمران نے
اس کی گردن کے گرد ہاتھ ڈال کر اُسے اپنے سینے سے جکڑ لیا۔ اور
اس کا دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر تھا ــــــ جوزف اور جوانا
بھی چھلانگیں لگا کر تختے پر پہنچ گئے۔

"ہیلو ہیلو مارٹن ــــــ یہ کرین کو جھٹکے کیوں لگ رہے ہیں"
اچانک سرچ لائٹ بلب کی بیک سے آواز ابھری۔ اس بلب کی
بیک میں شاید مائیک فٹ تھا۔ جس سے آواز نکل رہی تھی۔

"میں نے جھک کر نیچے دیکھنے کی کوشش کی تھی اور میرا توازن
بگڑ گیا تھا" ــــــ اچانک عمران کے حلق سے آواز نکلی۔ وہ
بالکل مارٹن کی آواز اور لہجے میں بول رہا تھا۔ جب کہ مارٹن اپنے
آپ کو چھڑانے کی جدوجہد میں مصروف تھا ــــــ لیکن ظاہر
ہے عمران کی گرفت میں آنے کے بعد اس کا اپنے آپ کو یوں
چھڑا لینا آسان نہ تھا ــــــ جوزف اور جوانا اب اتنے سمجھ دار تو
بہرحال تھے کہ وہ سچویشن سمجھ کر خاموش رہتے۔

"لاشوں کی کیا پوزیشن ہے" ــــــ مائیک سے آواز
ابھری۔

"لاشیں پانی میں تیر رہی ہیں۔ ان کے جسم ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں"
عمران نے جواب دیا۔

"پھر ان لاشوں کو کھینچ کر تختے پر ڈالو تاکہ تختے کو واپس کھینچا جا سکے" ___ مائیک سے آواز ابھری۔

"ٹھیک ہے" ___ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس آدمی کی گردن میں موجود ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور وہ آدمی پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا ___ لیکن عمران کا ہاتھ اس کے منہ پر مضبوطی سے جما ہوا تھا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔ اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس کی پتلیاں چڑھ گئیں اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا ___ عمران نے اسے پانی میں اچھال دیا۔ اس کے پانی میں گرنے سے تختے کو ایک زوردار جھکولا آیا۔

"یہ جھٹکا کیسا تھا ___ کیا تم پانی میں تو نہیں گر گئے ___ مارٹن جواب دو" ___ مائیک سے آواز ابھری۔

"نہیں جناب ___ ایک لاش بہت بھاری تھی۔ میں اسے کھینچ رہا تھا کہ وہ میرے ہاتھ سے پھسل کر نیچے جا گری ہے" عمران نے مارٹن کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ___ جلدی کرو" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے جوزف اور جوانا کو اشارہ کیا اور ساتھ ہی تختے کی رسیاں پکڑ کر اسے ہلکے ہلکے جھکولے دینے لگا ___ جیسے وہ لاشوں کو اوپر اٹھانے کی کوشش کر رہا ہو۔ پانچ منٹ تک یوں ہی ہوتا رہا۔

"یس سر ___ تینوں لاشیں تختے پر آ گئی ہیں" ___ عمران

نے مارٹن کی آواز میں مائیک میں کہا اور ساتھ ہی جوزف اور جوانا کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

"او۔ کے ___ ان کا خیال رکھنا یہ واپس نہ گر جائیں۔ ہم کھینچ رہے ہیں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ایک جھٹکے سے تختہ واپس اوپر اٹھنے لگا۔ عمران، جوزف اور جوانا خاموش پڑے تھے اور تختہ تیزی سے واپس اٹھتا چلا جا رہا تھا۔ لیکن انہیں معلوم تھا کہ اوپر پہنچنے کے بعد انہیں ایک بار پھر موت کی جنگ لڑنی پڑے گی ___ کیونکہ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ اوپر کتنے آدمی موجود ہیں۔ اور ان کے پاس کس قسم کا اسلحہ ہے۔ بہرحال فی الحال اس اندھی موت سے بچ نکلنے کی اور کوئی صورت بھی تو نہ تھی۔

صفدر حیرت سے بت بنا کھڑا گھڑی کے ڈائل پر مسلسل جلنے بجھنے والے ہندسے کو دیکھ رہا تھا ـــــ اُسے یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ ہندسہ جو عمران کے ساتھ مخصوص ہے واقعی جل بجھ رہا ہے۔ مگر دوسرے لمحے اس کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا ـــــ اور اس نے پھرتی سے گھڑی کو منہ سے لگایا اور زور زور سے چیخنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ میں صفدر بول رہا ہوں۔ صفدر بول رہا ہوں" ـــــ اس کی آواز جذبات کی شدت سے پھٹی پڑ رہی تھی۔ لیکن ہندسہ اُسی طرح جلتا بجھتا رہا۔ کوئی آواز نہ ہی اُسے سنائی دی اور نہ ہی رابطہ قائم ہونے کا سگنل دکھائی دیا ـــــ کیونکہ آواز ٹرانسمٹ ہوتے ہی ہندسہ مسلسل جلنے لگ جاتا تھا۔ جبکہ اب وہ صرف جل بجھ رہا تھا۔ صفدر بار بار گھڑی کو منہ سے لگا کر چیختا رہا، لیکن چند لمحوں بعد اس کا چہرہ لٹک گیا ـــــ اور آنکھوں میں جلنے

والی امید کی لو بجھ گئی جب ایک جھماکے سے ہندسہ تاریک ہو گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ رابطہ بھی ختم ہو گیا ہے ـــــ صفدر نے جلدی سے بٹن بجھایا اور پھر وہ دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور جلدی سے راہ داری میں نکل کر اس نے ساتھ والے کمرے کا دروازہ زور زور سے بجانا شروع کر دیا۔

"کون ہے" ـــــ اندر سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھولو ـــــ میں صفدر ہوں" ـــــ صفدر نے اونچی آواز میں کہا اور دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔

"کیا بات ہے ـــــ خیریت" ـــــ کیپٹن شکیل نے صفدر کی طرف حیرت بھرے انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ انتہائی عجیب بات ہے ـــــ انتہائی عجیب ـــــ عمران زندہ ہے" ـــــ صفدر نے اندر آ کر بڑے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــــ کیا تمہارے دماغ پر اب اثر ہونا شروع ہوا ہے۔ ہمارے سامنے وہ اس اندھی غار میں گرا ہے اور پھر وہ باہر نہیں نکل سکا۔ نجانے یہ غار کتنی گہری ہے ـــــ وہاں سے زندہ بچ نکلنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" ـــــ کیپٹن شکیل نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر صفدر نے جب تیز تیز اور جذبات سے پُر لہجے میں اُسی واچ ٹرانسمیٹر پر بارہ کے ہندسے کے جلنے بجھنے کے متعلق بتایا۔

تو کیپٹن شکیل حیرت سے صفدر کو دیکھنے لگا۔ جیسے وہ یقین اور بے یقینی کی کیفیات سے بیک وقت دوچار ہو ـــــ ظاہر ہے وہ صفدر جیسے شخص کو جھٹلا بھی نہ سکتا تھا اور اُسے یقین بھی نہ آ رہا تھا۔

"ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ بہرحال اگر ایسا ہے تو پھر یہ ایک عظیم خوشخبری ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے چند لمحوں بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس الیون ٹائپ ٹرانسمیٹر ہیں۔ جن سے عمران تو رابطہ قائم کرسکتا ہے ـــــ لیکن ہم اس سے نہیں کرسکتے ورنہ ہم دوبارہ اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ہاں ـــــ یہ مسئلہ تو ہے۔ آج تک اس کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی کہ واچ ٹرانسمیٹر پر ہمیں عمران سے رابطے کی ضرورت پڑے وہی اس سے احکامات دیتا ہے ـــــ بہرحال اس کا مقصد یہ ہے کہ عمران اس غار کی گہرائی میں موجود ہے اور زندہ ہے۔ اور جہاں تک میں سمجھا ہوں الیون ٹائپ واچ ٹرانسمیٹر کی رینج خاصی محدود ہوتی ہے ـــــ اس لئے آواز ٹرانسمٹ نہیں ہوسکی۔ ہمیں فوراً واپس جانا چاہیئے۔ اور پھر عمران کو باہر نکالنے کی سبیل کرنی چاہیئے" کیپٹن شکیل نے رائے دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا ـــــ آپریٹر سے پوچھنے پر اس نے جولیا کا کمرہ ملانے کے لئے کہا۔ جولیا کا کمرہ سب سے آخر میں تھا۔ اور اب فوری جذبات کا اثر صفدر پر ختم ہوچکا تھا۔

"یس" ـــــ چند لمحوں بعد جولیا کی آواز فون پر سنائی دی۔

"مس جولیا ـــــ فوراً کیپٹن شکیل کے کمرے میں آجائیے میں ہوں۔ عمران زندہ ہے" ـــــ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ـــــ کیا تم ہوش میں ہو" ـــــ جولیا کی حیرت سے پھٹی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں ہوش میں ہوں اور درست کہہ رہا ہوں ـــــ آپ فوراً آئیے" ـــــ صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد اُسے بیرونی راہداری میں کسی کے بے تحاشا دوڑنے کی آواز سنائی دی ـــــ اور صفدر اور کیپٹن شکیل ایک دوسرے کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ اس طرح بے تحاشا دوڑ کر آنے والی جولیا ہی ہوسکتی ہے ـــــ اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور سرخ چہرہ اور پھیلی ہوئی آنکھوں سمیت جولیا اندر آگئی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ عمران زندہ ہے ـــــ کیسے ـــــ کہاں تمہیں کیسے معلوم ہوا" ـــــ جولیا نے اندر آکر تیزی سے صفدر کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"تحمل سے کام لو جولیا ـــــ میری بھی پہلے یہی حالت ہوئی تھی۔ میں بتاتا ہوں" ـــــ صفدر نے اپنے آپ کو چھڑاتے ہوئے کہا۔

"کیسے ـــــ کیسے ـــــ جلدی بتاؤ۔ گولی مارو تحمل کو ـــــ بتاؤ" جولیا نے بے چین لہجے اور اضطرابی کیفیت میں پوچھا۔ اور پھر صفدر نے اُسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ـــ خدا کا شکر ہے ـــ خدا کا شکر ہے" جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب مس جولیا ہم نے عمران کو اس غار سے باہر نکالنا ہے اور خدا کرے عمران کی طرح جوزف اور جوانا بھی زندہ ہوں" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ـــ خدا کرے ـــ تو اب کیا ہونا چاہیے۔ تم ہی رائے دو میرا تو دماغ کام نہیں کر رہا" ـــ جولیا نے اس بار کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہم سب کو فوری طور پر اس غار میں واپس جانا چاہیے۔ اور پھر کوئی کمند ڈال کر اور بڑی رسی لے کر کوئی آدمی اس میں اترے ـــ اس کے بعد سچویشن کے مطابق دیکھ لیا جائے گا" ـــ صفدر نے کہا۔

"مگر اتنی بڑی رسی ـــ نجانے وہ غار کتنی گہری ہو" جولیا نے کہا۔

"ہم سب کے پاس رسیوں کے گچھے موجود ہیں۔ میرا خیال ہے اگر ان سب کو جوڑ لیا جائے تو کام بن جائے گا ـــ اور اس رسی کو کسی چٹان سے باندھا جا سکتا ہے اور ٹارچ لے کر میں نیچے اتر جاؤں گا۔ اس کے بعد رسی کو ہلا کر ہی اشارہ دوں گا ـــ پھر سارے ممبر مل کر رسی کو اگر واپس کھینچ لیں تو عمران کو باہر نکالا جا سکتا ہے" ـــ صفدر نے کہا اور جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں نے سر ہلا دیئے۔ ظاہر ہے موجودہ صورت حال میں اس

سے بہتر اور کوئی تجویز نہ ہو سکتی تھی۔

"جیپیں باہر موجود ہیں ہمیں وقت ضائع کیے بغیر روانہ ہو جانا چاہیے" ـــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ تم دونوں تیاری کرو۔ پہلے کی طرح ہر قسم کا سامان ہم ساتھ لے جائیں گے۔ نجانے وہاں کس چیز کی ضرورت پڑ جائے۔ میں باقی ساتھیوں کو کال کرتی ہوں" ـــ جولیا نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے چوہان سے رابطہ قائم کر کے اسے کہا کہ وہ سب ساتھیوں کو اطلاع دے دے کہ وہ سارا سامان اٹھا کر کیپٹن شکیل کے کمرے میں آ جائیں ـــ ہم نے واپس غاروں میں جانا ہے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب کیپٹن شکیل کے کمرے میں پہنچ گئے اور جب ان سب کو عمران کے متعلق بتایا گیا تو وہ بھی بے حد خوش ہوئے۔

"تمہیں بھی عمران کی زندگی کی خبر سن کر خوشی ہوئی" صفدر نے تنویر کو چھیڑتے ہوئے پوچھا۔

"صفدر صاحب ـــ میں عمران کی دل سے عزت کرتا ہوں۔ لیکن جب وہ بکواس شروع کر دیتا ہے تو پھر مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا" ـــ تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں واقعی اس کی بکواس کو برداشت کرنے کے لئے فولاد کا جگر چاہیے" ـــ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

عمران کی زندگی کی خبر نے ان کے چہرے شگفتہ کر دیئے تھے۔

اور انہی شگفتہ چہروں کے ساتھ وہ دوبارہ جیپوں میں بیٹھے اور پھر
جیپیں واپس پنسلوانا کی غاروں کی طرف بڑھنے لگیں ۔

ایک زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اندھی غار
کی پچھلی دیوار درمیان سے کٹ کر دونوں اطراف میں سمٹتی چلی گئی
اور پھر ایک چوڑا سا فولادی تختہ تیزی سے کھسکتا ہوا غار کے
دہانے تک پہنچ گیا ——— جس طرف سے تختہ نمودار ہوا تھا
ادھر سے چار افراد ایک چھوٹی سی کرین کو دھکیلتے ہوئے اس تختے
پر لے آئے ۔ کرین کے ساتھ ایک چوڑا سا تختہ زنجیروں سے بندھا
ہوا تھا ——— کرین کو تختے کے عین درمیان میں روک کر ایک آدمی
نے اس کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایک بٹن کو دبایا تو کرین کی سائیڈوں
سے فولادی کنڈے نمودار ہوئے اور انہوں نے فولادی تختے کو
دونوں اطراف سے جکڑ لیا ——— اب کرین انتہائی مضبوطی سے

تے پر جم چکی تھی ۔
مارٹن ——— تم نیچے جاؤ ۔ کرین کے قریب کھڑے ہوئے گڈلی
ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور خود اچھل کر وہ کرین پر چڑھ
اس پر بنے ہوئے ایک شیشے کے کیبن کا دروازہ کھول کر وہ اندر
گیا ——— اس کے اندر جاتے ہی مارٹن بھی اچھل کر کرین پر
ہو گیا ۔ جب کہ باقی دونوں بھی کرین پر چڑھ کر اس کی مشینری کو
کرنے لگے ——— شیشے کے کیبن میں کرین چلانے کا سسٹم
د تھا اور ایک فولادی کرسی پر بیٹھ کر گڈلی نے اس کا ایک ہینڈل
ایا تو سامنے لگی چھوٹی سی مشین میں زندگی کی لہر دوڑ پڑی ۔ گڈلی
ایک اور بٹن دبایا تو کرین کے ہک کے ساتھ لٹکا ہوا تختہ تیزی سے
ہونے لگ گیا ——— جب وہ کرین کے برابر پہنچا تو کرین پر موجود
ن اچھل کر اس پر چڑھ گیا اور گڈلی نے اس تختے کو نیچے لے جانے
بٹن دبا دیا ——— اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کی سائیڈ میں لگے
ے ایک مائیک کو ہلکے سے دبایا مائیک کا منہ ایک جھٹکے سے
کے قریب باہر آ گیا ——— اور تختے کے ایک رستے کے ساتھ
ہوئی بڑی سی سرچ لائٹ روشن ہو گئی ۔
"مارٹن ——— انتہائی احتیاط سے کام کرنا ہے ۔ اگر تمہیں کوئی
یف محسوس ہو تو مائیک میں بتا دینا ۔ اس کا بندوبست ہو جائے
——— گڈلی نے کہا ۔
"کیسی تکلیف جناب" ——— مارٹن نے حیرت بھرے لہجے
ں کہا ۔

"ہو سکتا ہے ۔ نیچے گہرائی میں تمہاری سانس گھٹنے لگے ۔ یا وہاں آکسیجن کی کمی ہو ۔ ایسی ہی کوئی گڑبڑ ہو سکتی ہے" ۔۔۔۔ گڈلی نے سخت لہجے میں کہا ۔

"اوہ ۔۔۔۔ نو سر ۔۔۔۔ میں کئی دفعہ اس سے بھی گہری غاروں میں اترا ہوا ہوں ۔ یہ میری ہابی رہی ہے ۔ یہ غار تو صرف ایک سو پچاس فٹ گہری ہے" ۔۔۔۔ مارٹن نے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور گڈلی خاموش ہو گیا ۔ ویسے مارٹن کی یہ بات سن کر اُسے اطمینان ہو گیا تھا کہ اس نے غار میں اترنے کے لئے درست آدمی کا انتخاب کیا ہے ۔

تختہ نیچے غار میں اترتا جا رہا تھا اور سامنے مشین پر تیزی سے نمبر نمودار ہو رہے تھے ۔ یہ اس گہرائی کو ظاہر کر رہے تھے ۔۔۔۔ جہاں تک تختہ پہنچا ہوا تھا اس وقت تختہ پچھتر فٹ کی گہرائی تک پہنچ چکا تھا ۔ غار کی گہرائی چونکہ کمپیوٹر نے ایک سو پچاس فٹ بتائی تھی ۔ اس لئے ابھی بہت سا فاصلہ طے ہونا تھا ۔۔۔۔ گڈلی کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں ۔ مشین کی گڑگڑاہٹ مسلسل جاری تھی ۔ اس کے دو ساتھی باہر مشینری کے پاس موجود تھے ۔۔۔۔ وہ اس رسی کی نگرانی کر رہے تھے جس کی مدد سے وہ تختہ بندھا ہوا تھا اور جو ایک بہت بڑے رولر کے چلنے سے تیزی سے کھلتی چلی جا رہی تھی ۔

جب ایک سو چالیس کا ہندسہ نمودار ہوا تو گڈلی نے زبان کھولی ۔

"کیا پانی آ گیا ہے" ۔۔۔۔ گڈلی نے پوچھا ۔

"اور نیچے جناب ۔۔۔۔ ابھی پانی دور ہے" ۔۔۔۔ مارٹن کی

آواز مائیک سے ابھری ۔ اور گڈلی جو ایک بٹن دبا چکا تھا نے ہاتھ بڑھا کر بٹن کو دوبارہ پریس کیا ۔۔۔۔ اور نمبر پھر نمودار ہونے لگے ۔ ایک سو پچاس کا ہندسہ نمودار ہوتے ہی گڈلی نے بٹن کو پریس کر دیا اور تختہ ایک جگہ ساکت ہو گیا ۔۔۔۔ دوسرے لمحے کرین کو ہلکا سا جھٹکا لگا جیسے زلزلے کا جھٹکا لگتا ہے ۔

"ہیلو ہیلو مارٹن ۔۔۔۔ یہ کرین کو جھٹکے کیوں لگ رہے ہیں" ۔ گڈلی نے چونک کر پوچھا ۔

"میں نے جھک کر نیچے دیکھنے کی کوشش کی تھی ۔ میرا توازن بگڑ گیا تھا" ۔۔۔۔ مارٹن کی آواز سنائی دی اور گڈلی نے اطمینان کا سانس لیا ۔

اُسے دراصل یہ خدشہ ہوا تھا کہ کہیں مارٹن نیچے نہ گر گیا ہو ۔ پھر مارٹن نے اُسے بتایا کہ پانی میں لاشیں تیر رہی ہیں ۔ جن کے جسم پھٹ پھوٹ چکے ہیں ۔۔۔۔ اور گڈلی نے اُسے لاشوں کو کھینچ کر تختے پر ڈالنے کا حکم دیا ۔ چند لمحوں بعد کرین کو ایک اور جھٹکا لگا ۔

"یہ جھٹکا کیا تھا ۔ کیا تم پانی میں تو نہیں گر گئے ۔ مارٹن جواب دو" ۔ گڈلی نے تیز لہجے میں پوچھا ۔۔۔۔ لیکن دوسری طرف سے مارٹن نے بتایا کہ وہ ایک بھاری لاش کو کھینچ کر تختے پر ڈال رہا تھا کہ وہ اس کے ہاتھ سے پھسل کر نیچے جا گری ۔۔۔۔ اس لئے جھٹکا لگا ہے ۔

گڈلی نے اُسے احتیاط اور جلدی سے کام نمٹانے کا حکم دیا ۔ تھوڑی دیر بعد مارٹن نے بتایا کہ تین لاشیں تختے پر موجود ہیں ۔ تو گڈلی نے اُسے محتاط رہنے کے لئے کہا ۔۔۔۔ اُسے خطرہ تھا کہ

کرین کو بیک کرنے سے جو جھٹکا لگے گا۔ اس سے لاشیں دوبارہ پانی میں نہ جا گریں۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہلے بٹن کے ساتھ لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا ـــــ کرین کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور نمبر تیزی سے واپس ہونے شروع ہو گئے۔ اب گنتی الٹی شروع ہو گئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ تختہ اب واپس آ رہا تھا۔

گڈلی نے دروازہ کھولا اور باہر کھڑے ہوئے آدمیوں کو آواز دی۔

"ہاربر" ـــــ گڈلی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ ایک آدمی نے تیزی سے دروازے کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہوشیار رہنا ـــــ تختہ اوپر آ رہا ہے۔ اس پر مارٹن تین لاشیں لاد کر لے آ رہا ہے۔ جیسے ہی تختہ کرین کے برابر آئے مجھے اشارہ کر دینا میں اُسے روک دوں گا ـــــ اور تم لاشیں کرین میں منتقل کر دینا" ـــــ گڈلی نے کہا اور آنے والا سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

نمبر تیزی سے گھٹتے چلے جا رہے تھے۔ مشین کی گڑگڑاہٹ جاری تھی۔ ظاہر ہے تختہ اوپر آ رہا تھا ـــــ گڈلی کی نظریں نمبروں کے ساتھ ساتھ باہر کھڑے ہاربر اور اس کے ساتھی کی طرف تھیں، جو خاموش کھڑے رسیوں کو واپس لپٹتے دیکھ رہے تھے۔ جب ہندسہ پانچ پر پہنچا تو گڈلی محتاط ہو گیا ـــــ کیوں کہ اب کسی بھی

لمحے تختہ کرین کے برابر پہنچنے والا تھا اور اُسی لمحے اس نے ہاربر کا ہاتھ بلند ہوتے دیکھا تو اس نے بٹن آف کر دیا ـــــ اور پھر وہ اٹھ کر دروازہ کھول کر باہر کی طرف مڑا ہی تھا کہ اچانک اُسے چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی حیرت سے اس کی آنکھیں پھٹی چلی گئیں ـــــ اس نے کرین کے ساتھ رکے ہوئے تختے سے ان افراد کو نہ صرف اچھل کر کرین پر چڑھتے دیکھا بلکہ اس نے دیکھا کہ آنکھ جھپکنے میں انہوں نے ہاربر اور اس کے ساتھی کو غار کی گہرائی میں اچھال دیا تھا ـــــ یہ ان دونوں کی ہی چیخیں تھیں جو غار کی گہرائی میں جا کر معدوم ہو گئی تھیں۔ وہ حیرت سے بت بنا کھڑا تھا۔ اور پھر اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور وہ تیزی سے واپس مڑا ـــــ مگر دوسرے لمحے اس کی پشت پر ایک زوردار ٹھوکر لگی اور وہ اچھل کر کیبن کی سامنے والی دیوار سے کسی گیند کی طرح ٹکرایا اور پھر اس کا جسم جیسے ہی مڑا وہ ایک دیو نما آدمی کی گرفت میں بری طرح پھڑپھڑا اٹھا ـــــ یہ دیو ان تینوں میں شامل تھا جو تختے سے کود کر کرین پر آئے تھے۔ باقی ساتھی بھی ساتھ ہی کیبن میں آ گئے تھے۔

"اگر یہ زیادہ حرکت کرے تو ہڈیاں توڑ ڈالنا جوانا" ـــــ ایک نوجوان نے مطمئن لہجے میں کہا اور گڈلی آنکھیں کھولے رہ گیا کیوں کہ اب وہ اُسے پہچان گیا تھا یہ علی عمران تھا ـــــ وہ شخص جو آنکڑا باہر آ جانے کی وجہ سے غار میں گرا تھا اور یہ دو دیو ہیکل حبشی اس کے دو ساتھی تھے جو اُسے بچانے کے لئے ڈھلان پر دوڑے تھے اور پھر غار میں گر گئے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا" ــــ عمران نے اس کے قریب آکر اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تت ــ تت ــ تم زندہ ہو" ــ گڈلی نے گھٹے گھٹے لہجے میں پوچھا۔

"نہ صرف زندہ ہوں بلکہ تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔ اور سنو میں نے تمہیں اس لئے زندہ رہنے دیا ہے ــ کیونکہ اس طرح ہم تمہارا اتنک دور کرنا چاہتے تھے کہ تم نے ہمیں باہر نکلنے میں مدد دی ہے ــ جوانا ذرا گرفت ڈھیلی کرو تاکہ ہمارا محسن ذرا اطمینان سے بات کرے" ــ عمران نے جواب دیتے ہوئے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جس نے گڈلی کو اپنے چٹانوں جیسے بازوؤں میں جکڑا ہوا تھا۔

اور دوسرے لمحے گڈلی کے حلق سے طویل سانس نکلا۔ اس کی گردن پر بازو کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی۔ اور اب اس کا سانس بحال ہونے لگا تھا۔

"لیکن تم زندہ کیسے رہے" ــ گڈلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم چھوڑو اس بات کو ــ اپنا نام بتاؤ تاکہ مذاکرات کو آگے بڑھایا جا سکے" ــ عمران نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"میرا نام گڈلی ہے" ــ گڈلی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"گڈلی ــ اچھا نام ہے ــ دیکھو گڈلی ــ میرے پاس

ت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے اگر تم میرے سوالوں کا درست جواب
یا چاہتے ہو تو صرف اثبات میں سر ہلا دو۔ ورنہ انکار میں ــ البتہ
بتا دوں کہ تمہاری زندگی کا انحصار تمہارے جواب پر ہے۔ اثبات
ں سر ہلانے کی صورت میں تم زندہ رہو گے ورنہ دوسری صورت
ں ہلکا سا کڑاکا ہو گا ــ اور تمہاری روح تمہارے جسم کی قید
ے آزاد ہو جائے گی۔ اب جواب دو۔ تم میرے سوالوں کے صحیح
اب دینے پر آمادہ ہو یا نہیں" ــ عمران نے بڑے سنجیدہ
ر سرد لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے گڈلی کا سر اثبات میں ہلنے
ا۔

"گڈ ــ تم واقعی سمجھدار ہو۔ خواہ مخواہ اپنی جان گنوانے کا
ئی فائدہ نہیں۔ اچھا یہ بتاؤ کہ کیا اسٹار ٹریک کی لیبارٹری اس
ے کے پیچھے۔ یہاں سے یہ کرین نکلی ہے" ــ عمران نے سوال
ا اور اس بار گڈلی نے زبان سے جواب دینے کی بجائے اثبات
سر ہلا دیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ عمران دوسرا سوال کرتا اچانک کرین کے
والا تختہ تیزی سے پلٹا اور وہ سب ایک دوسرے سے ٹکرا کر
کمرے میں گر گئے ــ تختہ اب الٹا ہو گیا تھا۔ اس طرح کرین
الٹی غار میں لٹکی ہوئی تھی۔ گڈلی جھٹکا لگنے کی وجہ سے جوانا کے
ؤں سے نکل گیا تھا ــ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ تینوں سنبھلتے
نے تیزی سے قلابازی کھائی اور الٹی کرین کے دروازے سے
ڑتا ہوا باہر نکلا اور مشینوں کو پکڑ کر تیزی سے اوپر تختے پر چڑھنے

لگا۔ عمران سب سے پہلے اس کے پیچھے بھاگا۔ لیکن اس کے تختے پر
سے قبل گڈلی تختے پر چڑھ چکا تھا ____ اور دوسرے لمحے اس نے
کہ ایک سائیڈ میں لگے ہوئے کرین کے ہینڈل کو زور سے اپنی طرف
کھینچا۔ عمران کے پیچھے جوزف اور جوانا بھی اب باہر آ گئے تھے لیکن
وہ نیچے کھڑے تھے ____ جب کہ عمران تختے کے قریب پہنچ چکا
گڈلی کے ہینڈل کھینچتے ہی کرین کے وہ کنڈے جنہوں نے
تختے کو دونوں اطراف سے جکڑا ہوا تھا کھل گئے ____ اور تختے کے
ساتھ الٹی لٹکی ہوئی کرین ایک زوردار جھٹکے سے نیچے کو گری۔ اس
کے ساتھ ہی بیک وقت مختلف اثرات رونما ہوئے۔ گڈلی کی چیخ
سے غار گونج اٹھی ____ کیوں کہ جلدی میں اس نے پورے زور
سے ہینڈل کھینچ کر چھوڑا تھا اور مشین کے گرنے سے تختے کو لگنے
والے جھٹکے سے وہ اپنا توازن تختے پر برقرار نہ رکھ سکا اور الٹ کر
کے بل غار میں گرتا چلا گیا ____ ادھر جھٹکا لگتے ہی عمران صورت
حال سمجھ گیا تھا اس لئے اس نے انتہائی پھرتی سے اچھل کر تختے کے
کنارے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا تھا اور اس کا پورا جسم تختے کے
____ ساتھ فضا میں لٹک گیا تھا ____ اب رہ گئے جوزف اور
جوانا تو انہوں نے گڈلی کو جب ہینڈل کھینچ کر کرین کے ساتھ نیچے گرتے
دیکھا تو انہوں نے پوری قوت سے سائیڈ میں چھلانگیں لگائیں۔ اور ان
دونوں نے وقت کے لحاظ سے انتہائی عقل مندی کا ثبوت دیا تھا
کیوں کہ اگر وہ دونوں اوپر تختے کی طرف چھلانگیں لگانے کی کوشش
کرتے تو وہ اپنے بھاری جسموں کی وجہ سے وہ تختے تک پہنچنے میں

اگر کامیاب نہ ہو سکتے۔ اور نتیجہ یہ کہ وہ دونوں ایک بار پھر اس گہری
غار کی تہہ میں جا پہنچتے ____ ان دونوں نے بیک وقت اس سائیڈ
چھلانگیں لگائی تھیں جس طرف ڈھلان تھی۔ اور چوں کہ وہ غار کے
تقریباً درمیان میں تھے۔ اس لئے وہ دونوں آسانی سے ڈھلان پر جا
پہنچے ____ لیکن ڈھلان پر اچانک گرنے کی وجہ سے ان کے قدم
جم سکے۔ اور پھر بھاری جسم ہونے کی وجہ سے وہ کسی روڈ رولر کی
طرح اچھلتے اور کروٹیں بدلتے ہوئے نیچے ڈھلان پر گھسٹتے چلے گئے۔
لیکن جلد ہی ان دونوں نے سنبھالا لے لیا ____ ڈھلان کے ساتھ
کی دیوار میں چند چٹانیں باہر کو ابھری ہوئی تھیں۔ اس لئے قلابازیاں
کھاتے ہوئے پہلے جوزف کے ہاتھ ایک چٹان سے ٹکرائے تو اس نے
پھرتی سے اسے پکڑ کر اپنے جسم کو نیچے گرنے سے روک لیا ____ جب
کہ جوانا دس بارہ فٹ اور نیچے جا کر ایک چٹان کو پکڑنے میں کامیاب
ہوا۔ چند لمحے سانس لینے کے بعد انہوں نے اپنے قدموں کو سنبھالا
اور انہیں ڈھلان پر اچھی طرح جما کر وہ چٹانوں کو پکڑ پکڑ کر اوپر کی
جانب چڑھنا شروع ہو گئے ____ اور پھر تھوڑی سی جدوجہد
کے بعد وہ اوپر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن اوپر پہنچتے ہی انہوں
نے عجیب تماشا دیکھا۔ غار کے درمیان موجود فولادی تختہ تیزی سے
بار بار پلٹ رہا تھا ____ جب کہ عمران تختہ پلٹتے ہی ہاتھ چھوڑ کر اپنے
جسم کو اوپر کی طرف اٹھاتا اور پھر تختہ پکڑ لیتا۔ یہ عمل مسلسل جاری تھا۔
اور یوں لگتا تھا جیسے کوئی نامور شعبدہ باز انہیں زندگی کا سب سے
بڑا شعبدہ دکھا رہا ہو ____ یہ عمران کا ہی دم تھا کہ وہ اس قدر

خوف ناک حالات میں بھی اپنے اوسان کو بحال رکھے ہوئے تھے۔ ورنہ
اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو نجانے کب کا غار کی گہرائی میں پہنچ چکا ہوتا
لیکن جوزف اور جوانا جانتے تھے کہ یہ صورت حال زیادہ دیر تک قائم
نہیں رہ سکتی —— اور کسی بھی لمحے عمران کے ہاتھ سست
پڑ سکتے تھے۔

"تختے کو پکڑو —— مضبوطی سے پکڑو —— جوزف نے چیختے
ہوئے کہا اور شاید اس کی بات جوانا کی سمجھ میں بھی آگئی۔ وہ دونوں
تیزی سے تختے کے اس کنارے کی طرف بڑھے جو دہانے پر رکھا
ہوا تھا —— اور دوسرے لمحے جیسے ہی عمران کے ہاتھوں نے
تختے کو پکڑا جوزف اور جوانا دونوں تختے پر جھپٹ پڑے اور اس
بار تختہ صرف ہلتا رہ گیا وہ پلٹ نہ سکا —— کیوں کہ وہ دونوں
بیک وقت پوری کوشش سے اُسے پکڑے ہوئے تھے۔ گو بُری
طرح زور لگانے اور تختے کو ایک جگہ جمائے رکھنے سے وہ چند ہی لمحوں
میں ہانپنے لگے —— ان کے بازوؤں کی مچھلیاں ابھر آئیں۔ لیکن
انہوں نے تختے کو مضبوطی سے ایک جگہ تھامے رکھا اور اُسے پلٹنے
نہ دیا۔ اور عمران بازوؤں کے بل زور لگا کر تختے کے اوپر چڑھنے میں
کامیاب ہوگیا —— لیکن اُسی لمحے ایک اور چکر شروع ہوگیا۔
تختہ یک لخت پیچھے کی طرف سمٹنا شروع ہوگیا۔ جوزف اور جوانا
دونوں نے اُسے روکنے کی کوشش کی —— لیکن وہ اس طرح
ان کے ہاتھوں سے پھسل گیا جیسے زندہ مچھلی گرفت سے نکل جاتی ہے
اور اُسی لمحے عمران نے جو تختے پر موجود تھا۔ انتہائی تیزی سے سمٹتے

ہوئے تختے پر دوڑ لگائی اور پھر وہ ہوا میں کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا
غار کے دہانے پر آگرا جہاں جوزف اور جوانا موجود تھے —— ان
دونوں نے اُسے یوں سنبھال لیا جیسے بڑے گرتے ہوئے بچے کو سنبھالتے
ہیں۔ اور اُسی لمحے تختہ غار کی مقابل دیوار میں جا کر غائب ہوگیا اور دیوار
برابر ہوگئی —— اور عمران غار کے دہانے پر کھڑا خالی غار کو دیکھتا
رہ گیا۔

"بڑے خوش قسمت ہو باس —— ورنہ اس قسم کے حالات
سے بچ نکلنا ناممکن تھا" —— جوانا نے کہا۔

"ہاں ماسٹر —— جس انداز میں تم نے پلٹتے ہوئے تختے کو بار بار
پکڑا ہے۔ میں تو اس کے متعلق سوچ بھی نہ سکتا تھا"
جوزف نے داد بھرے لہجے میں کہا۔

"کام تو تم نے کیا ہے کہ مشین کے ذریعے اس پلٹتے ہوئے
تختے کو جکڑ لیا۔ ورنہ میں کب تک یہ مداریوں والا کام کر سکتا تھا۔
بہرحال اب واپس چلو —— میرے خیال میں اسٹار ٹریک
ہمارے بس سے باہر ہے۔ وہی ملک اس سے نمٹ سکتے
ہیں جنہیں اس سے شکایت ہے —— ہم خواہ مخواہ پرائی شادی
میں عبداللہ بنے پھر رہے ہیں۔ خواہ مخواہ کے چودھری"
عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ جوانا اور جوزف بھی کندھے
جھٹکتے ہوئے واپس ہوئے اور عمران نے ساتھ والی پہلی غار میں
پتھر کو دبا کر راستہ چوڑا کیا اور اس راستے سے گزر کر وہ بیرونی

دہانے تک پہنچ گئے۔ عمران نے باہر کی طرف جھانکا۔ اب مسئلہ تھا نیچے پہنچنے
کا۔ چوں کہ ان کے پاس ایسا کوئی سامان نہ تھا جس سے وہ نیچے پہنچ سکیں
اور کسی رسی کے علاوہ اور کوئی ایسا راستہ نہ تھا۔ جس سے وہ نیچے
پہنچ سکیں ——— اس لئے عمران وہیں رک گیا۔ غار کے دہانے سے
نیچے گہرائی تک پہاڑ ایک سیدھی دیوار کی طرح تھا۔ عمران اس
مشکل کا کوئی حل سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کی نظریں سامنے والی
پہاڑی کی اترائی پر پڑیں اور وہ چونک پڑا ——— کیوں کہ اس نے
چند افراد کو اترائی سے نیچے اترتے ہوئے دیکھا۔ فاصلہ کافی ہونے
کی وجہ سے وہ انہیں پہچان نہ سکتا تھا یہ افراد صرف اپنی حرکت کی
وجہ سے اس کی نظروں میں آگئے تھے ——— عمران خاموش کھڑا ہوا
وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں کہ اچانک ان میں سے
ایک نے ہاتھ اٹھا کر لہرایا اور عمران چونک پڑا ——— اس کے انداز
سے ہی وہ پہچان گیا کہ اشارہ کرنے والا سوائے صفدر کے اور کوئی
نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ واپس کیوں آرہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی
اس کے ذہن میں واچ ٹرانسمیٹر کال ابھر آئی ——— جس میں کال رابطہ
تو قائم ہو گیا تھا۔ لیکن آواز ٹرانسمٹ نہ ہوئی تھی۔ اور وہ سمجھ گیا کہ کال
کی بنا پر وہ اس کی زندگی سے ناامید ہو کر واپس بھاگ آئے ہوں گے۔
اور پھر آہستہ آہستہ وہ واضح ہوتے چلے گئے۔ یہ واقعی سیکرٹ
سروس کے ممبران تھے۔ جولیا سب سے آگے تھی ——— البتہ
کراٹے ان میں شامل نہ تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کراٹے ان سے علیحدہ
ہو کر واپس چلا گیا ہو گا۔ بہرحال اب نیچے اترنے کی سبیل اللہ نے

بنجود پوری کر دی تھی۔
اس لئے عمران وہیں غار کے دہانے پر ہی ٹانگیں لٹکا کر بڑے اطمینان
سے بیٹھ گیا۔ جب کہ جوانا اور جوزف اس کے پیچھے یوں کھڑے تھے۔
جیسے باڈی گارڈ ہوں۔
"باس ——— کیا اب واقعی آپ واپس چلے جائیں گے"۔
جوزف نے پوچھا۔
"تو اور کیا کروں۔ یہاں تو ہر قدم پر موت ہے۔ اور مجھے موت
سے ڈر لگتا ہے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں
جواب دیا اور جوزف عمران کی بات سن کر چونک کر پاس کھڑے
جوانا کو معنی خیز انداز میں دیکھنے لگا ——— کیوں کہ جوزف اچھی
طرح جانتا تھا کہ یہ فقرہ ہر حالت میں عمران کی افتاد طبع کے خلاف
تھا۔ عمران اور موت سے خوف زدہ ——— کم از کم یہ بات جوزف
کے حلق سے کبھی بھی نہ اتر سکتی تھی اور عمران کے ساتھ رہ کر اب جوزف
کو اتنی سمجھ بہرحال آگئی تھی کہ وہ سچوئشن کے مطابق عمران کی بات
کو سمجھ سکے ——— اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران یہ فقرہ کسی کو خاص
طور پر سنانا چاہتا ہے۔ اب کسے سنانا چاہتا ہے اور کیوں۔ اس
سے جوزف کو کوئی تعلق نہ تھا۔
"باس ——— اب کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا کہ اسٹار ٹریک
کی لیبارٹری ان غاروں کے پیچھے ہے۔ آپ اس بارے میں ان
حکومتوں کو اطلاع کر دیں وہ خود نمٹ لیں گے" ——— جوانا
نے کہا۔

"جوانا ـــــ یہ حکومتیں ہمیں کیا دیتی ہیں جو ہم انہیں معلومات فراہم کرتے پھریں۔ وہ تو اپنی ٹیکنالوجی ہمیں منتقل کرنے پر تیار نہیں کہ کہیں ہم اقتصادی طور پر ترقی کر جائیں اور ہم احمقوں کی طرح انہیں بتلاتے پھریں ـــــ یہ بھی ایکسٹو خواہ مخواہ جذبات میں آ گیا اور اس نے ہمیں یہاں بھیج دیا۔ میں تو جا کر یہی رپورٹ دوں گا کہ میرا خیال غلط ثابت ہوا ہے ـــــ پنسلوانا کی غاروں میں ایسی کوئی بات نہیں۔ اس کے بعد بڑی حکومتیں جانیں اور ان کا کام۔ اپنی بلا سے" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سیکرٹ سروس کے باقی ارکان کم از کم پہلی غار والا آٹومیٹک راستہ تو معلوم کر چکے ہیں۔ یہی بات ہر ایک کو مشکوک کر سکتی ہے" ـــــ جوانا نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ اسٹار ٹریک ان باتوں سے بالاتر ہے۔ اور ظاہر ہے ایکسٹو اتنی معمولی سی بات دوسروں کو بتا کر اپنی بے عزتی تو گوارا نہیں کر سکتا ـــــ وہ تو ظاہر ہے صاف مکر جائے گا۔ آخر جب دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کی سیکرٹ سروسز ناکام ہو چکی ہیں تو ایکسٹو کے ناکام ہو جانے سے کون سا کنگرہ گر پڑے گا" ـــــ عمران نے قدرے ناخوش گوار لہجے میں کہا اور جوانا خاموش ہو گیا۔

اب سیکرٹ سروس کے ارکان خاصے قریب آ چکے تھے۔ اور

وہ سب ہاتھ ہلا ہلا کر عمران کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ عمران دیکھ رہا تھا کہ ان سب کے چہرے مع تنویر کے عمران، جوزف اور جوانا کو زندہ سلامت دیکھ کر مسرت سے چمک رہے تھے۔

"کیا ہو رہا ہے" ـــــ چیف باس نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور کمرے میں موجود کالنگر احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بیٹھا سامنے سکرین کو دیکھ رہا تھا۔

"گڈلی لاشیں نکال رہا ہے۔ ایلف۔ فائیو کرین کے ذریعے۔ وہ چیک کر رہا تھا" ـــــ کالنگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ـــــ وہ اب ایسا کر رہا ہے۔ حالاں کہ اُسے یہ کام جلد از جلد کر لینا چاہیے تھا" ـــــ چیف باس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے ناخوش گوار سے لہجے میں کہا۔ کالنگر نے جواب نہ دیا اور وہ خاموش رہا۔

یہ مین آپریشن روم تھا۔ یہاں ہر طرف مشینیں ہی مشینیں تھیں، جنہیں مختلف افراد آپریٹ کر رہے تھے ـــــ البتہ کالنگر آؤٹ شعبے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایسی مشین کے سامنے جو لیبارٹری کے بیرونی حصوں کو کور کرتی تھی۔ چوں کہ یہاں سے کسی بھی خطرے کو آسانی سے ہینڈل کیا جاسکتا تھا ـــــ اس لئے کالنگر جان بوجھ کر یہاں آگیا تھا تاکہ اگر گڈلی کو کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے تو اُسے آپریشن روم سے کور کیا جاسکے۔ اور چیف باس بھی شاید حسب معمول راؤنڈ کرتا ہوا یہاں پہنچا تھا ـــــ ورنہ موجودہ حالات میں اس کی خصوصی آمد کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

سکرین پہ اندھی غار کا منظر واضح طور پہ نظر آرہا تھا۔ فولادی تختے پر نصب ایف۔ فائیو کرین کام کر رہی تھی ـــــ گڈلی کرین کے آپریٹنگ روم میں موجود تھا جب کہ اس کے دو ساتھی باہر کھڑے تھے۔ اور رسیوں سے بندھا ہوا تختہ غار میں غائب ہو چکا تھا۔ البتہ رسیاں کھلتی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"مائیک آن کرو" ـــــ چیف باس نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا اور کالنگر نے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھی ہوئی مستطیل سی مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔

دوسرے لمحے گڈلی کی آواز شیشے کے بنے ہوئے اس اپارٹمنٹ میں گونج اٹھی وہ مارٹن کو ہدایات دے رہا تھا ـــــ اور پھر انہوں نے مارٹن کی آواز بھی سنی وہ کہہ رہا تھا کہ یہاں پانی میں تین لاشیں موجود ہیں۔ اس کی آواز سن کر چیف باس کی آنکھوں میں گہرے اطمینان کے

نمودار ہوئے اور وہ اطمینان سے کرسی سے پشت لگا کر بیٹھ گیا۔ وہ شوں کے نکلنے کی ساری کارروائی دیکھتا رہا ـــــ لیکن اس ت جب کہ کرین کا غار میں اترا ہوا تختہ کرین کے برابر آیا۔ چیف میت کالنگر بھی یوں اچھل پڑا۔ جیسے ان کے پیروں میں ایٹم بم ٹ پڑا ہو ـــــ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران اور اس کے شی ساتھیوں کو تختے سے کود کر کرین میں چڑھتے دیکھ رہے تھے۔ ر پھر انہوں نے کرین میں موجود گڈلی کے دو ساتھیوں کو کھلونوں طرح اٹھا کر غار میں گرتے دیکھا۔

"اوہ ـــــ یہ کیا ہو گیا ـــــ یہ لوگ زندہ کیسے ہیں ـــــ یہ ممکن ہے" ـــــ چیف باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر ـــــ ان سب کو لیزر شعاعوں سے اڑا دیں" لنگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ" ـــــ چیف باس نے اُسے بُری طرح جھاڑتے ئے کہا اور کالنگر سہم کر خاموش ہو گیا۔

اب وہ گڈلی کو ایک حبشی کے بازوؤں میں جکڑا ہوا دیکھ رہے ، اور عمران اس سے سوال جواب کر رہا تھا۔ چیف باس دانت بھینچے وش بیٹھا تھا ـــــ البتہ اس کی تیز نظریں سکرین پر جمی ہوئی یں۔ پھر جب گڈلی نے سوالات کا جواب دینے کا اقرار کیا۔ تو یف باس یوں سیدھا ہو گیا جیسے کرسی کی پشت میں کرنٹ لیا ہو۔

"اوہ ـــــ احمق ـــــ غدار" ـــــ چیف باس نے

غراتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ یہ سب کچھ بتا دے گا" ـــــ کالنگر نے ایک بار پھر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ تم اس کرین کو الٹا دو۔ اب اس احمق کو بھی ان کے ساتھ ہی غار میں جانا چاہیئے" ـــــ چیف باس نے کہا اور کالنگر نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبایا۔ بٹن دبتے ہی ایک چھوٹا سا پہیہ سا باہر نکل آیا۔ کالنگر نے جلدی سے وہ پہیہ الٹا گھما دیا ـــــ اس پہیے کے گھومتے ہی غار کے اوپر موجود فولادی تختہ یک لخت گھوم گیا۔ اور کرین جو اس تختے کے اوپر موجود تھی یک لخت الٹی ہو گئی۔ لیکن چوں کہ وہ ہکوں کی مدد سے اس تختے سے جڑی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ نیچے نہ گری۔

"اوہ ـــــ یہ کرین تو تختے کے ساتھ نصب ہے۔ اب یہ کیسے گریں گے" ـــــ چیف باس نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے انہوں نے گڈلی کو بھاگ کر آپریٹنگ روم سے نکل کر مشین کے اوپر چڑھتے دیکھا۔ عمران اس کے پیچھے تھا ـــــ اور پھر گڈلی بندر کی سی پھرتی سے مشین کے اوپر چڑھتا ہوا تختے پر پہنچ گیا۔ عمران اس کے پیچھے اوپر چڑھ رہا تھا جب کہ اس کے دو حبشی ساتھی باہر آ کر کھڑے ہو گئے تھے ـــــ گڈلی نے اوپر چڑھتے ہی کرین کے ایک ہینڈل کو زور سے اپنی طرف کھینچا اور اس کے ساتھ ہی وہ توازن برقرار نہ رکھ سکنے کی وجہ سے الٹ کر چیختا ہوا غار میں جا گرا ـــــ اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک اور تماشا بھی

ہینڈل کے کھینچتے ہی کرین کے کنڈے تختے سے ہٹ گئے۔
ہ ایک جھٹکے سے تختے کو چھوڑ کر غار میں گرنے لگی ـــــ لیکن
انے اسی لمحے چھلانگ لگائی اور اس نے اس تختے کو پکڑ لیا۔
سے ایک لمحہ پہلے کرین نکس تھی۔ اس کے دونوں حبشی ساتھیوں
ھلان کی طرف چھلانگیں لگائیں ـــــ لیکن وہ ڈھلان پر جم
ئے اور نیچے گرتے چلے گئے۔
تختے کو پلٹو جلدی" ـــــ چیف باس نے چیختے ہوئے کہا۔
لنگر نے جلدی سے پہیے کو گھمانا شروع کر دیا۔ پہیہ گھومتے
تہ ایک بار پھر پلٹیا۔ لیکن عمران نے جو اس تختے سے لٹکا ہوا
یک نیا چکر چلا دیا ـــــ اس نے انتہائی پھرتی سے ہاتھ چھوڑ
پنے جسم کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر دوبارہ تختے کو پکڑ لیا۔
ھماتے جاؤ گھماتے جاؤ ـــــ میں دیکھتا ہوں یہ مداری کب
تے کو پکڑنے میں کامیاب رہتا ہے" ـــــ چیف باس نے
وئے کہا۔ اور کالنگر نے مسلسل پہیے کو گردش دینا شروع کر
یکن عمران اتنی مہارت سے اچھل اچھل کر تختے کو دوبارہ پکڑ لیتا
ـــــ کہ چیف باس اور کالنگر دونوں کو اس کی اس قدر پھرتی
ہارت پر یقین نہ آ رہا تھا۔ اسی لمحے انہوں نے دونوں حبشیوں
ھلان پر چڑھ کر غار کے دہانے پر آتے دیکھا ـــــ لیکن ان
ریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ جس کے ہاتھ ذرا برابر بھی سست
ڑتے تھے۔

کالنگر مسلسل پہیہ گھما رہا تھا۔ اور پہیے کے ساتھ منسلک کمپیوٹر

مشین تیزی سے تختے کو گھما رہی تھی۔ اور پھر انہوں نے دونوں حبشیوں
کو دوڑ کر تختے کے دوسرے سرے کو پکڑتے دیکھا اور اس کے ساتھ
ہی کالنگر کا ہاتھ رک گیا۔ تختہ ایک جگہ جم گیا تھا۔

"پہیہ گھماؤ ——— احمق پہیہ گھماؤ" ——— چیف باس نے
دھاڑتے ہوئے کہا۔

اور کالنگر جو اب تک بیٹھا ہوا تھا۔ اٹھ کر پہیے سے زور لگانے لگا
لیکن پہیہ تو جام ہو چکا تھا ——— دوسرے لمحے چیف باس بھی کھڑا
ہو کر کالنگر کے ساتھ زور لگانے میں شامل ہو گیا۔ لیکن دونوں حبشی
ان دونوں سے کہیں زیادہ طاقت ور تھے ——— اور اس دوران
عمران بازوؤں کے بل اٹھتا ہوا تختے پر چڑھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب
ہو گیا۔

"تختے کو سمیٹ لو۔ اب اس کے سوا اور کوئی حل نہیں"
چیف باس نے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اور کالنگر نے پہیہ چھوڑ کر تیزی
سے ہاتھ بڑھا کر ایک سرخ بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی
فولادی تختہ تیزی سے اندرونی دیوار کی طرف سمٹنے لگا ——— اور اس
طرح اچانک سمٹنے کی وجہ سے وہ دونوں حبشیوں کے ہاتھوں سے نکل
گیا۔ لیکن اسی لمحے عمران اس دیوار کی طرف کھنچتے ہوئے تختے پر دوڑتا ہوا
غار کے دہانے کی طرف بڑھا۔

"اب پہیہ گھماؤ" ——— چیف باس نے کہا اور کالنگر نے جلدی
سے پہیہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ پہیہ گھماتا عمران
نے چھلانگ لگائی ——— اور کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا غار کے دہانے

با کھڑا ہوا۔ جہاں اس کے ساتھی حبشی موجود تھے۔ اور پھر تختہ دیوار میں
ب ہوا ——— اور ساتھ ہی پھٹی ہوئی دیوار پلک جھپکنے میں برابر
ہی گئی۔

"باس ——— اب ان کا ہلاک ہونا ضروری ہو گیا ہے۔ یہ
پہاڑی کے راز سے واقف ہو چکے ہیں" ——— کالنگر نے ہانپتے
ہوئے کہا۔

"ہاں ——— میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ لیکن ان کے ہلاک ہونے
ے ہم ایسی مصیبت میں پھنس جائیں گے جس سے پھر فرار نہیں ہو
سکیں گے" ——— چیف باس نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اب
ان اور ان حبشیوں کی باتوں کی آوازیں ان کے کانوں تک پہنچ رہی
ں۔ اور دوسرے لمحے چیف باس چونک پڑا ——— کیوں کہ اس
عمران کو یہ کہتے سنا تھا کہ وہ مشن چھوڑ کر جا رہا ہے۔ یہ بات سنتے ہی
نے کالنگر کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ جو لیزر مشین کی طرف
ا رہا تھا ——— اور کالنگر دانت پیستا ہوا واپس کرسی پر آ بیٹھا۔
چیف باس کی وجہ سے مجبور تھا۔ ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ایک
بھی نہ گزرے اور وہ ان تینوں کو جلا کر راکھ کر دے ——— اب
ان اپنے ساتھیوں سمیت پہلی غار سے گزر کر غار کے دہانے پر پہنچ گیا
اس نے غار کے دہانے سے باہر جھانک کر دیکھا۔

"اب یہ نیچے کیسے جائیں گے" ——— کالنگر نے کہا۔

"یہ شیطان ہیں انسان نہیں ——— اگر یہ اس اندھی غار سے
ل سکتے ہیں اور تختہ پکڑنے کا شعبدہ دکھا سکتے ہیں تو ان سے کچھ

بعید نہیں کہ یہ پرندوں کی طرح اڑتے ہوئے نیچے جا کھڑے ہوں؛
چیف باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
وہ شاید عمران کی صلاحیتوں سے بُری طرح مرعوب ہو چکا تھا۔
لیکن اس نے عمران کو غار کے دہانے پر جب اطمینان سے بیٹھے ہوئے
دیکھا ——— اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں میں
گفتگو شروع ہو گئی تو چیف باس غور سے اس گفتگو کو سننے لگا
اُسی لمحے سکرین کے ایک کونے میں جھماکا سا ہوا ——— اور پھر ایک
سائیڈ پر غار کا بیرونی منظر اس پر علیحدہ نظر آنے لگا۔ چیف باس اور
کالنگر دونوں یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ غار کی بیرونی طرف چند افراد
تیزی سے غار والے پہاڑ کی طرف بڑھے چلے آرہے تھے۔
"اوہ ——— یہ تو عمران کے وہ ساتھی ہیں جو عمران کے غار میں
کرنے کے بعد چلے گئے تھے۔ یہ واپس کیوں آرہے ہیں۔ کیا عمران
نے انہیں کوئی کاشن دیا ہے" ——— چیف باس نے انہیں دیکھتے
ہی کہا۔
"ہو سکتا ہے باس ——— اس نے غار سے ٹرانسمیٹر پر بات
کی ہو" ——— کالنگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ——— تمہیں معلوم ہے کہ
مخصوص ایریے میں اگر ٹرانسمیٹر پر بات ہو تو اُسے ہمارے کمپیوٹر
چیک کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی بات ہوتی تو ہمیں اب تک معلوم نہ ہو
چکا ہوتا" ——— چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا اور کالنگر خاموش
ہو گیا۔ واقعی اس سے مسلسل حماقتیں ہو رہی تھیں۔

"عمران کی باتوں سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اس مشن سے ہاتھ
اٹھا رہا ہے۔ لیکن مجھے اب اس شیطان صفت آدمی پر یقین نہیں رہا"
چیف باس نے کہا۔
"باس ——— میں تو پھر یہی کہوں گا کہ اب موقع ہے ان سب
کا خاتمہ کر دیجئے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اور اب انہیں واضح طور
پر معلوم ہو گیا ہے کہ ہماری لیبارٹری یہاں ہے ——— اگر یہ خود اندر
نہ آئے تو انہوں نے یقیناً ایکریمیا اور روسیاہ والوں کو اس کی اطلاع
دے دینی ہے۔ اور اس کے بعد یہ لوگ بھوکے کتوں کی طرح ہم پر چڑھ
دوڑیں گے" ——— کالنگر نے کہا۔
"مجھے ان مکھیوں کی پرواہ نہیں ہے۔ وہ اگر ہائیڈروجن بم بھی
ان غاروں پر مار دیں تب بھی ہماری لیبارٹری کا کچھ نہیں بگڑ سکتا۔
طاقت کے ذریعے کوئی بھی کسی بھی حالت میں لیبارٹری میں داخل نہیں
ہو سکتا ——— لیکن میں کم از کم ان لوگوں کا یہاں خاتمہ نہیں کرنا چاہتا
کیوں کہ اس طرح اور کوئی نہیں تو پنسلوانا کی پولیس اور فوج ان لوگوں
کی کھوج میں چل پڑے گی ——— اور ہمارا سارا وقت صرف ان
لوگوں کو چیک کرنے میں صرف ہوتا رہے گا۔ البتہ اگر یہ لوگ ان پہاڑوں
سے نکل کر جب کسی ہوٹل میں ٹھہریں تو اس ہوٹل کو اڑایا جا سکتا ہے۔
اس کے بعد ہم محفوظ ہو سکتے ہیں" ——— چیف باس نے کہا۔
"گڈ آئیڈیا باس ——— واقعی یہ بہت اچھا آئیڈیا ہے۔ اس
طرح کسی کا خیال بھی ان غاروں کی طرف نہ جائے گا۔ اور معاملہ بھی
ختم ہو جائے گا" ——— کالنگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے فیصلہ ہو گیا ـــــ کرام کو کال کرو۔ میں اسے ہدایات
دے دیتا ہوں وہ ان کاموں میں ماہر ہے" ـــــ چیف باس نے
فیصلہ کن لہجے میں کہا اور کالنگر نے منہ بناتے ہوئے مشین کے نچلے
حصے میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس پلیز" ـــــ دوسرے لمحے ایک آواز مشین سے نکلی۔

"کرام کو آؤٹ شعبے میں آپریشن روم میں بھیجو۔ چیف باس یاد
کر رہے ہیں" ـــــ کالنگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک لمبا تڑنگا نوجوان آپریشن روم میں داخل
ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف بڑھنے لگا جدھر چیف باس اور
کالنگر موجود تھے ـــــ اس نے اندر آکر بڑے مؤدبانہ انداز میں
چیف باس اور کالنگر کو سلام کیا۔

"کرام" ـــــ چیف باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ حکم باس" ـــــ کرام کا لہجہ انتہائی
مؤدبانہ ہو گیا۔

"کرام ـــــ سکرین پر ان لوگوں کو اچھی طرح دیکھ لو۔ یہ لوگ
یہاں سے واپس کاچین کے کسی ہوٹل میں جائیں گے۔ تم نے اس
سالم ہوٹل کو بھی اڑا دینا ہے ـــــ تاکہ ہوٹل کے ساتھ ساتھ ان کا
نام ونشان بھی مٹ جائے" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"یس باس" ـــــ کرام نے کہا اور پھر غور سے سکرین کو

دیکھنے لگا۔ تین افراد غار کے دہانے پر موجود تھے جب کہ ایک عورت
اور اس کے کئی ساتھی نیچے وادی میں موجود تھے ـــــ اور نیچے کھڑا
ہوا ایک آدمی کوہ پیمائی کے انداز میں دیوار پر چڑھ رہا تھا۔ اس کی
کمر سے ایک مضبوط سی رسی بندھی ہوئی تھی وہ جگہ جگہ کیلیں گاڑ کر
دیوار کی طرح سپاٹ پہاڑ پر چڑھا چلا آ رہا تھا۔

"یس باس ـــــ میں نے دیکھ لیا ہے۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے
کہ یہ واپسی میں کسی ہوٹل میں ٹھہریں گے۔ ہو سکتا ہے کسی پرائیوٹ
جگہ پر جا ٹھہریں" ـــــ کرام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــــ ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ٹارگٹ وہ پرائیوٹ
جگہ ہو گی" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے باس ـــــ جب یہ ان پہاڑوں سے باہر
نکلیں یہ یقیناً کسی سواری پر یہاں پہنچے ہوں گے۔ انہیں راستے میں ہی
ختم کر دیا جائے" ـــــ کالنگر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔ اس کا
موڈ دراصل اس وقت سے آف ہو گیا تھا جب چیف باس نے ان
کے خاتمے کے لئے کرام کو طلب کر لیا تھا ـــــ ورنہ کالنگر چاہتا تھا
کہ چیف باس اسے حکم دیتا اور وہ اپنے ہاتھوں سے ان کی بوٹیاں
اڑا دیتا۔ کیونکہ ان کی وجہ سے اس کا انتہائی بہترین دوست گڈلی
موت کی گہرائیوں میں جا پہنچا تھا ـــــ اور وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے
بہترین دوست کا انتقام ان سے لینا چاہتا تھا۔ لیکن وہ چیف باس
کے سامنے مجبور تھا ـــــ چیف باس کسی قسم کا مشورہ یا تنقید سننے
کا عادی ہی نہ تھا۔

"جب سے یہ لوگ یہاں آئے ہیں تم مسلسل احمقانہ گفتگو کئے چلے جا رہے ہو۔ کیا خیال ہے تمہیں بلیک روم میں نہ بھجوا دیا جائے"۔ چیف باس نے کرخت لہجے میں کالنگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کالنگر کا رنگ بلیک روم کا سنتے ہی زرد پڑ گیا تھا۔

"سوری باس ۔۔۔ میرا مقصد" ۔۔۔ کالنگر نے سہمے ہوئے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

"تمہارا مقصد یہی ہے کہ انہیں ان غاروں کے پاس ختم کر دیا جائے تاکہ پوری دنیا کو پتہ لگ جائے کہ اسٹار ٹریک کی لیبارٹری انہی غاروں کے قریب ہے"۔ ۔۔۔ چیف باس نے انتہائی کرخت لہجے میں اس کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا اور کالنگر نے سر جھکا لیا۔

"سنو کرام ۔۔۔ یہ جہاں کہیں جا کر رہیں نہ صرف ان کا خاتمہ ہو بلکہ وہ پوری جگہ ہی اڑا دی جائے۔ اس کے لئے تمہیں جتنا بھی اسلحہ اور آدمی چاہیں تم لے جا سکتے ہو۔ ۔۔۔ تمہیں سپیشل پاس ایشو ہو جائے گا"۔ ۔۔۔ چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس ۔۔۔ اس کے لئے تو ہمیں ایمرجنسی وے کو کھولنا پڑے گا"۔ ۔۔۔ کرام نے آہستہ سے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ لیکن یہ تو خطرناک ہو گا"۔ ۔۔۔ چیف باس نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

"باس ۔۔۔ اگر ہمیں کمپیوٹر کوڈ ایشو کر دیئے جائیں تو پھر ایمرجنسی وے کو ہماری آمد پر دوبارہ کھولا جا سکتا ہے"۔ کرام نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ہاں ۔۔۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔۔۔ میں آرڈرز دیتا ہوں۔ تم تیاری کرو"۔ ۔۔۔ چیف باس نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور کرام کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے آؤٹ شعبے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ جوانا نے مجھے بتایا ہے کہ آپ مشن ادھورا چھوڑ کر واپس جا رہے ہیں"۔ ۔۔۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس وقت وہ جیپوں میں بیٹھے پہاڑیوں سے خاصی دور پہنچ چکے تھے۔

"ہاں ۔۔۔ جوانا کو میں نے ہی بتایا تھا۔ دراصل جس انداز میں ان مجرموں نے مارنے کی کوشش کی تھی۔ اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ وہ نہ صرف ہمیں مسلسل چیک کر رہے ہیں بلکہ ہماری آوازیں بھی سن رہے ہیں ۔۔۔ اور فوری طور پر اپنی ناکامی پر مشتعل ہو کر ہمارے خلاف کوئی خوفناک سائنسی حربہ بھی استعمال کر سکتے تھے، جب کہ ہمارے پاس دفاع کے لئے کچھ نہ تھا۔ اس لئے میں نے جان بوجھ کر یہ باتیں کی تھیں"۔ ۔۔۔ عمران نے اسے وضاحت سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"لیکن عمران صاحب ـــــ ایک بات میری بھی سمجھ میں نہیں آئی
کہ جب ہم ان غاروں تک پہنچ گئے ہیں اور اسٹار ٹریک کی لیبارٹری
بھی وہیں ہے ۔ تو پھر انہوں نے ہمیں ختم کرنے کی ـــــ خود کوشش
کیوں نہیں کی "ـــــ صفدر نے کہا ۔

"تمہاری بات اپنی جگہ درست ہے ۔ جہاں تک میرا آئیڈیا ہے
وہ ہمیں ان غاروں میں یا اس کے قریب ختم نہیں کرنا چاہتے تاکہ دنیا
کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اسٹار ٹریک کی لیبارٹری واقعی یہیں ہے "
عمران نے جواب دیا ۔

"لیکن اب ہمیں تو معلوم ہو گیا ہے اور ظاہر ہے ہم بھی کسی کو بتا سکتے
ہیں "ـــــ جولیا جو پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی ۔ بول پڑی ۔

"ہاں ـــــ یہ بات ان کے ذہن میں ہو گی ۔ اور اس بات کی وجہ
سے مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیں ان غاروں سے ہٹ کر کہیں ختم کرنے
کی کوشش کریں گے ۔ تاکہ غاروں کی طرف بھی دنیا متوجہ نہ ہو ـــــ اور
ہمارا خاتمہ بالخیر بھی ہو سکے "ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا ۔

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے "
صفدر نے کہا ۔

"ہوشیار ہی نہیں بلکہ خبردار بھی ۔ اور صرف خبر ہی نہیں بلکہ پورا
اخبار دار بلکہ ....." ـــــ عمران کی زبان ایک بار پھر چل
پڑی تھی ۔

"بس بس ـــــ اتنا ہی کافی ہے ۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ غار

میں جا گرنے کے بعد عمران صاحب اتنے سنجیدہ کیوں ہو گئے ہیں "
صفدر نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا ۔ وہ ہنس رہا تھا ۔

"دراصل غار میں مجھے اطمینان سے مراقبہ کرنے کا وقت مل گیا ۔
اور مراقبہ میں مجھے معلوم ہوا کہ دنیا فانی ہے آنی جانی ہے ـــــ بلکہ
جانی زیادہ ہے آتی کم ہے "ـــــ عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز
میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"لیکن عمران ـــــ اب تمہارا پروگرام کیا ہے ۔ کیا ہمیں دوبارہ
غاروں میں جانا ہو گا "ـــــ جولیا نے موضوع پر آتے ہوئے کہا ۔

"نہیں ـــــ بلکہ اب غاریں چل کر ہمارے پاس پہنچیں گی ۔
بلکہ وہ چل بھی پڑی ہیں "ـــــ عمران نے کہا ۔ اور عمران کی بات
سن کر وہ دونوں چونک پڑے ۔

"وہ کیسے ـــــ کیا مطلب ـــــ کیا ہمارا تعاقب ہو رہا ہے "
صفدر نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔ ظاہر ہے ـــــ وہ
بیک مرر میں تو تعاقب کو چیک نہ کر سکتا تھا ـــــ کیونکہ پیچھے
آنے والی جیپیں تو ان کی اپنی تھیں ۔

"تعاقب نہیں ـــــ بلکہ فضاقب ہو رہا ہے "ـــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"فضاقب ـــــ کیا مطلب ـــــ یہ کون سا لفظ ہے "
صفدر نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"بھئی ـــــ جب فضا میں رہ کر تعاقب کیا جائے تو اسے
فضاقب ہی کہا جائے گا ۔ آخر ہماری زبان کو بھی تو پھلنا پھولنا چاہیے ۔

نئے نئے الفاظ نئے نئے شگوفوں کی طرح ہوتے ہیں ۔۔۔ یہ کیا کہ انہی گھسے پٹے پرانے الفاظ ہی بولتے بولتے ہم قبروں میں جا گھسیں اور زبان بے چاری بوڑھی ہو کر ہماری ہی قبروں پر بیٹھی سر دھنتی رہ جائے " ۔۔۔ عمران کا چرخہ ایک بار پھر چل پڑا۔

لیکن صفدر اس کی بات سننے کی بجائے جیپ کی سائیڈ سے سر باہر نکال کر اوپر دیکھنے لگا ۔۔۔ اور پھر وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس نے کافی بلندی پر ایک ہیلی کاپٹر کو اڑتے دیکھ لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر تھا اس لئے اس کی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

" ایک ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر موجود ہے۔ لیکن آپ نے اسے کیسے چیک کر لیا " ۔۔۔ صفدر نے حیرت سے سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" بتایا ہے کہ غار میں مجھے مراقبہ کرنے کا موقع مل گیا تھا اور اس مراقبے کی وجہ سے میرے اندر اتنی روحانیت پیدا ہو چکی ہے کہ اب میں فضا کی لامحدود بلندیوں میں آنکھیں بند کر کے جھانک سکتا ہوں ۔۔۔ ویسے جب جیپ نے پہلا موڑ کاٹا تھا تو میں نے ایک ہیلی کاپٹر کو اس پہاڑی کے عقب سے بلند ہوتے دیکھ لیا تھا جس پہاڑ میں یہ غاریں موجود ہیں " ۔۔۔ عمران نے ساتھ ہی وضاحت بھی کر دی۔

" تو اس کا مطلب ہے ہمیں براہِ راست ہوٹل میں نہ جانا چاہیے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے یہ اوپر سے ہی بم مار کر ہوٹل کو ہی اڑا دیں " جولیا نے پریشان سے لہجے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

" ہونے کو تو لڑکا لڑکی دونوں ہو سکتے ہیں۔ اور تیسری صنف کے بھی ہونے کے احکامات بہرحال رہتے ہیں ۔۔۔ لیکن تم ایسا کرنا کہ ہوٹل سے ذرا پہلے مجھے جوزف اور جوانا کو اتار دینا۔ اگر وہ اوپر سے ہمیں چیک کر رہے ہیں تو یقیناً وہ ہماری عدم موجودگی کی وجہ سے ہوٹل پر بم مارنے سے گریز کریں گے اور انہیں نیچے آنا پڑے گا ۔۔۔ اور ایک بار وہ نیچے آ گئے تو پھر یقین کرو وہ نیچے ہی رہیں گے اور ہم اوپر " عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور صفدر اور جولیا فوراً ہی عمران کی تمام پلاننگ سمجھ گئے۔ کہ عمران ان لوگوں کو پکڑ کر خود ان کی جگہ لینا چاہتا ہے۔

" اگر آپ کا پروگرام ایسا ہے تو پھر ہمیں ہوٹل کی بجائے پرائیوٹ رہائش تلاش کرنی چاہیے ۔۔۔ اس طرح ہم آسانی سے ان کا میک اپ بھی کر سکتے ہیں۔ اور ان سے معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں " ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" تم نے بتایا تھا کہ کراٹے جاتے ہوئے منیجر سے ہر قسم کی امداد حاصل کرنے کے متعلق کہہ گیا تھا " ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ہاں ۔۔۔ ٹھیک ہے منیجر سے بات کر کے کوئی پرائیوٹ رہائش گاہ تلاش کی جا سکتی ہے " ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" تو پھر جیپ باہر روک کر تم صرف اندر جانا اور یہ بندوبست کر کے وہیں چلے جانا " ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اور آپ " ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" میری فکر نہ کرو۔ اگر ہم غار سے باہر آ سکتے ہیں تو جیپ سے بھی

باہر نکل سکتے ہیں "۔ ـــــ عمران نے گول مول سے لہجے میں کہا۔ اب چوں کہ شہری علاقہ شروع ہو گیا تھا۔ اس لئے عمران نے ایک ایسی جگہ جیپ روک دی جہاں سے اُسے آسانی سے کوئی ٹیکسی وغیرہ مل سکتی تھی۔ ـــــ اور پھر وہ اچھل کر جیپ سے باہر آگیا۔ ان کے پیچھے آنے والی جیپیں بھی رک گئی تھیں۔

" واچ ٹرانسمیٹر پہ میں رابطہ قائم کر لوں گا۔ بے فکر رہنا "۔ عمران نے صفدر سے کہا اور پھر وہ پچھلی جیپوں کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں جوزف اور جوانا سوار تھے ـــــ اس نے جوزف اور جوانا کو اپنے ساتھ لینے کا پروگرام اس لئے بنایا تھا تاکہ ان کے لمبے قد اور ڈبل ڈول کی وجہ سے اوپر سے ان کو آسانی سے چیک کیا جا سکے ـــــ اور پھر جوزف اور جوانا کو اس نے جیپوں سے نیچے اتارا اور جیپوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ جیپیں آگے بڑھتی چلی گئیں۔

" آؤ بھئی ـــــ ہم کچھ کھا پی لیں۔ ان لوگوں نے تو کھانے کو بھی نہیں پوچھا "۔ ـــــ عمران نے جیپوں کے آگے بڑھنے کے بعد اپنے ساتھ کھڑے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھنے لگا ـــــ البتہ اس کی تیز نظریں آسمان کی بلندی پہ اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو بھی چیک کر رہی تھیں۔ سڑک کے دوسرے کنارے پر ایک ہینگنگ ریسٹورنٹ کا بورڈ نظر آرہا تھا۔ ہینگنگ ریسٹورنٹ ایسے ریسٹورنٹ کو کہا جاتا تھا۔ جس کی عمارت دس بارہ منزلوں پہ مشتمل ہوتی تھی۔ اور ریسٹورنٹ اس کی سب سے اوپر والی منزل کی فراخ چھت پہ بنایا

جاتا تھا تاکہ کھلی اور باہر کی فضا میں بیٹھ کر پُر لطف انداز میں کھایا پیا جا سکے ـــــ اور اس ہینگنگ ریسٹورنٹ کی عمارت دس بارہ منزل بلند نظر آرہی تھی۔ اور یہ عمارت ہی ارد گرد کی سب عمارتوں سے اونچی تھی۔

تیز رفتار لفٹ نے تھوڑی دیر بعد ہی ان تینوں کو چھت پہ موجود ریسٹورنٹ تک پہنچا دیا۔ ـــــ اور عمران نے جان بوجھ کر ایسا کونہ بیٹھنے کے لئے منتخب کیا۔ جہاں سے وہ اس چھوٹے سے شہر کو اچھی طرح چیک کر سکتا تھا۔ ویٹر کو اس نے جوزف کے لئے شراب اور اپنے اور جوانا کے لئے جوس لانے کا کہا ـــــ اور پھر اس کی نظریں دور اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر پہ جم گئیں۔ اور پھر جیسے ہی انہوں نے اپنے اپنے مشروبات ختم کئے۔ عمران نے دور ایک پہاڑی کی سائیڈ میں ہیلی کاپٹر اترتے دیکھ لیا۔

" آؤ چلیں "۔ ـــــ عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایک بڑا سا نوٹ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے نکال کر پالش ٹرے کے نیچے دبایا اور پھر تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ ریسٹورنٹ کی عمارت سے نکل کر ساتھ ہی موجود ٹیکسی سٹینڈ تک پہنچ گئے۔

" گرین ویلج "۔ ـــــ عمران نے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پہ بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلا دیا۔ جوزف اور جوانا نے پچھلی نشست سنبھال لی تھی۔ ـــــ دوسرے

لمحے ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھ کر سڑک پر دوڑنے لگی۔ عمران چونکہ پہلے بھی ایک دو بار یہاں آچکا تھا۔۔۔۔۔ اس لئے وہ اس چھوٹے سے شہر کے محل وقوع اور علاقوں سے اچھی طرح واقف تھا۔

مختلف سڑکوں پر سے گزرنے کے بعد ٹیکسی جیسے ہی ایک چوک پر پہنچی۔ عمران نے اُسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا نوٹ نکال کر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کی گود میں پھینکا۔ اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"بقایا جناب"۔۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے اُسے جاتا دیکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

"اپنے پاس رکھ لو۔۔۔۔۔ کبھی ہمارے پاس رقم ختم ہوگئی تو معفت پڑھا لینا"۔۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

چوک سے اس نے گرین ویلج جانے والی سڑک پر مڑنے کی بجائے دائیں طرف کو نکلنے والی ایک پرائیویٹ سڑک پر مڑ گیا۔ اس سڑک پر پرائیویٹ کا بورڈ موجود تھا۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی کسی سیڈ فارم کا بورڈ بھی نصب تھا۔ عمران اور جوانا تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔۔۔۔۔ سڑک کے دونوں اطراف میں گھنے درخت تھے۔ عمران ان درختوں کی آڑ لے کر چل رہا تھا۔ اور پھر سڑک آہستہ آہستہ بلندی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔۔۔۔۔ سڑک کا رخ اس چھوٹی پہاڑی کی طرف تھا۔ اور پھر تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ اس پہاڑی کی خاصی بلندی پر پہنچ گئے۔۔۔۔۔ ایک ہلکا سا موڑ آتے

ہی عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ اب سامنے وادی میں درختوں کے ایک بڑے سے جھنڈ کے درمیان خالی جگہ پر انہوں نے وہی ہیلی کاپٹر کھڑا دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔ ہیلی کاپٹر خاصا بڑا اور جدید تھا۔ اس پر کسی سپرے کرنے والی فرم کا نام اور مونوگرام بنا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی ایک لمبا تڑنگا سا نوجوان بڑے چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔۔۔۔۔ اس کے کاندھے سے ایک جدید قسم کی مشین گن لٹکی ہوئی صاف نظر آرہی تھی۔

عمران نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن کھینچا اور اُسے تھوڑا سا گھما کر بار دبایا۔ دوسرے لمحے گھڑی کے ڈائل پر چار کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔۔۔۔۔ یہ جولیا کا نمبر تھا۔ پھر چند ہی لمحوں بعد ہندسہ مسلسل جلنے لگا۔

"ہیلو ہیلو جولیا۔۔۔۔۔ میں عمران بول رہا ہوں اوور"
عمران نے ہندسے کے مسلسل جلتے ہی گھڑی کو منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

"یس جولیا اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"تم لوگ اس وقت کہاں موجود ہو اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہم ایک زرعی فارم کی عمارت میں ہیں۔ یہ عمارت خالی پڑی ہوئی ہے اوور"۔۔۔۔۔ جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ہیلی کاپٹر کے بارے میں کیا معلومات ہیں اوور"۔۔۔۔۔ عمران

نے کہا۔

ہیلی کاپٹر کو ہم نے فارم کے قریب ہی ایک پہاڑی کی اترائی میں اترتا چیک کر لیا ہے ـــــ صفدر، کیپٹن شکیل۔ اور تنویر پوزیشنیں سنبھال چکے ہیں میں اور صدیقی فارم کی چھت پر ہیں ہیلی کاپٹر سے چھ افراد اتر کر مختلف سمتوں سے فارم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہم ان کے انتظار میں ہیں اوور"۔ ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ سب کو کہہ دو کہ ان لوگوں کو زندہ پکڑا جلئے۔ میں اس ہیلی کاپٹر کے پیچھے موجود ہوں اوور اینڈ آل"۔ ـــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ فارم کی عمارت چونکہ گھنے درختوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اس لئے یہاں سے انہیں نظر نہ آرہی تھی۔

"کیا خیال ہے ماسٹر ـــــ اس ہیلی کاپٹر والے کو کور نہ کر لیا جلئے"۔ ـــــ جوانا نے سرگوشی میں عمران سے پوچھا۔

"ہاں ـــــ لیکن اسے زندہ پکڑنا ہے۔ مرنے نہ پائے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا۔ جھکے جھکے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

عمران اور جوزف وہیں موجود رہے۔ کیوں کہ زیادہ آدمیوں کے چلنے سے مشین گن بردار چوکنا ہو سکتا تھا ـــــ جوانا بلی جیسے انداز میں دبے پاؤں آگے بڑھتا ہوا اس ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گیا۔ ہیلی کاپٹر اور وہ آدمی گہرائی میں تھے۔ جب کہ جوانا ان کی نسبت بلندی پر تھا ـــــ ابھی جوانا اور آگے بڑھ رہا تھا کہ وہ آدمی بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس نے بڑی پھرتی سے کندھے سے

لٹکی ہوئی مشین گن اتارنے کی کوشش کی۔ لیکن اسی لمحے جوانا نے قدم بہ قدم آگے بڑھنے کی بجائے وہیں سے اس پر چھلانگ لگا دی اور پھر وہ دونوں قلابازیاں کھاتے ہوئے ایک دوسرے کو لپیٹے لیتا ہوا نیچے گہرائی میں لڑھکتا چلا گیا۔

"آؤ"۔ ـــــ عمران نے ان دونوں کے گرتے ہی جوزف سے کہا اور وہ دونوں بھاگتے ہوئے نیچے کی طرف اترنے لگے۔

جوانا اور وہ آدمی ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے جب سپاٹ زمین پر پہنچے تو اس آدمی نے انتہائی تیزی سے جوانا کو ایک طرف اچھال دیا ـــــ جوانا گو بظاہر اس سے کئی گنا زیادہ طاقت ور دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن جس انداز میں اس نے جوانا کو اپنے جسم سے اچھالا تھا۔ اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کسی بھی صورت میں جوانا سے کم طاقت ور نہیں ہے ـــــ جوانا ایک طرف گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پھر اس نے تیزی سے اٹھتے ہوئے اس آدمی کے سینے میں ٹکر ماری۔ اور وہ آدمی پشت کے بل زمین پر گرا ـــــ جب کہ جوانا اس کے اوپر تھا۔ اس آدمی نے ایک بار پھر جوانا کو دونوں ٹانگیں سکیڑ کر اوپر اچھالنا چاہا لیکن اب جوانا سنبھل چکا تھا ـــــ اس نے دونوں گھٹنے پوری قوت سے اس کے سینے پر اچھل کر مارے۔ تو دوسرا اس آدمی کے حلق سے پہلی بار گھٹی گھٹی چیخ نکل گئی۔

"ہٹ جاؤ جوانا"۔ ـــــ اسی لمحے عمران نے ان کے سر پر پہنچتے ہوئے کہا۔

اس کے ہاتھ میں وہی مشین گن تھی۔ جو چند لمحے پہلے اس آدمی کے ہاتھ میں تھی اور جو جوانا کے اچانک ٹکرا جانے کی وجہ سے ایک طرف

کر گئی تھی۔

عمران کی آواز سنتے ہی جوانا اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ دوست" ——— عمران نے مشین گن کا رخ اُس آدمی کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اور وہ دانت بھینچتے ہوئے آہستہ سے اٹھنے لگا۔ ابھی وہ پوری طرح سیدھا بھی نہ ہوا تھا کہ اچانک عمران کے ہاتھ میں موجود مشین گن نے قلابازی کھائی۔ اور پلک جھپکنے میں اس کے ہاتھ میں گن کی نال تھی ——— اور پھر عمران نے لاٹھی کے سے انداز میں گن کا بھاری دستہ اٹھتے ہوئے آدمی کی کھوپڑی پر جما دیا اور وہ آدمی اوخ کی آواز نکالتا ہوا ایک بار پھر گھٹنوں کے بل زمین بوس ہوتا چلا گیا ——— پہلے وار کے بعد دوسرا وار ہوا اور وہ بے حس و حرکت ہو کر نیچے گر گیا ——— وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اسے اٹھا لے چلو" ——— عمران نے گن کو دوبارہ دستے سے پکڑتے ہوئے کہا۔

اور پھر جوانا اس آدمی کو اٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا کہ اچانک فارم کی طرف سے خوف ناک دھماکے سنائی دیئے ——— یہ دھماکے اتنے خوف ناک تھے کہ زمین بُری طرح لرزنے لگی اور وہ سب لڑکھڑا کر رہ گئے۔

دھماکے مسلسل ہو رہے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے فارم پر خوف ناک بموں کی مسلسل بارش کی جا رہی ہو۔

"اوہ ——— بھاگو ——— ان لوگوں نے شاید فارم پر بم برسانے

...روع کر دیئے ہیں" ——— عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی ...ے فارم کی طرف بھاگنے لگے۔

...اس آدمی کو جوانا نے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ فارم کی طرف ...ے گرد اور دھوئیں کا بادل سا اٹھنے لگا تھا ——— ابھی وہ تھوڑی ...دور آگے گئے ہوں گے کہ انہوں نے درختوں میں سے دو افراد ...دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ ان کے ہاتھوں میں بم فائر گنیں ...تھیں ——— جیسے ہی وہ درختوں سے نکلے عمران نے مشین گن کا ...ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں اچھل کر پشت کے بل زمین پر گرے۔ ان ...میں سے ایک نے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک ...جھٹکے سے ساکت ہو گیا ——— عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ...ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے۔ گولیوں نے ان کے سینے چھلنی کر ...دیئے تھے۔ دھماکے ختم ہو چکے تھے۔ اور ایک بار پھر گہرا سکوت ...طاری ہو چکا تھا ——— عمران، جوزف اور جوانا بھاگتے ہوئے ...جب درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوئے تو اس نے سامنے ایک ...وسیع و عریض عمارت کو زمین بوس ہوتے دیکھا ——— دھواں ...اور گرد ابھی تک ماحول پر چھائی ہوئی تھی۔ لیکن زمین بوس ہوئی ...عمارت صاف نظر آ رہی تھی ——— پوری عمارت تنکوں کی ...طرح بیٹھ چکی تھی۔

"اوہ باس ——— یہ تو مکمل تباہی ہے" ——— جوانا نے ...کہا۔ لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور بھاگتا ہوا زمین بوس ...عمارت کی حدود میں داخل ہو گیا ——— اُسی لمحے سائیڈ سے

ایک بھوت نما آدمی باہر نکلا۔ عمران نے تیزی سے مشین گن سیدھی کی لیکن دوسرے لمحے اس نے گن نیچے کر لی ــــــ کیوں کہ آنے والا صفدر تھا۔ گرد کی وجہ سے وہ بھوت نظر آ رہا تھا۔

"کیا ہوا ــــــ باقی ساتھی"۔ ــــــ عمران نے چیخ کر پوچھا۔

"اوہ ــــــ عمران صاحب ــــــ سب محفوظ ہیں۔ لیکن ہم انہیں زندہ نہیں پکڑ سکے۔ چار افراد مارے گئے ہیں دو فرار ہو گئے ہیں"۔ صفدر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

اور چند لمحوں بعد سیکرٹ سروس کے ارکان مختلف سائیڈوں سے برآمد ہونا شروع ہو گئے ــــــ مٹی کی وجہ سے ان کی حالت خراب تھی لیکن وہ تھے صحیح سلامت۔

"کیسے ہوا ــــــ جولیا نے تو مجھے بتایا تھا کہ وہ چھت پر ہے"۔ عمران نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہاں ــــــ وہ اور صدیقی چھت پر تھے۔ اور ہم سب نے عمارت سے ہٹ کر پوزیشنیں سنبھال لی تھیں۔ لیکن جب یہ لوگ قریب آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں میں بم فائر گنیں دیکھ لی تھیں ــــــ چنانچہ میں نے فوراً ان دونوں کو باہر آنے کے لئے کہا اور یہ شکر ہے کہ وہ کچھ دیر آپس میں مشورے کرتے رہے ــــــ اور جب وہ فائر کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوئے۔ اس وقت تک جولیا اور صدیقی باہر آ چکے تھے۔ اس وقت تک میرا صرف آئیڈیا تھا کہ شاید وہ عمارت پر بم برسائیں ــــــ لیکن مجھے یقین نہیں تھا۔ کیوں کہ ظاہر ہے پہلے انہیں ہم سے آپ لوگوں کے متعلق پوچھ گچھ کرنی چاہیئے تھی۔

لیکن ان چھ افراد نے بیک وقت بم برسا دیئے۔ اس پر مجھے فائر کرنا پڑا۔ ہم نے چار افراد مار لئے ــــــ البتہ دو افراد ہماری زد سے نکل کر درختوں میں غائب ہو گئے"۔ ــــــ صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کا شکار ہم نے کر لیا ہے۔ بہر حال اچھا ہوا کہ سب بچ گئے تو اب یہاں سے نکل چلیں ــــــ ایسا نہ ہو کہ پولیس پہنچ جائے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ مڑ گیا۔ اس کے ساتھ باقی بھی آگے بڑھے۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے درختوں کے جھنڈ اور اس کے سامنے پڑی ہوئی دونوں لاشوں کو کراس کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد سب ساتھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو چکے تھے۔ جولیا نے اس بے ہوش آدمی کو بھی اپنے قدموں میں رکھ لیا تھا۔ پائلٹ سیٹ عمران نے سنبھال لی ــــــ وہ چند لمحے غور سے اس جدید قسم کے ہیلی کاپٹر کی مشینری کو دیکھتا رہا۔ کیوں کہ اس میں ایسی مشینری نصب نظر آ رہی تھی جو اس کے لئے نئی تھی ــــــ وہ کافی دیر سوچتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا انجن اسٹارٹ کر دیا۔ کیوں کہ دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن اب سنائی دینے لگے تھے ــــــ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا گیا اور عمران اُسے واپس سڑک پر لے جانے کی بجائے آگے ہی لیتا چلا گیا۔

کافی بلندی پر جا کر عمران نے ہیلی کاپٹر کو کسی خالی علاقے کی

طرف موڑنا چاہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر
کی مشینری جام ہو چکی تھی ۔۔۔۔ وہ ایک ہی رخ پر تیزی سے پرواز
کئے چلا جا رہا تھا۔ عمران نے ادھر ادھر ہاتھ مارنے کی کوشش کی۔
لیکن بے سود۔ ہیلی کاپٹر مکمل طور پر آؤٹ آف کنٹرول ہو چکا تھا۔
اس کا کنٹرولنگ رابطہ کسی اور جگہ منسلک ہو گیا تھا ۔۔۔۔ اور عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اپنی پشت نشست کے ساتھ
لگا لی۔

"کیا ہوا ۔۔۔۔" ساتھ بیٹھی جولیا نے چونک کر پوچھا۔ اور
جب عمران نے اُسے تفصیل بتائی تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ممبران
کے چہروں پر بھی گہری تشویش کے آثار نمایاں ہو گئے ۔۔۔۔ لیکن
وہ سب بے بس تھے۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر بہت زیادہ بلندی پر تھا۔
اور ان کے پاس پیراشوٹ بھی نہ تھے کہ وہ اتنی بلندی سے کود سکتے۔

ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے ایک ہی سمت میں اڑا جا
رہا تھا۔ اور عمران نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اس کی سمت اُسی
پہاڑی کی طرف ہے ۔۔۔۔ جس کے نیچے اسٹار ٹریک کی لیبارٹری
موجود ہے۔ لیکن ابھی چند ہی لمحے گزرے تھے کہ اچانک ہیلی کاپٹر
سے تیز سیٹی کی آواز بلند ہوئی۔ اور وہ سب چونک کر مشینری کی
طرف دیکھنے لگے ۔۔۔۔ لیکن دوسرے لمحے انہیں ایک اور احساس
ہوا کہ ان کے جسم سیٹوں کے ساتھ بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے تھے۔
وہ سیٹوں کے ساتھ چمٹے نہ تھے صرف حرکت کرنے سے معذور ہو
گئے تھے ۔۔۔۔ البتہ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور دماغ آزاد تھا۔

وہ سوچ سکتے تھے لیکن نہ ہی بول سکتے تھے۔ اور نہ حرکت کر سکتے تھے۔
باقی ممبران کی آنکھوں میں ایسا ہوتے ہی شدید الجھن کے تاثرات
نمودار ہو گئے ۔۔۔۔ البتہ عمران کی آنکھوں میں مختلف ردعمل نظر
آ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں مسرت اور اطمینان کی جھلملاہٹ ابھر
آئی تھی۔ اُسے دراصل صرف ایک خطرہ تھا کہ کہیں ریڈیو کنٹرول
ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی دھماکے سے نہ اڑا دیا جائے ۔۔۔۔ ایسی
صورت میں ان سب کی موت یقینی ہو جاتی۔ لیکن کسی مخصوص وجہ
سے انہیں بے حس و حرکت کر دینے کا مقصد صاف تھا کہ اسٹار
ٹریک ہیلی کاپٹر کو فضا میں تباہ کر دینے کی بجائے انہیں بے حس و
حرکت کر کے لیبارٹری میں لے جانا چاہتا ہے ۔۔۔۔ اس لئے عمران
کی آنکھوں میں مسرت اور اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہو گئی تھیں۔

چیف باس ___ اپنے کمرے میں بیٹھا ایک موٹی سی فائل کے
مطالعے میں مصروف تھا۔ ___ یہ کمرہ اس پوری لیبارٹری کا ہیڈ کوارٹر
کہلاتا تھا کیوں کہ یہاں ایسی مشینری نصب کی گئی تھی کہ چیف باس
یہاں بیٹھے بیٹھے سینکڑوں فٹ میں پھیلی ہوئی جدید ترین خلائی
لیبارٹری کو نہ صرف چیک کر سکتا تھا بلکہ جب وہ چاہتا اُسے یہاں
بیٹھے بیٹھے کنٹرول بھی کر سکتا تھا ___ اس سٹار ٹریک کی لیبارٹری
چار بڑے بڑے ہال نما کمروں پر مشتمل تھی۔ جس میں انتہائی جدید
قسم کی مشینری نصب تھی۔ اور دنیا کے ذہین ترین سائنس دان
اس لیبارٹری میں کام کرتے تھے ___ وہ یہ کام کرنے کے لئے
مجبور تھے۔ کیوں کہ چیف باس نے ان کے ذہنوں کو واش کر کے
باقاعدہ اپنا غلام بنا لیا تھا۔ لیبارٹری کے ان مخصوص کمروں میں
سوائے ان سائنس دانوں اور چیف باس کے اور کسی کو جانے

کی اجازت نہ تھی۔ ان کمروں کے علاوہ بے شمار چھوٹے بڑے اور کمرے
موجود تھے جہاں دیگر کاموں کے لئے مختلف افراد موجود رہتے تھے۔
کانگر لیبارٹری سے ہٹ کر باقی افراد کا انچارج تھا۔ ___ کرام
بھی براہ راست لیبارٹری کے ان کمروں سے متعلق نہ تھا۔ اس کا کام
ضروری آلات کی شہر سے لیبارٹری کو خفیہ طور پر سپلائی کرنا تھا۔
اور چوں کہ وہ اپنے وقت کا ایک بہت بڑا اسمگلر رہا تھا ___ اس
لئے وہ ایسے کام انتہائی مہارت سے کر لیتا تھا۔ چوں کہ کرام کا تعلق
زیر زمین دنیا سے رہا تھا اس لئے چیف باس نے عمران اور اس
کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے کرام کو ہی مقرر کیا تھا۔ ___ اس
پوری لیبارٹری کو پہاڑ کے اندر انتہائی مہارت سے تیار کیا گیا تھا
اور اس کی حفاظت کے لئے ایسا نظام قائم کیا گیا تھا ___ کہ واقعی
اگر پہاڑ پر ہائیڈروجن بم بھی مار دیا جاتا تو پہاڑ تو شاید روئی کے گالوں
کی طرح اڑ جاتا لیکن لیبارٹری کو معمولی سا نقصان بھی نہ پہنچ سکتا
تھا۔ ___ لیبارٹری سے آمد و رفت کا راستہ پنسلوانا کی انہی
خوفناک غاروں کی سمت سے رکھا گیا تھا۔ البتہ ایک اور ایمرجنسی
وے بھی تھا جو اس پہاڑی کی دوسری طرف تھا۔ ___ لیکن اُسے
کھولنے اور بند کرنے کا تمام نظام آٹو میٹک، کمپیوٹر کنٹرولڈ تھا۔
اور سوائے خاص حالات کے ایمرجنسی وے کھولا نہ جا سکتا تھا۔
اور اس کا نظام ایسا بنایا گیا تھا ___ کہ اسے کسی صورت سے
باہر سے نہ کھولا جا سکتا تھا۔ البتہ اگر کمپیوٹر مخصوص کوڈ باہر جانے
والوں کو ایشو کر دیئے جاتے۔ تو پھر وہ ایک مخصوص جگہ پہنچ کر جب

وہ کوڈ دوہراتے تو یہ ایمرجنسی راستہ باہر سے بھی کھلوایا جاسکتا تھا۔ لیکن اس کے لئے بھی ضروری تھا کہ جسے کمپیوٹر کوڈ ایشو کیا جاتا۔ وہی یہ کوڈ دوہراتا تو راستہ کھل سکتا تھا ورنہ نہیں ——— اور ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ بولنے والا جب تک صحیح ہوش وحواس میں نہ ہوتا۔ اس کی آواز اور لہجے کی وائبریشنز بالکل درست نہ ہوتیں دروازہ نہ کھل سکتا تھا ——— لیبارٹری سے ہٹ کر چیف باس نے فاراک میں بھی ایک چھوٹی سی لیبارٹری بنائی ہوئی تھی۔ جہاں وہ ایسا تحقیقاتی کام سرانجام دیتا تھا۔ جس کی مشینری وہ یہاں شفٹ نہ کر سکتا تھا ——— اس سیکنڈ لیبارٹری کا انچارج پہلے مارتھم تھا۔ اور مارتھم کی موت کے بعد اب ہنری کو انچارج بنایا گیا تھا۔ چیف باس زیادہ تر اصل لیبارٹری میں ہی رہتا تھا ——— لیکن جب ضرورت محسوس کرتا وہ فاراک والی سیکنڈ لیبارٹری میں بھی چلا جاتا۔ خلائی ریسرچ میں وہ اس قدر ایڈوانس ہو چکا تھا کہ اس نے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا ——— یہی وجہ تھی کہ تمام سپر پاورز اس کے پیچھے لگ گئی تھیں۔ لیکن آج تک کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہو سکا تھا کہ اسٹارز ٹیک کی لیبارٹری کہاں ہے۔ اس کی مین لیبارٹری کا انچارج دنیا کا مشہور سائنس دان کلاک مانتاشا تھا۔ جس کا تعلق ویسٹرن کارمن سے تھا ——— اور جس نے خلائی ریسرچ میں ایک نیا پروسس ایجاد کیا تھا۔ اور چیف باس نے اسے اغوا کر کے اپنا غلام بنا لیا تھا اور یہ سب اس کی کاوش تھی کہ آج اسٹارز ٹیک دنیا کی تمام سپر پاورز کے لئے ہوا بن چکا تھا ——— لیکن جب سے

چیف باس نے فاراک میں ہونے والی میٹنگ کی رپورٹ حاصل کر لی تھی۔ اسے پہلی بار پاکیشیا کے علی عمران سے خطرہ محسوس ہونے لگا تھا ——— اس میٹنگ میں علی عمران نے جس ذہانت سے کلاک مانتاشا کے لئے پروسس اور چونے کی دلدل اور پھسلوانا کر غاروں کا آئیڈیا لگایا تھا اس نے چیف باس کو پاگل کر دیا تھا۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ یہ نوجوان کلاک مانتاشا سے بھی ذہانت میں دو قدم آگے ہے ——— اور پھر جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت غاروں میں پہنچ گیا اور اس نے جس ذہانت سے پہلی غار کا راستہ ڈھونڈھ لیا تھا چیف باس حیران رہ گیا تھا ——— اور پھر اندھی غار میں گرنے کے بعد جس طرح وہ اور اس کے ساتھی باہر نکلے اور وہاں جس پھرتی، ذہانت اور مہارت کا مظاہرہ عمران نے کیا تھا ——— اس نے چیف باس کو ششدر کر دیا تھا۔ وہ اسے اپنے لئے دنیا کا سب سے بڑا خطرہ محسوس کرنے لگا تھا۔ وہ اگر چاہتا تو وہیں غاروں میں ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو بڑی آسانی سے خاتمہ کر سکتا تھا ——— لیکن اس نے ایسا کرنے سے اپنے آپ کو بمشکل باز رکھا۔ کیوں کہ اس کے خیال کے مطابق ایسا کرنے سے وہ اپنی لیبارٹری کا محل وقوع دنیا پر آشکارا کر دیتا۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی ان پہاڑیوں سے ہٹے تھے ——— اس نے کرام کو احکامات دے دیئے تھے کہ وہ ان کی رہائش گاہ کو ہی بموں سے اڑا دے۔ کیوں کہ ایسی صورت میں کسی کا خیال ان غاروں تک نہ جا سکتا تھا۔

"کرام اور اس کے پانچ ساتھی ہیلی کاپٹر پہ لیبارٹری سے باہر جا چکے تھے۔ وہ اپنے ساتھ جدید قسم کی بم فائر رینج گنیں لے گئے تھے، اور اب چیف باس کو کرام کی طرف سے رپورٹ کا انتظار تھا۔

وہ اسی انتظار میں بیٹھا ایک فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنتے ہی چونک پڑا ——— اس نے پھرتی سے میز پر رکھے ایک تکونی آلے کے ایک کونے کو دبایا تو سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سامنے دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی ——— سکرین پر ایک ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ چیف باس نے تکونی آلے کو پھرتی سے اٹھایا اور اس کے اوپر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ اس ناب کے گھومتے ہی ہیلی کاپٹر سکرین پر پھیلتا چلا گیا ——— اب اس کا اندرونی منظر واضح نظر آ رہا تھا۔ اور چیف باس یہ منظر دیکھتے ہی یوں اچھل کر کرسی سے کھڑا ہو گیا جیسے اچانک کرسی میں کرنٹ دوڑ گیا ہو ——— اس کی آنکھیں جو سکرین پر جمی ہوئی تھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ کیوں کہ ہیلی کاپٹر میں اس نے کرام اور اس کے ساتھیوں کی بجائے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سوار دیکھا تھا البتہ پچھلی نشستوں پہ بیٹھے ہوئے عمران کے ایک حبشی ساتھی کے قدموں میں اس نے کرام کے ایک ساتھی کو بے حس و حرکت پڑے ہوئے دیکھا تھا۔

"اوہ ——— ان لوگوں نے ہیلی کاپٹر پر بھی قبضہ کر لیا"۔ چیف باس نے واپس کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں

[...]ندھیاں سی چل رہی تھیں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ضرورت سے [...]ادہ ہی ذہین اور تیز ثابت ہو رہے تھے۔

"انہیں اب ختم ہو جانا چاہیئے" ——— چیف باس نے بڑبڑاتے [...]ئے کہا۔

[...] اور اس نے میز پہ پڑے ہوئے ایک انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔ [...]لے والی سکرین کے ساتھ ایک اور چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ [...]ن پہ ایک ادھیڑ عمر آدمی کی شکل نظر آئی۔

"یس باس" ——— ادھیڑ عمر کے لب ہلے اور آواز [...]مرے میں گونجی۔

"لارک ——— کوبرا رینج آپریٹنگ مشین آن کرو۔ میں نے [...]برا ہیلی کاپٹر کو فضا میں تباہ کرنا ہے" ——— چیف باس نے [...]خت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اپنا ہیلی کاپٹر باس ——— کیوں کہ یہاں اور تو کوئی کوبرا [...]یلی کاپٹر نہ ہے" ——— لارک نے حیرت بھرے لہجے میں [...]چھا۔

"ہاں ——— اسے کرام لے گیا تھا چند خطرناک افراد کو ہلاک [...]رنے ——— لیکن اب وہ خطرناک افراد اس پہ قابض ہیں"۔ [...]یف باس نے کہا۔

"اوہ باس ——— لیکن ہمارے پاس ایک ہی کوبرا ہیلی کاپٹر [...]ہے۔ اور اگر یہ تباہ ہو گیا تو ہماری سپیشل سپلائی متاثر ہو گی۔ [...]پ کو علم ہے کہ تین روز بعد سپیشل سپلائی کی ضرورت ہے۔

اور سپیشل سپلائی کو بر اہیلی کاپٹر کے بغیر ممکن نہیں ہے ۔ اور اگر سپیشل سپلائی بر وقت نہ پہنچی تو ہمارا اسٹیجری ڈسکوری والا تمام منصوبہ درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔ ——— ویسے آپ جیسے حکم کریں "۔ لارک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ ——— واقعی ——— مجھے اس بات کا تو خیال ہی نہ آیا تھا۔ لیکن اب ان خطرناک افراد سے ہیلی کاپٹر کیسے خالی کرایا جائے ان افراد کا خاتمہ بھی ضروری ہے "۔ ——— چیف باس نے کہا۔

" باس ——— ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اسے اپنے کنٹرول میں کر لیں اور پھر شاک ریز سے ان لوگوں کو بے حس و حرکت کر کے ہیلی کاپٹر کو ایمرجنسی گیٹ کے باہر اتار کر ان لوگوں کو ہیلی کاپٹر سے اتارا جا سکتا ہے "۔ ——— لارک نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ ——— ویری گڈ ——— یہ طریقہ اچھا ہے ۔ اس طرح ہیلی کاپٹر بھی بچ جائے گا اور یہ لوگ بھی یقینی طور پر ختم ہو جائیں گے "۔ چیف باس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" پھر کیا حکم ہے ——— ہیلی کاپٹر کو نیچے لے کر شاک ریز اس میں گزار دی جائیں "۔ ——— لارک نے پوچھا۔

" ہاں ——— اور ہیلی کاپٹر کو واپس ایمرجنسی وے کے گیٹ پر لے آ کر اتارا جائے ۔ اس کے بعد میں مزید احکامات دوں گا "۔ چیف باس نے کہا ۔ اور بٹن پریس کر دیا ۔ سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی ۔ پھر اس بٹن کے ساتھ ایک اور بٹن کو اس نے پریس کیا تو ایک اور چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی ——— اس پر ایک خاصے بوڑھے

اس کی تصویر ابھر آئی ۔ جس کی فراخ پیشانی اس کی ذہانت کی دلیل تھی ۔

" یس "۔ ——— بوڑھے کے لب ہلے اور آواز کمرے میں گونج اٹھی ۔

" پروفیسر ——— ہیڈ کوارٹر میں آؤ ۔ تم سے ایک خاص مشورہ کرنا ہے "۔ ——— چیف باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

" یس باس ——— ابھی حاضر ہوا "۔ ——— بوڑھے نے کہا اور چیف باس نے بٹن کو دوبارہ پریس کر کے سکرین کو تاریک کر دیا ——— یہ پروفیسر کلاک مانا تشا تھا ۔ اور ابھی لارک سے گفتگو کرنے کے بعد چیف باس کے ذہن میں ایک نیا خیال ابھرا تھا ۔ کیوں نہ اس ذہین ترین نوجوان علی عمران کے ذہن کو کنٹرول میں رکھ کے اُسے اپنی لیبارٹری میں رکھ لیا جائے ——— اس طرح یہ اس کی لیبارٹری کے لئے ایک اچھا اضافہ ثابت ہو گا ۔ لیکن اس کے لئے وہ پہلے پروفیسر سے تفصیلی مشورہ کرنا چاہتا تھا ——— اس لئے اس نے پروفیسر کو اپنے کمرے میں طلب کیا تھا ۔ چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا اور پروفیسر دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا ۔

" بیٹھو پروفیسر "۔ ——— چیف باس نے میز کے قریب رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔ اور پروفیسر خاموشی سے بیٹھ گیا ——— اس کی آنکھیں ہر قسم کے جذبات سے عاری خالی خالی دکھائی دے رہی تھیں ۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ چیف باس کو دیکھنے کی بجائے خلا میں گھور رہا ہے ۔ اُسی لمحے کمرے میں

سیٹی کی آواز گونجی اور پھر پہلے والی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر لارک کی تصویر ابھر آئی۔

"باس۔۔۔۔ ہم نے ہیلی کاپٹر کو رینج میں لے کر شاک ریز فائر کر دی ہیں۔ ہیلی کاپٹر میں موجود تمام اشخاص بے حس و حرکت ہیں۔ اور ہیلی کاپٹر کو میں ایمرجنسی گیٹ وے کی طرف لے آ رہا ہوں۔۔۔۔ مزید احکامات دیں"۔۔۔۔ لارک کی آواز کمرے میں گونجی۔

"ہیلی کاپٹر کو گیٹ وے کے قریب اتار لو۔ اور صرف پہرہ دیتے رہو۔ میں پروفیسر سے ایک ضروری مشورے کے بعد احکامات دوں گا۔ اور سنو۔۔۔۔ جی ایم کمپیوٹر سے چیک کر لو کہ شاک ریز نے ہر ایک پر اثر بھی کیا ہے۔ ان میں ایک شخص بے حد ہوشیار ہے۔ تسلی ضروری ہے"۔۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"یس باس۔۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی"۔۔۔۔ لارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی۔

"پروفیسر۔۔۔۔ پاکیشیا کا ایک نوجوان ہے علی عمران۔ سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری رکھتا ہے۔ اسے ایکریمیا نے ہماری لیبارٹری ٹریس کرنے پر مامور کیا ہے۔۔۔۔ اور اس نے ایکریمیا ہیڈکوارٹر میں پروفیسر ٹرمسٹ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے تمہارے ایجاد کردہ خلائی ریسرچ نظام کا حوالہ دیا اور اندازہ لگا لیا کہ اس نظام پر عمل درآمد کرنے کے لئے ایسی دلدل کے ساتھ

بارٹری ہونی ضروری ہے۔ جن میں چونے کی آمیزش ہو۔ چنانچہ اپنی ٹیم لے کر یہاں پہنچ گیا۔۔۔۔ اس نے راستہ بھی ٹریس لیکن لیبارٹری میں داخل نہ ہو سکا۔ اور شاید کوئی نیا پروگرام نے کے لئے ساتھیوں کے ساتھ واپس گیا تو میں نے کرام اور کے ساتھیوں کو کوبرا ہیلی کاپٹر میں ان کے تعاقب میں ا۔۔۔۔ کہ جہاں جاکر یہ رہیں وہاں وہ بم فائر کر کے پوری ت کو ہی اڑا دیں۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے کوبرا ہیلی کاپٹر قبضہ کر لیا۔۔۔۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ کوبرا ہیلی کاپٹر ایسا سسٹم ہے کہ کمپیوٹر کوڈ کے بغیر اگر کوئی اسے اڑانے شش کرے گا تو ہمیں فوراً اطلاع مل جائے گی۔ چنانچہ ے ہی انہوں نے ہیلی کاپٹر کو اڑایا مجھے اطلاع مل گئی۔۔۔۔ چنانچہ نے لارک کو کہا کہ وہ ہیلی کاپٹر کو اپنی رینج میں لے کر ان شاک ریز فائر کرے۔ اس کے بعد ایمرجنسی گیٹ وے باہر ہیلی کاپٹر کو اتار کر ان بے حس و حرکت افراد کو نیچے اتار گولی مار دی جاتی۔۔۔۔ چنانچہ لارک نے ایسا کیا۔ لیکن اسی ران مجھے ایک خیال آ گیا کہ ایسا ذہین سائنس دان ضائع کیوں ا جائے۔ اگر ہم اس کے ذہن کو واش کر کے اپنے کنٹرول میں لیں تو وہ ہماری لیبارٹری میں کام کر سکتا ہے۔۔۔۔ اس لئے نے تمہیں بلایا ہے کہ تمہارا اس بارے میں کیا مشورہ ہے"۔ ب باس نے کہا۔

"یں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔۔۔۔ اگر تم اسے اس قابل سمجھتے

ہو کہ وہ یہاں کام آ سکتا ہے تو اُسے یہاں رکھ لو ورنہ گولی مار کر
جھنجھٹ ہی ختم کر دو ۔" ـــــ پروفیسر نے بے جان اور جذبات
سے عاری لہجے میں کہا ۔

" دیکھو پروفیسر ـــــ کیا تم آر ۔ آئی مشین سے اس کا ذہنی لیول
چیک نہیں کر سکتے ۔ اس طرح اس بارے میں حتمی رپورٹ مل جائے
گی کہ کیا واقعی وہ ہمارے لئے کارآمد ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں ۔
گولی ہی مارنی ہے تو اس کے بعد بھی ماری جا سکتی ہے ۔"
چیف باس نے کہا ۔

" ہاں ـــــ چیک کیا جا سکتا ہے ۔ صرف اُسے ہی چیک کرنا ہے
یا اس کے کوئی اور ساتھی بھی ہیں ـــــ کیونکہ میرے پاس چیکنگ
لوشن کی مقدار اتنی موجود ہے ۔ کہ زیادہ سے زیادہ دس افراد کو
چیک کیا جا سکتا ہے ۔ اس سے زیادہ نہیں ۔" ـــــ پروفیسر نے
سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" کافی ہے ـــــ ویسے تو میرا خیال یہی تھا کہ صرف اُسے ہی
چیک کیا جائے باقی افراد کو ہلاک کر دیا جائے ۔ لیکن اب تمہاری
بات سے مجھے خیال آ گیا ہے ۔ کہ کیوں نہ سب کو ہی چیک کر لیا
جائے ـــــ لوشن ہی خرچ ہونا ہے ۔ ہو سکتا ہے ۔ ہمارے
مطلوبہ لیول پر ایک سے زیادہ افراد پہنچ جائیں ۔ آخر ایک ذہین
آدمی اپنے ساتھ جو لوگ رکھتا ہے وہ احمق تو نہیں ہو سکتے ۔"
چیف باس نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ـــــ انہیں آر ۔ آئی روم میں پہنچا دیں ۔ میں

[جا]کر کے رپورٹ دے دوں گا ـــــ پھر آپ جیسا حکم کریں گے
[اس] کی تعمیل ہو گی ۔" ـــــ پروفیسر کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سب کچھ
[م]جبوری کے تحت کر رہا ہو ۔ اس کی ذاتی دلچسپی اس میں
[نہیں تھی] ۔

" ٹھیک ہے ـــــ میں بھجوا دیتا ہوں ۔ اب جب کہ مجھے خیال
[آ گیا] ہے تو چیکنگ میں کوئی حرج بھی نہیں ہے ۔"
[چیف] باس نے کہا اور پروفیسر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔
" مجھے اجازت ہے ۔" ـــــ پروفیسر نے سپاٹ لہجے میں
[کہ]ا ۔

" ہاں ـــــ تم مشین تیار کرو میں انہیں بھجواتا ہوں ۔ اور میں
[بھی] وہیں آ رہا ہوں ۔" ـــــ چیف باس نے کہا اور پروفیسر
[سر] ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا ۔ اس کے کمرے سے باہر جانے کے بعد
[چی]ف باس نے تکونی آلے کا بٹن دبا دیا ـــــ سامنے والی سکرین
[رو]شن ہوئی ۔ سکرین پر پسلی کا پیر نظر آ رہا تھا ۔ جو پہاڑی کی ایک چٹان
[بن]ا ہوا تھا ۔ اور اس میں موجود تمام افراد بے حس و حرکت بیٹھے
[ہو]ئے تھے ۔

چیف باس نے دوسرا بٹن پش کیا تو چھوٹی سکرین روشن
[ہو] گئی اور اس پر لارک کی تصویر ابھر آئی ۔
" یس باس ـــــ لارک حاضر ہے ۔" ـــــ لارک کی
[آ]واز سنائی دی ۔
" جی ۔ ایم کمپیوٹر سے شاک ریز کی کارکردگی چیک کر لی تم نے

لارک "—— چیف باس نے پوچھا۔
"یس باس —— سب شاک ریز کے پوری طرح اثر میں ہیں"—— لارک نے جواب دیا۔
"او کے —— اب ایسا کرو کہ کوڈ کمپیوٹر کو آن کر کے ہیلی کاپٹر کو اندر لے آؤ۔ اور ان آدمیوں کو آر۔ آئی روم میں بھجواؤ"۔ چیف باس نے کہا۔
"مگر باس —— یہ غیر متعلق آدمی لیبارٹری کے اندر کیسے آ سکتے ہیں۔ ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا"—— لارک نے شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"جب میں حکم دے رہا ہوں تو پھر کیسے نہیں آسکتے۔ اور جب تم کہہ رہے ہو کہ وہ شاک ریز ٹارگٹ میں ہیں تو پھر ہمیں ان سے کیا خطرہ پہنچ سکتا ہے"—— چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔
"یہ تو ٹھیک ہے باس —— لیکن آئی۔ جی۔ ایم روم میں یقیناً آپ ان کا ذہنی لیول چیک کریں گے۔ ایسی صورت میں جیسے ہی آئی۔ جی۔ ایم مشین آپریٹ ہو گی۔ شاک ریز کے اثرات ختم ہو جائیں گے"—— لارک نے قدرے ڈرے ڈرے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"میں جانتا ہوں۔ مجھے سائنس پڑھانے کی کوشش نہ کرو۔ پھر کیا ہو جائے گا۔ وہ آئی۔ جی۔ ایم مشین میں جکڑے ہوئے ہوں گے ایسی صورت میں تو وہ حرکت بھی نہیں کر سکتے —— پھر وہ ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اور سنو —— جو میں حکم کیا کروں اس کی

فوری تعمیل ہونی چاہیئے۔ میرے ساتھ آئندہ کسی بھی موقع پہ بحث کرنے کی جرأت نہ کیا کرنا۔ یہ میں پہلے چانس کی وجہ سے تمہیں کہہ رہا ہوں سمجھے"—— چیف باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
"یس باس —— سوری باس —— آئندہ ایسی غلطی نہ ہو گی باس"—— لارک نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور چیف باس نے ہنکارا بھرتے ہوئے لارک والی چھوٹی سکرین آف کر دی۔

عمران اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر میں بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے —— ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا انہی پہاڑیوں پہ پہنچا اور پھر اس کی بلندی یک لخت کم ہونی شروع ہو گئی۔ ساتھ ہی رفتار بھی ہلکی پڑ گئی تھی —— اور عمران سمجھ گیا کہ اب ہیلی کاپٹر کو اتارا جا رہا ہے۔ اور اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر غار والی پہاڑی کی دوسری سائیڈ پہ ایک چوڑی سی چٹان پہ اتر کر رک گیا —— اس کا انجن بھی بند ہو گیا تھا۔ اور ہر طرف سکوت سا طاری ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی بتوں کی طرح اپنی اپنی سیٹوں پہ بیٹھے ہوئے تھے —— وہ صرف دیکھ سکتے تھے۔ اور وہ بھی سامنے کی سمت میں —— کیوں کہ ان کی گردن نہ مڑ سکتی تھی صرف سوچ سکتے تھے —— اس کے علاوہ ان کے بس میں اور کچھ نہ تھا۔

ہیلی کاپٹر جو اس چٹان پہ اترے ہوئے آدھا گھنٹہ گزر گیا لیکن نہ ہی کوئی آدمی وہاں آیا اور نہ ہی کوئی ہل چل ہوئی ——— یوں لگتا تھا جیسے وقت بھی ان کے جسموں کی طرح ساکت ہو گیا ہو۔

پھر اچانک سامنے والی ایک بڑی سی چٹان میں حرکت پیدا ہوئی۔ اور وہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ کر پچھلی طرف کی چٹان سے لگ گئی ——— اب ایک بڑا سا خلا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ جیسے کسی بہت بڑی غار کا دہانہ ہو۔ اُسی لمحے ہیلی کاپٹر کا انجن خود بخود جاگ اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا ——— اور ساتھ ہی اس کا رخ اُسی خلا کی طرف ہو گیا خلا کے عین اوپر پہنچ کر وہ فضا میں ہی رک گیا۔ چند لمحوں بعد اس پہ تیز روشنی کی دھار نیچے خلا سے نکل کر پڑی ——— یہ روشنی اتنی تیز تھی کہ پورا ہیلی کاپٹر روشنی سے جگمگا اٹھا۔ یہ روشنی چند لمحے رہی۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ اس خلا میں اترتا چلا گیا۔

کافی گہرائی میں جانے کے بعد ہیلی کاپٹر ایک سپاٹ سطح پہ جا کر رک گیا۔ وہاں ایک کیپسول نما گاڑی موجود تھی۔ جس کے پہیے بھی نہ تھے ——— اور نہ ہی کوئی کھڑکی یا دروازہ تھا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر جا کر سپاٹ زمین پہ ٹکا۔ گاڑی کی ایک سائیڈ خود بخود کھل گئی۔ اُسی لمحے کسی طرف سے دو قوی ہیکل افراد ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ گئے ——— ان کے چہروں پہ سفید رنگ کے نقاب چڑھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک ایک کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیلی کاپٹر سے نکال کر اس کیپسول نما گاڑی میں لٹا

یا۔ یہ گاڑی اندر سے بالکل خالی تھی اور یوں لگتا تھا جیسے کسی تاریک
رنگ کا حصہ ہو ——— انہیں اس گاڑی کے فرش پہ یوں
پھینک دیا گیا تھا۔ جیسے وہ جیتے جاگتے انسانوں کی بجائے واقعی
سے ہوں۔ جب سب افراد اس گاڑی میں پہنچ گئے تو گاڑی کا
روازہ بند ہو گیا ——— اب اندر مکمل اور گہری تاریکی تھی۔ پھر
اڑی حرکت میں آئی۔ اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے گاڑی آگے
بجائے پیچھے کی طرف جا رہی ہو۔ لیکن ایسا شاید گاڑی کی انتہائی
یز رفتاری کی وجہ سے محسوس ہو رہا تھا ——— اور گاڑی کی حرکت
ھی صرف اس کے فرش میں پیدا ہونے والی مسلسل لرزش کی
جہ سے محسوس ہو رہی تھی۔ چند ہی لمحوں بعد حرکت بند ہو گئی۔ کچھ
یر تک ہر چیز ساکت رہی ——— اور پھر گاڑی کا دروازہ ایک بار
پھر کھلا اور تیز روشنی اندر داخل ہوئی۔ اور دوسرے لمحے جس طرح
نہیں ہیلی کاپٹر سے نکال کر اس کیپسول نما گاڑی میں لٹایا گیا تھا۔
سی طرح انہیں گاڑی سے نکال کر ایک کمرے کے فرش پہ
ٹا دیا گیا ——— اور گاڑی ایک بار پھر تیزی سے پھسلتی ہوئی سامنے
ی دیوار میں غائب ہو گئی۔

اسی کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ ایک بہت بڑی اور پوری دیوار کی چوڑائی تک ایک عجیب و غریب قسم کی مشین نصب تھی۔ جس کے سامنے دس کے قریب لوہے کی آرام کرسیاں نصب تھیں ——— کمرے میں چار افراد موجود تھے۔ جن میں سے ایک بوڑھا تھا جب کہ باقی تین افراد نوجوان تھے۔ عمران کی نظر جیسے ہی

بوڑھے پر پڑی وہ دل ہی دل میں چونک پڑا۔ کیونکہ وہ اس
بوڑھے کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا —— یہ ویسٹرن کارمن کا پروفیسر
کلاک ماسٹا تھا۔ خلائی ریسرچ میں ایک نئے نظام کا بانی۔ جو
اچانک غائب ہو گیا تھا۔ اور پھر باوجود کوشش کے اس کا
سراغ نہ لگ سکا تھا —— عمران نے بین الاقوامی سائنسی
میگزین میں اس کا فوٹو۔ حالات زندگی اور اس کے کارناموں کو
پڑھا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ فاراک میں پروفیسر کرمٹ کے ساتھ
میٹنگ میں اس نے اس کا ذکر کیا تھا —— اور اب اُسے یہاں
دیکھ کر اس کے خیال کی پوری تصدیق ہو گئی تھی۔ پروفیسر کی آنکھیں
ہر قسم کے جذبات سے عاری تھیں اور عمران ان آنکھوں کو
دیکھتے ہی تمام صورت حال سمجھ گیا کہ پروفیسر کے ذہن کو کنٹرول
کیا جا چکا ہے۔

"انہیں کرسیوں پر لٹا کر کس دو۔ میں چیف باس کو اطلاع
کرتا ہوں" —— بوڑھے پروفیسر نے سپاٹ لہجے میں اپنے
نوجوان ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور خود کمرے کے ایک
کونے میں رکھی ہوئی میز کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

پروفیسر کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے سب ساتھیوں
کو گھسیٹ کر ان کرسیوں پر لٹایا۔ اور پھر ان کے پورے جسم
کے ساتھ مختلف قسم کے کلپ فٹ کئے جانے لگے —— اس
کے بعد ان کے سروں اور چہروں پر شفاف قسم کے ماسک
چڑھا دیئے گئے۔ ان ماسکز کے عین درمیان میں لمبی لمبی

باریک سوئیاں نصب تھیں۔ جو ان کے سروں کی مختلف جگہوں میں
چبھنے لگیں۔ انہیں تکلیف ضرور محسوس ہوئی لیکن وہ حرکت کرنے
سے مجبور تھے —— انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کی
کھوپڑیوں میں بے شمار کانٹے گھس گئے ہوں۔ وہ اس شفاف
ماسک کے اندر سے سب کچھ دیکھ سکتے تھے —— لیکن حرکت
نہ کر سکتے تھے۔

ان کے جسموں کو اس انداز میں کلپوں کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا
کہ اگر ان کے جسم کی بے حسی دور بھی ہو جائے تب بھی وہ حرکت
نہ کر سکیں گے۔

"ہیلو باس —— پروفیسر سپیکنگ —— تشریف لائیے۔
تاکہ کام شروع کیا جائے" —— ایک طرف سے پروفیسر کی
آواز سنائی دی۔ چونکہ پروفیسر سائیڈ میں تھا۔ اور عمران کو نظر
نہ آ رہا تھا۔ اور وہ گردن موڑ کر بھی اُسے نہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ صرف
اس کی آواز سن سکتا تھا۔

"یس باس —— وہ سب ٹارگٹ میں پہنچ چکے ہیں"
پروفیسر نے دوسری طرف سے بات سن کر جواب دیا اور اس
کے بعد پروفیسر کے چلنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر وہ عمران
اور اس کے ساتھیوں کے قریب آ کر رک گیا۔

"پروفیسر —— یہ سب شاک ریز کے تحت ہیں۔ ہم جیسے
ہی مشین آن کریں گے شاک ریز کے اثرات ختم ہو جائیں گے"۔
ایک دوسرے آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں پروفیسر سے مخاطب

ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے" ـــــ پروفیسر نے تلخ لہجے میں کہا، اور وہ آدمی خاموش ہو گیا۔

"گڈ پروفیسر ـــــ اب چیکنگ شروع کر دو" ـــــ ایک کرخت آواز اچانک ایک سائیڈ سے ابھری۔ اور عمران سمجھ گیا، کہ یہ لاشعوری طور پر ان سے سب کچھ اگلوانا چاہتے ہیں ـــــ وہ ہزار بار ایسی مشینوں کو بھگت چکا تھا۔ گو یہ مشین ان میں سے نرالی تھی۔ لیکن اس سے اُسے کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ اس نے بڑے اطمینان سے اپنے شعور اور لاشعور کو ایک پوائنٹ پر مرتکز کیا اور پھر اُسے زیرو کر دیا ـــــ دوسرے لمحے مشین آن ہوئی۔ اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے سوئیاں اس کی کھوپڑی میں اندر نیچے گھس گئی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی پورے جسم میں درد کی ایک تیز لہر سی دوڑ گئی ـــــ عمران نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی اور پھر یہ دیکھ کر اُسے اطمینان ہو گیا۔ کہ اس کا جسم درد کی اس تیز لہر کے گزرنے کے بعد حرکت میں آ گیا تھا ـــــ گو وہ کلپوں میں بندھا ہونے کی وجہ سے آزادانہ حرکت نہ کر سکتا تھا۔ لیکن بہرحال اب اس کا جسم بے حس نہ تھا۔ مشین کی گونج اُسے مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ اور پھر تین چار منٹ بعد یہ گونج ختم ہو گئی ـــــ اور جیسے ٹائپ رائٹر چلتا ہے۔ اس طرح کی آواز آنی شروع ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ہی یہ آواز بھی بند ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی کسی نے

جیسے کاغذ پھاڑا ہو ایسی آواز سنائی دی۔

"اس عمران کی رپورٹ دو مجھے" ـــــ بھاری آواز سنائی دی۔ وہی آواز جس نے پروفیسر کو چیکنگ مشین آن کرنے کا حکم دیا تھا۔

"یہ نمبر فور ٹارگٹ ہے۔ اور یہ ہے اس کی رپورٹ۔ ارے باس ـــــ یہ کیا ـــــ یہ کیا مطلب ـــــ رپورٹ کے مطابق تو یہ شخص ذہنی طور پر بالکل بلینک ہے ـــــ صفر ـــــ جیسے صاف سلیٹ ہو" ـــــ پروفیسر کی حیرت سے بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب ـــــ میں سمجھا نہیں ـــــ اس کا ذہنی لیول بتاؤ" ـــــ باس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ذہنی لیول کیا بتاؤں باس ـــــ اس رپورٹ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کھوپڑی میں سرے سے ذہن ہی موجود نہیں ہے۔ رپورٹ بلینک ہے۔ اور باس ـــــ یہ دیکھو ـــــ یہ باقی رپورٹیں۔ یہ سب تقریباً بلینک ہیں۔ صرف ان حبشیوں کی رپورٹیں موجود ہیں۔ ان میں سے یہ زیادہ چوڑے جسم والے حبشی کا ذہنی لیول صرف سولہ ہے ـــــ جب کہ دوسرے کا بیس ہے۔ اس عورت کا چار۔ دو آدمیوں کا دو۔ اور یہ کسی کا سات ہے کسی کا بارہ۔ یہ کیسے لوگ ہیں" ـــــ پروفیسر کی آواز میں شدید ترین حیرت تھی۔

تمہاری مشین تو خراب نہیں پروفیسر ـــــ یہ کیسے ہو سکتا

ہے کہ عمران کا ذہن زیرو ہو۔ یہ شخص انتہائی ذہین ہے۔ اور تم اسے زیرو بتا رہے ہو"۔۔۔۔۔ باس کی تلخ آواز سنائی دی۔

" اوہ باس ۔۔۔ میں سمجھ گیا۔ یہ چکر اور چل گیا ہے۔ یہ لوگ واقعی انتہائی ذہین ہیں اور ساتھ ساتھ خصوصی طور پر تربیت یافتہ بھی۔ انہوں نے اپنی ذہانت اور تربیت سے آر۔ آئی مشین کو بھی شکست دے دی ہے۔۔۔۔۔ یہ لوگ اس قابل ہیں کہ اپنے شعور اور لاشعور کو بلینک کر سکیں۔ بظاہر یہ ناممکن محسوس ہوتا ہے۔ لیکن اعلیٰ ذہانت کے حامل افراد مخصوص تربیت سے اس قابل ہو جاتے ہیں کہ اپنے لاشعور پر بھی کنٹرول حاصل کر سکیں"۔ پروفیسر کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

" لیکن یہ نمبر جو تم بتا رہے ہو۔ دو، چار، آٹھ، سولہ، بیس۔ یہ کیا ہیں۔ اگر یہ بلینک کر سکے تو سب بلینک ہوتے"۔ چیف باس نے کہا۔

" باس ۔۔۔۔۔ یہ شخص عمران ان میں سب سے زیادہ ذہین اور تربیت یافتہ ہے۔ اس کا اپنے ذہن پر مکمل کنٹرول ہے اس لیے اس کی رپورٹ بلینک آئی ہے۔۔۔۔۔ باقی جس حد تک کنٹرول کر سکتے تھے۔ اسی لحاظ سے ان کی رپورٹ آئی ہیں۔ تھوڑی سی گنجائش والوں کے دو۔ اس سے زیادہ والے چھ۔ اور شاید ان حبشیوں کے اصل نمبر ہی ہیں۔۔۔۔۔ یہ کرائے ٹائپ کے لوگ ہیں جو ذہانت کا استعمال کم کرتے ہیں"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ ان کے کنٹرول کے باوجود ان کا صحیح ذہنی لیول چیک ہو سکے۔۔۔۔۔ کیونکہ میں صرف اندازوں پر رسک نہیں لینا چاہتا"۔۔۔۔۔ باس کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔۔۔ ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ار سپیس ٹرانزٹ مار سیلانا ستعمال کرنا ہو گا۔ اس کے استعمال کے بعد باوجود لاشعور کے لنٹرول کے سب رپورٹ مکمل طور پر مل جائے گی"۔۔۔۔۔ پروفیسر کا جواب سنائی دیا۔

"تو پھر کرو"۔۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"لیکن باس ۔۔۔۔۔ یہ ہمارے پاس تو موجود نہیں ہے۔ اور ہی بازار سے ملتا ہے۔ اسے تو خصوصی طور پر تیار کرنا ہو گا۔ اور س کی تیاری کا طریقہ تو مجھے آتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن مسلسل بھی کام کیا جائے تو بارہ گھنٹے لگ جائیں گے"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

" بارہ گھنٹے ۔۔۔۔۔ بارہ گھنٹے تو بہت زیادہ ہیں۔ یہ بارہ گھنٹے ی حالت میں تو نہیں رہ سکتے۔ اور اب شاک ریز کے اثرات ھی ختم ہو چکے ہیں ۔۔۔۔۔ جیسے ہی تم نے کلپ ہٹائے یہ حرکت یں آ جائیں گے۔ اور تم جانتے ہو کہ اس قدر خطرناک افراد تو میں لیبارٹری میں ایک لمحے بھی زندہ نہیں رکھ سکتا"۔۔۔۔۔ چیف باس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" تو ہلاک کر دیجئے ۔۔۔۔۔ کیا ضرورت ہے اس قدر چیکنگ کی"۔ روفیسر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"نہیں پروفیسر ۔۔۔۔۔ انہوں نے جس طرح آر۔ آئی مشین کو

مات دی ہے۔ اس کے بعد تو ان کی ہلاکت حماقت ہی ہوگی۔ یہ لوگ تو میری لیبارٹری کے لئے انتہائی قیمتی سرمایہ ثابت ہو سکتے ہیں ـــــ میں صرف صحیح ذہنی لیول اس لئے چیک کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ اس ذہنی لیول کے مطابق انہیں مخصوص شعبوں میں رکھا جائے ـــــ اور ان کے ذہنی لیول کے مطابق انہیں ڈیوٹیاں دی جائیں۔" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"تو پھر جیسے آپ حکم کریں باس۔" ـــــ پروفیسر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم ارسپس مارسیلانا کی تیاری شروع کرو۔ میں اس دوران انہیں بلیک روم میں بھجوا دیتا ہوں۔ وہی ایسی جگہ ہے جہاں یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"بلیک روم میں ـــــ نہیں باس ـــــ وہاں اگر تم نے انہیں فریز کر دیا تو پھر ارسپس مارسیلانا کام نہ کر سکے گا۔ ارسپس مارسیلانا کے کام کے لئے ان کو نارمل حالت میں ہونا چاہئے۔ ذہنی اور جسمانی دونوں صورتوں میں نارمل حالت میں۔" ـــــ پروفیسر نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو چلو میں انہیں فریز نہیں کرتا۔ ویسے ہی بلیک روم میں ڈال دوں گا ـــــ وہاں سے یہ ویسے بھی نہیں نکل سکتے۔ البتہ مجھے وہاں کا درجہ حرارت نارمل کرنا ہوگا۔" باس نے کہا۔

"باس ـــــ بلیک روم کی بجائے اگر آپ انہیں ایچ۔ ٹو

روم میں رکھ دیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔ وہاں یہ حرکت بھی نہ کر سکیں گے اور رہیں گے بھی نارمل ـــــ نہ ہی انہیں زیادہ آکسیجن ملے گی نہ یہ حرکت میں آئیں گے۔" ـــــ پروفیسر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ ویری گڈ پروفیسر ـــــ تم نے واقعی بہت اچھی تجویز بتائی ہے۔ ایچ۔ ٹو۔ روم میں یہ واقعی حقیر کیچوؤں کی طرح پڑے رہیں گے۔ اوکے ـــــ ٹھیک ہے۔" ـــــ باس نے کہا۔

اور پھر اس کے قدموں کی آواز ابھری۔ وہ شاید اُسی طرف جا رہا تھا جہاں سے پہلے پروفیسر نے باس سے بات کی تھی ـــــ چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سروں پر ماسک چڑھے ہوئے تھے۔ تیز سوئیوں والے ماسک۔ اس لئے وہ اب بھی گردن اور سر کو حرکت میں نہ لا سکتے تھے۔

"لارک ـــــ چیف باس سپیکنگ ـــــ عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں ایچ۔ ٹو روم میں پہنچانا چاہتا ہوں۔ ایسی صورت میں کہ یہ درمیان میں کوئی حرکت نہ کر سکیں ـــــ کیونکہ ان کی مزید چیکنگ ہونی ہے اور اس کے لئے بارہ تیرہ گھنٹے چاہئیں۔" چیف باس نے کسی لارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس ـــــ میں انتظام کر دیتا ہوں۔ اس کے لئے انہیں ی طور پر ٹوڈن سکس کے انجکشن لگا دیئے جائیں تو بہتر رہے گا۔ اس طرح ان انجکشنوں کی وجہ سے یہ دو گھنٹے تک حرکت نہ کر سکیں گے۔" ـــــ لارک نے جواب دیا۔ اس کی اونچی آواز عمران کے

کانوں تک پہنچ رہی تھی۔ شاید ان کے چہروں پر چڑھے ہوئے ماسک
ایسے تھے جن میں سے ہوا کے اندر آنے کے راستے موجود تھے۔
کیونکہ ماسک کے باوجود انہیں سانس لینے میں تنگی محسوس
نہ ہو رہی تھی ۔۔۔۔ اور ظاہر ہے اس راستے سے آواز بھی ماسک
کے اندر ان کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

"ٹھہرو ۔۔۔۔ میں پروفیسر سے بات کر لوں۔ کیوں پروفیسر
اگر انہیں ٹو۔ ون سکس انجکشن لگا دیئے جائیں تو تمہاری چیکنگ
میں کوئی فرق تو نہیں پڑے گا" ۔۔۔۔ چیف باس نے پروفیسر
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ انجکشن تو خاصے سخت ہوتے ہیں۔ البتہ ان کی معمولی سی
ڈوز دے دی جائے تو میرے خیال میں کافی رہے گی"
پروفیسر نے جواب دیا۔

"ہاں ۔۔۔۔ مسئلہ تو یہاں سے ایچ۔ ٹو۔ روم تک پہنچنے کا ہی
ہے۔ ٹھیک ہے لارک انہیں تھوڑی سی ڈوز دے دو"
چیف باس نے کہا۔

"بہتر باس ۔۔۔۔ میں انتظامات کرتا ہوں"
لارک کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی شاید رابطہ
ختم ہو گیا۔ کیونکہ فوراً ہی چیف باس نے پروفیسر کو مخاطب کیا۔

"میں اب جا رہا ہوں پروفیسر ۔۔۔۔ لارک ابھی یہاں آئے
گا اور انہیں لے جائے گا۔ اس کے بعد تم اسپیس مارسیلانا کی
تیاری میں لگ جانا۔ جیسے ہی یہ تیار ہو جائے مجھے اطلاع کر دینا"

چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس" ۔۔۔۔ پروفیسر کی سپاٹ آواز
سنائی دی۔

اور اس کے ساتھ ہی قدموں کی آواز ابھری اور آہستہ آہستہ
معدوم ہوتی چلی گئی۔

"ان سب کے ماسک اتار دو۔ یہ ویسے بھی تو حرکت نہیں کر سکتے"
دفیسر کی آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد اس کے ساتھیوں
نے سب کے ماسک علیحدہ کر دیئے ۔۔۔۔ اب عمران گردن گھما
سکتا تھا بول سکتا تھا۔

"پروفیسر ۔۔۔۔ اب تمہاری خلائی ریسرچ کا اب کیا حال ہے۔
لو شکر ہے بڑے عرصے بعد تمہارے دیدار تو ہوئے"
ران نے ماسک ہٹتے ہی پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پروفیسر
ن کی بات سن کر چونک پڑا۔

"اوہ ۔۔۔۔ ہاں ۔۔۔۔ چیف باس نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے
ی میٹنگ میں میرے ایجاد کردہ نظام کا حوالہ دیا تھا۔ تم نے اسے
یسے پڑھا تھا" ۔۔۔۔ پروفیسر نے چونک کر عمران کے قریب
تے ہوئے کہا۔

"آنکھوں سے پڑھا تھا۔ پروفیسر ۔۔۔۔ دراصل میری آنکھوں
ن اللہ تعالیٰ نے عجیب خصوصیات پیدا کر دی ہیں۔ تم خود دیکھ لو۔
یری آنکھوں میں سیاہ پتلیاں ہی نہیں ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے
ے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیاہ پتلیاں ہی نہیں ہیں ——— یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

پروفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ عمران کے چہرے پر جھک گیا۔ وہ غور سے عمران کی آنکھوں میں دیکھنے لگا ——— لیکن جیسے ہی اس کی نظریں عمران کی نظروں سے ملیں، پروفیسر کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا ——— لیکن اس کا چہرہ وہیں جما رہا۔ عمران چونکہ پروفیسر کی آنکھیں دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ اسے ہپناٹائز کیا گیا ہے۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسے الفاظ کہے تھے کہ پروفیسر اس پر جھک کر اس سے نظریں ملانے پر مجبور ہو جائے ——— اور پھر جیسے ہی پروفیسر کی نظریں عمران سے ملیں، عمران کی تیز نظریں اس کے ذہن کی تہوں تک پہنچنے کے لئے راستہ بنانے لگیں ——— اور پھر عمران جانتا تھا کہ پروفیسر کو چونکہ پہلے ہی معمول بنایا جا چکا ہے۔ اس لئے وہ اس کے لاشعور پر چھائی ہوئی برف توڑ کر اندر پہنچنے کا راستہ بنائے گا ——— اور اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ جیسے ہی عمران نے اپنی ذہنی توانائی کو نظروں کے ذریعے پروفیسر کے ذہن میں ٹرانسمٹ کیا۔ پروفیسر کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا ——— لیکن چونکہ وہ ایک بنا بنایا معمول تھا۔ اس کی اپنی قوت ارادی کو کسی مشین کے ذریعے ختم کیا جا چکا تھا۔ اس لئے وہ عمران کی طاقت ور ذہنی رو کے شکنجے سے نہ نکل سکا۔

"تمہارا مجھ سے ذہنی رابطہ رہے گا۔ تم اب میرے معمول ہو۔"

عمران نے ذہنی رو کو ایک جگہ مرتکز کرتے ہوئے اسے اور زیادہ

طاقت ور بنا کر اپنا لاشعوری پیغام پروفیسر کے ذہن میں ٹرانسمٹ کر دیا ——— پروفیسر کے جسم کو ایک اور زوردار جھٹکا لگا۔ اس کی آنکھیں ایک بار پھیلیں سکڑیں اور پھر معمول پر آ گئیں۔

"ہاں ——— میں تمہارا معمول ہوں۔ میرا ذہنی رابطہ تم سے رہے گا۔" ——— عمران کے ذہن سے پروفیسر کے خیال کی لہر ٹکرائی اور عمران مسکرانے لگا۔

وہ بڑی آسانی سے پروفیسر کے ذہن پر چھائی ہوئی برف توڑنے ور اسے اپنے کنٹرول میں کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس میں س کی ذہنی طاقت کے ساتھ ساتھ پروفیسر کی کمزور قوت ارادی کو ی بہت دخل تھا ——— پروفیسر کی قوت ارادی شاید مخصوص ادویات ے ختم کر کے اسے کسی مشین کے ذریعے ہپناٹائز کیا گیا تھا۔ کیونکہ ران جانتا تھا کہ ایسی مشینیں ایجاد ہو چکی ہیں جنہیں مائنڈ واشر بنڈ کنٹرولر کہا جاتا ہے۔

اور چیف باس کی باتیں سننے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا۔ یوں کہ اس کی باتوں سے یہی بات عیاں تھی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ذہنی لیول چیک کر کے انہیں بھی اپنی لیبارٹری ں تعینات کرنا چاہتا ہے ——— اور جو چیف باس یہاں سے سی اور کمرے تک انہیں صحت مند دماغ کے ساتھ جانے کی جازت نہیں دے سکتا وہ انہیں نارمل ذہن کے ساتھ کیسے لیبارٹری یں رکھ سکتا ہے ——— اس سے واضح ہے کہ وہ پروفیسر کی رح انہیں بھی ذہنی طور پر کنٹرول کر کے یہاں رکھنا چاہتا ہے۔

اور گو اس نے چیف باس کی آنکھیں تو نہ دیکھی تھیں۔ لیکن اس کی آواز ضرور سنی تھی ——— ایسی آواز اس کے نقطہ نظر سے کسی ماہر ہپناٹسٹ کی نہیں ہو سکتی۔ ماہر ہپناٹسٹ کی آواز اور لہجے میں مخصوص چبھن موجود ہوتی ہے۔

بہرحال عمران اب مطمئن تھا کہ وہ جب بھی مناسب سمجھے گا پروفیسر سے ٹیلی پیتھی کے ذریعے کام لے گا۔ اور پروفیسر کی حیثیت ایسی تھی کہ وہ اس کے خاصا کام آ سکتا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی کچھ افراد ان کے قریب آئے اور پھر انہوں نے ایک ایک کر کے ان سب کے بازوؤں میں انجکشن انجکٹ کرنے شروع کر دیئے ——— انجکشن کا محلول جسم کے اندر پہنچتے ہی عمران کے ذہن کو جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر جیسے سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا ——— پھر جب اس کا شعور جاگا تو اس نے اپنے آپ کو ایک عجیب و غریب کمرے کے فرش پر پڑا ہوا پایا۔

یہ کمرہ ہر قسم کے سازوسامان سے خالی تھا۔ البتہ اس کی دائیں دیوار کے پاس نیلے رنگ کا پائپ چھت کے ایک کونے سے اندر آتا دکھائی دے رہا تھا۔

عمران کو ہوش آتے ہی گھٹن کا احساس ہوا۔ یوں لگتا تھا۔ جیسے اس کے سینے پر کوئی بہت بڑی چٹان رکھی ہوئی ہو۔ سانس رک رک کر آ رہا تھا ——— اور جسم میں شدید اینٹھن سی ہو رہی تھی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لیکن اٹھنے کی اس حرکت سے اُسے شدید تکلیف

ہوئی اور سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔ عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اِدھر اُدھر دیکھا ——— اس کا پورا جسم ٹنوں بھاری محسوس ہو رہا تھا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ کمرے سے آکسیجن باہر نکال لی گئی ہے۔ اور اب اس پائپ کے ذریعے آکسیجن کی بہت معمولی سی مقدار کمرے میں چھوڑی جا رہی ہے ——— یہ آکسیجن کی کمی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کا جسم بھاری محسوس ہو رہا تھا اور سانس لینے میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن وہ کیا کر سکتا تھا ——— آکسیجن کی وافر مقدار کہاں سے لاتا۔ اس لئے خاموش بیٹھا رہا۔ آہستہ آہستہ اس کے ساتھی بھی ہوش میں آتے گئے ——— لیکن ان کی بھی وہی حالت تھی جو عمران کی تھی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب ——— میرا سانس کیوں گھٹ رہا ہے اور جسم بھی بھاری ہے" ——— صفدر نے گھٹی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"آکسیجن مہنگی ہو گئی ہے۔ اس لئے اس کا راشن کر دیا گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔ اور صفدر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

اُسے چوں کہ بیٹھتے ہوئے زیادہ تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ اس لئے وہ فرش پر لیٹ گیا۔ اس طرح تکلیف میں قدرے کمی ضرور ہو گئی ——— لیکن آکسیجن کی کمی بہرحال ان پر بُری طرح اثر انداز ہو رہی تھی۔ اور واقعی وہ حقیقتاً کیچوؤں کی طرح فرش پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے ——— حالاں کہ ان کے جسم بھی بے حس نہ تھے۔ عمران کو کسی کو بے بس کرنے کا یہ آئیڈیا

بے حد پسند آ رہا تھا۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ آئندہ وہ بھی کبھی ضرورت پڑی تو اس شاندار آئیڈیے کو مجرموں پر ضرور آزمائے گا۔ کمرہ بالکل بند تھا ــــ بلکہ اُسے ایئر ٹائٹ کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اچانک عمران کو پروفیسر کا خیال آ گیا۔ اور اُسے اپنی کھوپڑی پر غصہ آنے لگا کہ اب تک اُسے پروفیسر کا خیال کیوں نہ آیا تھا ــــ شاید آکسیجن کی کمی اس کے دماغ پر بھی اثر انداز ہو رہی تھی۔

اس نے اپنے ذہن کو پروفیسر کے ذہن پر کنٹرول کرنے کے لئے مرتکز کرنا شروع کر دیا ــــ شروع میں وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ آکسیجن کی کمی نے واقعی دماغی رو کو کمزور کر دیا تھا۔ لیکن اپنی مضبوط قوت ارادی کی بنا پر مسلسل کوشش کے بعد آخرکار وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ــــ اور اُسے احساس ہوا کہ پروفیسر کے ساتھ اس کا ذہنی رابطہ قائم ہو چکا ہے۔

”پروفیسر ــــ فوراً ایچ۔ ٹو روم میں آکسیجن کی سپلائی بڑھاؤ“ عمران نے خیال کے تحت پروفیسر کو حکم دیا۔

”ہاں ــــ میں بڑھاتا ہوں“ ــــ عمران نے پروفیسر کا جواب ذہنی طور پر موصول کر لیا۔ اور اُسے اطمینان ہو گیا کہ اب آکسیجن کی سپلائی بحال ہو جائے گی۔ چونکہ یہ سب سے اہم کام تھا ــــ اس لئے عمران نے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ اور عمران کو یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ آکسیجن کی مسلسل کمی اس کے ذہن کو بھی مسلسل کمزور کئے جا رہی ہے۔ اور وہ زیادہ

ب ایسی حالت میں رابطہ بھی قائم نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس لئے یہی ے کر وہ خاموش ہو گیا ــــ پھر تقریباً دس منٹ بعد ب اُسے محسوس ہوا جیسے اس کے سینے پر محسوس ہونے والی ی چٹان تیزی سے سرکتی جا رہی ہو ــــ اور وہ سمجھ گیا۔ کہ یسر نے کام کر دیا ہے۔ اب سانس کی تنگی بھی دور ہوتی جا رہی اور اس کا ردعمل دوسروں پر ہوا ــــ اور چند لمحوں بعد اب بڑی آسانی اور سہولت سے سانس لینے لگے اور پھر وہ آہستہ اٹھ کر بیٹھے اور اس کے بعد کھڑے ہو گئے۔

یہ اچانک کیا ہو گیا ــــ کیا آکسیجن کی مقدار بڑھ گئی ہے“ ن شکیل نے کہا۔

ہاں ــــ میرے خیال میں راشن ختم کر دیا گیا ہے۔ اب ن کھلی مارکیٹ میں ملنی شروع ہو گئی ہے“ ــــ عمران کراتے ہوئے کہا۔

یکن ایسا کیوں ہوا۔ کیا وہ ہمارے ساتھ کچھ اور کرنا چاہتے ــــ صفدر نے کہا۔

یکن اس بار عمران نے کوئی جواب دیا۔ وہ آنکھیں بند کئے ا کھڑا تھا ــــ اس کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا س کے جسم کا سارا خون سمٹ کر اس کے چہرے پر آ گیا ہو۔

یا تم میرے خیالات موصول کر رہے ہو پروفیسر“ نے ذہنی رَو کے تحت پروفیسر کے ذہن سے سوال کیا۔

ں ــــ میں موصول کر رہا ہوں“ ــــ عمران کو جواب ملا۔

اس بار چوں کہ آکسیجن مکمل طور پر مل رہی تھی۔ اس لئے عمران نے جا
ہی رابطہ قائم کر لیا تھا۔ اور اُسے کوئی تکلیف بھی محسوس نہ ہو رہ
تھی۔

"تمہارا چیف باس کون ہے ——— اس کا نام بتاؤ"۔
عمران نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا نہ ہی میں نے اس کا کبھی چہرہ دیکھا ہے۔ میر
سامنے ہمیشہ نقاب لگائے ہوئے آتا ہے" ——— پروفیس
جواب دیا۔

"اس کا یہاں لیبارٹری بنا کر خلائی راز چرانے کا کیا مقصد
عمران نے پوچھا۔

"میں نے کبھی اس سے پوچھا نہیں۔ اور نہ ہی مجھے اس
خیال آیا" ——— پروفیسر کا جواب موصول ہوا اور عمران ا
سوال پر خود ہی شرمندہ ہو گیا ——— کیوں کہ جب اُسے مع
تھا کہ پروفیسر ذہنی طور پر کنٹرولڈ ہے۔ تو ظاہر ہے پروفیسر ا
سوالات پوچھ بھی نہ سکتا تھا۔

"پروفیسر ——— اس پوری لیبارٹری کا کنٹرول کہاں ہے
عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سوال کیا۔

"کنٹرول روم میں ——— جہاں چیف باس موجود ہوتا ہے
پروفیسر نے جواب دیا۔

"تم میرے سوال کا مقصد سمجھو پروفیسر ——— کوئی ایسی
جگہ بتاؤ جہاں سے لیبارٹری کو جامد کیا جا سکے اور چیف باس

اس کے ساتھیوں کو بے بس کیا جا سکے" ——— عمران نے
سوال کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

ہاں ——— ایسی جگہ ہے۔ یہ مین پاور پلانٹ ہے۔ جس سے
مکس توانائی حاصل کی جا رہی ہے ——— اگر اس توانائی کی
چلائی روک دی جائے تو پوری لیبارٹری جامد ہو سکتی ہے"۔
فیسر نے جواب دیا۔

یورسکس ——— اس کا مطلب ہے یہ پلانٹ چونے والی
ل کے ساتھ ہو گا" ——— عمران نے پوچھا۔

"ہاں ——— وہ دلدل کے ساتھ ہے۔ اور دلدل کو بطور خام
استعمال کیا جاتا ہے" ——— پروفیسر نے جواب دیا۔

"یہ ایچ۔ ٹو۔ روم جہاں عمران اور اس کے ساتھی قید ہیں۔ اس
پلانٹ سے کتنے فاصلے پر ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"یہ اس پاور پلانٹ کے عین اوپر ہے۔ درمیان میں چھت
" ——— پروفیسر نے جواب دیا۔

"اس کمرے کے تیار کرنے کا مقصد کیا ہے" ——— عمران
پوچھا۔

سال میں دو ماہ ایسے آتے ہیں جب موسمی حالات کی وجہ سے
ل میں چونے کی مقدار کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ان
ماہ کے لئے اس کمرے میں چونا اسٹاک کیا جاتا ہے۔ ایلشلم
نا ——— اور اسے سٹور کرنے کے لئے مخصوص مقدار میں
یجن سپلائی کی جاتی ہے۔ اس لئے ایچ۔ ٹو۔ روم بنایا گیا

ہے "۔۔۔۔ پروفیسر نے جواب دیا اور عمران بے اختیار سر ہلانے
لگا۔ اب وہ اس کمرے کی مخصوص طرز تعمیر کی وجہ سمجھ گیا تھا۔

"یہ چونا پاور پلانٹ کو کیسے سپلائی کیا جاتا ہے "۔
عمران نے پوچھا۔

"پاور پلانٹ میں ایک مشین جسے سکر کہا جاتا ہے ،نصب ہے
اس کی کیف کو دائیں جانب چھت میں سیٹ کیا جاتا ہے اور چھت
کا وہ حصہ ہٹا دیا جاتا ہے ،سکر مشین مخصوص مقدار میں چونا اس
کمرے سے لے کر پاور پلانٹ کو سپلائی کرتی رہتی ہے "۔
پروفیسر نے جواب دیا۔

"کیا چھت کو پاور پلانٹ سے ہٹا دیا جاتا ہے یا اس کمرے میں
بھی کوئی سسٹم ہے "۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کمرے میں بھی سسٹم موجود ہے ،کمرے کے ایک کونے
میں چھت کی پلیٹ باقی کمرے سے علیحدہ ہے ۔۔۔۔ اس پلیٹ
کے دونوں کناروں پر جب ایک جیسا دباؤ ڈالا جاتا ہے تو پلیٹ
ہٹ جاتی ہے "۔۔۔۔ پروفیسر نے جواب دیا۔

"پاور پلانٹ میں کتنے افراد موجود رہتے ہیں "۔۔۔۔ عمران
نے پوچھا۔

"تمام پاور پلانٹ آٹومیٹک ہے ،صرف ایک سپروائزر
ایمرجنسی کے لئے وہاں تعینات رہتا ہے "۔۔۔۔ پروفیسر
نے جواب دیا۔

"اور کے ۔۔۔۔ سنو پروفیسر ۔۔۔۔ تم میرے معمول ہو۔

اور رہو گے "۔۔۔۔ عمران نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔۔ میں تمہارا معمول ہوں اور رہوں گا "۔
پروفیسر نے فوراً ہی خیال کے ذریعے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اور عمران نے سر کو جھٹکا دیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی
آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں ۔۔۔۔ چونکہ ذہنی رابطہ قائم کرتے
ہوئے وہ ارد گرد کے ماحول سے قطعاً بے نیاز ہو جاتا تھا۔ اس
لئے اس نے نہ ہی اس دوران کوئی آواز سنی تھی اور نہ ہی کسی بیرونی
چیز کو محسوس کیا تھا ۔۔۔۔ اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے دیکھا کہ
تمام ممبر فرش پر خاموش بیٹھے اُسے دیکھ رہے تھے۔ یوں جیسے
بچے کسی مداری کی طرف اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے ہیں۔
کہ ابھی وہ کوئی حیرت انگیز شعبدہ دکھلائے گا۔

"یہ تم سب لوگ مجھے کیوں اپنی نگاہوں کا ٹارگٹ بنائے ہوئے
ہو "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا انداز بتا رہا تھا کہ تم اپنے ذہن کو کسی خاص حالت میں
استعمال کر رہے ہو ۔۔۔۔ تمہاری اس حالت پر پہلے تو ہم
پریشان ہوئے ۔ لیکن پھر جولیا نے بتایا کہ ایسا اس وقت ہوتا ہے
جب خیال خوانی یا ٹیلی پیتھی کا استعمال کیا جائے۔ اس لئے ہم خاموش
ہو رہے "۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"خیال خوانی اور ٹیلی پیتھی ۔۔۔۔ یہ کیا ہوتے ہیں۔ قل خوانی اور
پیتھی سے تو میں واقف ہوں۔ لیکن ....."
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور عمران کی یہ بات سن کر سب کے بے اختیار قہقہے نکل گئے۔ عمران نے قافیہ خوب ملایا تھا۔

"آؤ پھر ـــــ اس چیف باس کی قل خوانی کر ہی لی جائے۔ بے چارہ شاید اس قل خوانی کی وجہ سے جنت کا مستحق بن جائے۔" عمران نے کہا۔

اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے دائیں کونے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران کے ساتھی حیرت سے اُسے دیکھ رہے تھے۔

"میرا خیال ہے عمران کا دماغ چل گیا ہے۔" ـــــ تنویر نے چوہان سے مخاطب ہو کر دبے لہجے میں کہا۔

"دماغ چل نہیں بلکہ دوڑ پڑا ہے۔ آکسیجن جو مل گئی ہے اسے۔" عمران نے دور سے ہی کہا۔ اس نے تنویر کا فقرہ سن لیا تھا۔

"آخر ہمیں بھی تو بتاؤ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔" ـــــ جولیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے کہ چیف باس کی قل خوانی کرنی ہے۔" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

وہ اب دائیں کونے میں پہنچ چکا تھا۔ اور بڑے غور سے فرش کو دیکھ رہا تھا۔ بظاہر فرش ہموار اور برابر نظر آ رہا تھا لیکن عمران کی تیز نظروں نے ایک جگہ جھری چیک کر ہی لی۔

"سنو ـــــ اس کمرے کے نیچے لیبارٹری کا مین پاور پلانٹ ہے۔ جو ہے تو آٹومیٹک۔ لیکن وہاں ایک سپروائزر ہر وقت موجود رہتا ہے ـــــ ہم نے اس سپروائزر پر قابو پانا

ہے۔ اس لئے تم سب ہوشیار رہنا۔" ـــــ عمران نے جھری چیک کرتے ہی اپنے قریب پہنچے ہوئے باقی ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم پہلے لیبارٹری میں آچکے ہو۔" ـــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود ہی تو میتھی کی بات کی تھی۔ یہ ساری کارستانی سلیمان کی ہے۔ وہ مجھے مونگ کی دال کے ساتھ میتھی کے پراٹھے کھلاتا رہتا ہے۔" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر فرش کی اس پلیٹ کے دونوں کناروں پر جس کے ساتھ جھری نظر آ رہی تھی بیک وقت ایک جیسا دباؤ ڈالا ـــــ اور دباؤ ڈالتے ہی کھٹاک کی آواز ابھری۔ اور پلیٹ تیزی سے ایک طرف کھسکتی ہوئی باقی فرش میں غائب ہو گئی۔ اب وہاں ایک خاصا بڑا خلا نظر آنے لگا تھا۔ اتنا بڑا خلا جس میں سے جوانا جیسا لحیم شحیم آدمی بھی آسانی سے گزر سکتا تھا ـــــ خلا ہوتے ہی عمران نے تیزی سے جھک کر خلا سے دوسری طرف جھانکا۔ پھر جیسے ہوا کا جھونکا تیزی سے گزر جاتا ہے ـــــ اس طرح عمران نے اس خلا میں چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے نیچے ایک دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی کسی کی چیخ سنائی دی۔ اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔

"آجاؤ بھئی جلدی سے آ جاؤ ـــــ پیرا ٹروپنگ۔" نیچے سے عمران کی تیز آواز سنائی دی۔ اور پھر صفدر نے نیچے

جھانکا۔ نیچے خاصی گہرائی میں ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جس کے چاروں طرف بڑی پیچیدہ سی مشینیں چل رہی تھیں ——— ایسی مشینیں جنہیں اس سے پہلے صفدر نے نہ دیکھا تھا۔ حالاں کہ گہرائی خاصی تھی۔ لیکن صفدر نے اپنے جسم کو ایک لمحہ کے لئے تولا اور پھر نیچے چھلانگ لگا دی ——— وہ یوں قلابازی کھاکر نیچے فرش کی طرف گرتا گیا جیسے سوئمنگ پول میں قلابازی کھاکر چھلانگ لگائی جاتی ہے۔ فرش کے قریب پہنچتے ہی اس نے ایک بار پھر قلابازی کھائی اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا ——— عمران بڑے اطمینان سے ایک طرف کھڑا تھا۔ اور اس کے قدموں میں ایک نوجوان جس نے سفید رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا بے حس و حرکت پڑا تھا۔ ایک طرف شیشے کی ایک میز اور اس کے پیچھے ایک کرسی تھی۔ میز پر ایک مستطیل سی مشین رکھی ہوئی تھی ——— جس میں مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔ صفدر کے بعد باقی ممبر بھی ایک ایک کر کے نیچے کود آئے۔ چوں کہ ان سب نے باقاعدہ پیرا ٹروپنگ کی تربیت حاصل کی تھی ——— اس لئے انہیں اتنی بلندی سے نیچے کودنے میں ذرا برابر بھی چوٹ نہ لگی۔ اب اوپر صرف جوزف اور جوانا رہ گئے تھے ——— یہ دونوں ہی پیرا ٹروپنگ کے معنی سے نابلد تھے۔ جوزف اب خلا سے جھانک رہا تھا۔ اُسے شاید اتنی گہرائی میں پختہ فرش پر کودنے کی ہمت نہ ہو رہی تھی۔

"ارے ——— تم اوپر ہی اٹک گئے ——— کود پڑو"۔

عمران نے زور سے کہا۔

"مگر باس" ——— جوزف کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اس لئے تو کہتا ہوں شراب خانہ خراب نہ پیا کرو۔ شراب پینے والے کو معمولی سی گہرائی بھی زیادہ لگتی ہے ——— آجاؤ جلدی کرو۔ ورنہ یہ تختہ بند ہو جائے گا۔ میں تمہیں سنبھال لوں گا" ——— عمران نے خلا کے نیچے کھڑے ہو کر کہا۔

"آپ اس جوزف کو سنبھال لیں گے" ——— صفدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور اُسی لمحے جوزف نے چھلانگ دی۔ وہ کسی بھاری بورے کی طرح سیدھا ہی سر کے بل نیچے فرش کی طرف آنے لگا ——— اور پھر جیسے ہی وہ عمران کے قریب پہنچا۔ عمران کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور بورے کی طرح گرتا ہوا جوزف یوں اچھل کر واپس خلا کی طرف اٹھتا گیا ——— جیسے گیند زمین سے ٹکرا کر اوپر کو اٹھتی ہے۔ اس طرح اوپر اٹھنے کے بعد جوزف خود بخود سیدھا ہو گیا۔ اور پھر تھوڑی سی بلندی پر جا کر جب وہ دوبارہ نیچے آیا تو اس بار اس کی ٹانگیں نیچے اور سر اوپر تھا ——— اور عمران نے اُسے دونوں بازوؤں میں یوں سنبھال لیا جیسے بچے کسی کھلونے کو کیچ کرتے ہیں۔ دوسرے لمحے جوزف فرش پر کھڑا اپنے آپ کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ اُسے شاید یقین نہ آرہا تھا کہ وہ اس طرح صحیح سلامت بھی نیچے پہنچ سکتا ہے۔

"بھلا ـــــ عمران صاحب ـــــ آپ واقعی جادوگر ہیں۔ آپ نے جوزف کو واپس اچھال کر اس کی سپیڈ اور وزن کم کر دیا۔ بہت خوب" ـــــ کیپٹن شکیل نے بے اختیار ہو کر کہا۔ اُسے عمران کی یہ تکنیک بے حد پسند آئی تھی۔

"اچھا ـــــ اس طرح وزن کم ہو جاتا ہے۔ یار پھر یہ جاسوسی ماسوسی چھوڑ کر سلمنگ سینٹر نہ کھول لیں۔ آج کل کی موٹی عورتیں بڑی بھاری رقمیں دیتی ہیں وزن کم کرنے کی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب اس کی بات سن کر ہنس پڑے۔

"ماسٹر" ـــــ اُسی لمحے اوپر سے جوانا کی آواز سنائی دی۔ وہ اب جوزف کی طرح خلا میں سے جھانک رہا تھا۔

"تم بھی آجاؤ شاگردِ ارجمند" ـــــ عمران نے ماسٹر کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور جوانا نے عمران کی بات سنتے ہی نیچے چھلانگ لگا دی۔ وہ چونکہ جوزف سے زیادہ بھاری جسم کا مالک تھا۔ اس لئے اس کی نیچے گرنے کی رفتار جوزف سے بھی زیادہ تیز تھی۔

باقی ساتھی یہی سمجھ رہے تھے کہ عمران جوانا کے ساتھ بھی جوزف والی ترکیب ہی آزمائے گا ـــــ لیکن دوسرے لمحے ان کی آنکھیں یہ دیکھ کر کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ جیسے ہی جوانا جیسا لحیم شحیم آدمی کا جسم عمران کے سر سے اوپر اٹھے ہوئے ہاتھوں تک پہنچا۔ عمران نے اُسے اپنے دونوں ہاتھوں پر روکا اور پھر جوانا عمران کے ہاتھوں میں یوں لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ جیسے مداری مختلف گیندوں کو تیزی سے اوپر نیچے کرتے ہیں۔ اور

کسی گیند کو بھی نہیں گرنے دیتے۔ چند لمحے لحیم شحیم جوانا عمران کے ہاتھوں میں گیند کی طرح الٹ پلٹ ہوتا رہا اور پھر عمران نے ہاتھ علیحدہ کئے اور جوانا اطمینان سے فرش پر کھڑا ہو گیا ـــــ وہ حیرت سے کبھی اپنے آپ کو دیکھتا کبھی عمران کو ـــــ جس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"حیرت انگیز ـــــ انتہائی حیرت انگیز ـــــ تم تو پورے مداری ہو۔ جوانا جیسے لحیم شحیم آدمی کو ہاتھوں پر اس طرح روکنا کہ تمہارے جسم میں بل بھی نہ پڑے اور پھر اُسے گیند کی طرح الٹ پلٹ کر پلک جھپکنے میں زمین پر کھڑا کر دینا۔ مجھے اب بھی یقین نہیں آرہا" ـــــ اس بار جولیا نے کہا۔

"بس جولیا ـــــ کمر میں بل پڑنے والی صنف سے میرا تعلق نہیں ہے۔ یہ صنف تنویر کو مبارک ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے بُرا سا منہ بنا لیا۔ جب کہ باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ آدمی کیسے بے ہوش ہوا۔ کیا پہلے سے بے ہوش پڑا تھا" صفدر نے فرش پر پڑے ہوئے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ـــــ جب میں نیچے کودا۔ تو یہ کرسی سے اٹھ کر میری طرف بڑھ رہا تھا۔ چنانچہ نیچے کودتے ہی میں نے بس ذرا ہاتھ کو گھمایا اور یہ بے چارہ فرش پر لیٹ کر بے ہوش ہو گیا" عمران نے یوں جواب دیا جیسے اس آدمی کے بے ہوش ہونے سے اس کا کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔

"اب کیا کرنا ہے۔ یہ کیسی مشینیں ہیں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ابھی دیکھتے ہیں۔ پہلے اس خانے کو تو بند کریں۔ ورنہ لوگ اوپر سے کودتے رہیں گے اب میں کس کس کو سنبھالتا پھروں گا" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا ——— اور پھر وہ تیزی سے اس میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر اس مشین کا مشاہدہ کرنا شروع کر دیا۔ مشین خاصی پیچیدہ سی تھی ——— وہ کافی دیر تک اُسے بغور دیکھتا رہا۔ نئی مشین ہونے کی وجہ سے اس پر جگہ جگہ الفاظ میں انڈیکیٹرز بھی لکھی ہوئی تھیں اور پھر عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک بٹن پر انگلی رکھی اور بٹن دبا دیا ——— لیکن پھر اُسے بٹن سے انگلی اٹھانے کی بھی مہلت نہ ملی۔ ایک خوف ناک گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن پر جیسے یک لخت اندھیروں نے یلغار کر دی ——— آخری منظر جو اس کے شعور میں رہا وہ سامنے کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو کٹھ پتلیوں کی طرح گرتے ہوئے دیکھنا تھا۔

گھنٹی کی تیز آواز سنتے ہی چیف باس نے چونک کر سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔

"ایچ۔ کیو۔ کنٹرولر ——— ہاربر سپیکنگ" ——— بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ——— کیا بات ہے۔ قیدی تو ٹھیک ہیں" چیف باس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس ——— وہ تو ٹھیک ہیں۔ آپ کو ایک اطلاع دینی تھی۔ آپ کے حکم کے مطابق ہم نے قیدیوں کے لئے آکسیجن کنٹرول کر دی تھی ——— لیکن تھوڑی دیر پہلے پروفیسر مانتاشا اچانک یہاں پہنچے اور انہوں نے آکسیجن لیول برابر کرنے کا حکم دیا۔ میرے تذبذب پر انہوں نے خود ہی آگے بڑھ کر آکسیجن لیول برابر کیا اور پھر واپس چلے گئے ——— میں نے سر پہلے

باس لارک سے بات کی ۔ انہوں نے پروفیسر سے بات کرنے کے بعد مجھے جواب دینے کے لئے کہا ۔ چنانچہ میں ان کی طرف سے واپسی کال کا انتظار کرتا رہا ۔۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کی کال آئی ہے کہ پروفیسر کوئی جواب نہیں دے رہے ۔ وہ خاموش ہیں ۔ اس لئے میں بحیثیت انچارج براہِ راست آپ سے بات کروں ۔۔۔۔ چنانچہ میں نے آپ کو کال کرنے کی جرأت کی ہے " ۔۔۔۔ ہاربر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ پروفیسر کا وہاں جانے اور آکسیجن لیول برابر کرنے سے کیا تعلق ۔۔۔۔ پروفیسر ایسا نہیں کر سکتے " ۔۔۔۔ چیف باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" سر ۔۔۔۔ ایسا ہوا ہے " ۔۔۔۔ ہاربر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تم نے قیدیوں کو چیک کیا ہے ۔۔۔۔ وہ کس پوزیشن میں ہیں " ۔۔۔۔ چیف باس نے کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا ۔

" چیک کیا کرنا ہے سر ۔۔۔۔ وہ ایچ ۔ ٹو ۔ روم سے باہر تو نہیں نکل سکتے ۔ اور آکسیجن لیول برابر ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ مستعد ہوں گے ۔ آپ نے چونکہ سختی سے منع کیا ہوا ہے کہ ایچ ۔ ٹو ۔ روم کو آپ کے حکم کے بغیر نہ کھولا جائے ۔ اور انہیں چیک کرنے کے لئے روم کھولنا ضروری ہے " ۔

ہاربر نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ہوں ۔۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔۔ تم یہ لیول دوبارہ کنٹرول کر دو ۔ میں پروفیسر سے بات کرتا ہوں " ۔۔۔۔ چیف باس نے کہا ۔

" بہتر سر ۔۔۔۔ جیسے حکم سر " ۔۔۔۔ ہاربر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔ اور چیف باس نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا ۔

اس کے بعد اس نے تیزی سے میز کے ایک کنارے پر پڑا ہوا تکونی سا آلہ اٹھایا اور اس پر لگے ہوئے کئی بٹنوں میں سے ایک کو پریس کر دیا ۔۔۔۔ بٹن پریس ہوتے ہی سامنے کی دیوار پر نصب ایک سکرین روشن ہو گئی ۔ سکرین پر ایک کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں بے شمار مشینیں موجود تھیں ۔۔۔۔ سفید کوٹوں میں ملبوس دو افراد ان میں سے دو مشینوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ۔

" ہیلو ۔۔۔۔ چیف باس سپیکنگ ۔۔۔۔ پروفیسر کہاں ہے " ۔۔۔۔ چیف باس نے اسی بٹن کو دوبارہ پریس کرتے ہوئے کہا ۔

" اوہ سر ۔۔۔۔ پروفیسر ریسرچ روم میں ہیں ۔ وہ سپیس مارسیلانا کی تیاری میں مصروف ہیں " ۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے وہیں بیٹھے بیٹھے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا ۔

" کیا پروفیسر یہاں سے ایچ ۔ ٹو ۔ روم میں گئے تھے " ۔

چیف باس نے پوچھا۔

"معلوم نہیں سر ——— یہاں سے تو وہ ریسرچ روم جانے کا کہہ کر گئے ہیں۔ انہیں گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے۔ آپ سے پہلے باس لارک کی کال آئی تھی وہ بھی پروفیسر کے متعلق پوچھ رہے تھے میں نے انہیں بھی یہی بتایا ہے کہ پروفیسر ریسرچ روم میں ہیں"۔ اس آدمی کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"او۔کے" ——— چیف باس نے کہا اور تکونی آلے کا وہ بٹن دوبارہ دبا دیا۔ سکرین تاریک ہو گئی۔ اس نے اب پہلے والے بٹن سے چوتھا بٹن دبایا تو سکرین ایک بار پھر روشن ہو گئی ——— لیکن اس بار اس پر منظر پہلے سے مختلف تھا۔ یہ ایک چھوٹے سے کمرے کا منظر تھا۔ جو کسی کیمسٹ کی تجربہ گاہ معلوم ہو رہا تھا کیوں کہ وہاں دیواروں میں نصب کھلی الماریوں میں بے شمار مختلف انداز کی بوتلیں رکھی ہوئی نظر آ رہی تھیں ——— کمرے کے درمیان میں ایک لمبی سی میز کے ساتھ پروفیسر کھڑا تھا۔ میز پر رکھی ہوئی ایک بڑی سی بوتل کے منہ پر قیف لگی ہوئی تھی ——— اور پروفیسر اس قیف کے ذریعے کوئی محلول آہستہ آہستہ اس بوتل میں ڈال رہا تھا۔ وہ بڑے انہماک سے اپنے کام میں لگا ہوا تھا۔ چیف باس خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا ——— جب اس نے محلول ڈال کر بوتل ایک طرف رکھی تو چیف باس نے اسی بٹن کو دوبارہ پریس کر دیا۔ اور اسی لمحے پروفیسر چونک پڑا ——— اب سکرین پر پروفیسر کا چہرہ کلوز اپ میں نظر آ رہا تھا۔ پروفیسر کی خالی خالی نظریں اسے سکرین

پر صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"پروفیسر ——— تم ایچ۔ٹو۔ روم کنٹرول آفس میں گئے تھے"۔ چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— گیا تھا" ——— پروفیسر نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں گئے تھے" ——— چیف باس نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"آکسیجن لیول برابر کرنے" ——— پروفیسر نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں ——— تم نے ایسا کیوں کیا" ——— چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے حکم دیا گیا تھا" ——— پروفیسر نے جواب دیا۔

"حکم دیا گیا تھا ——— کیا مطلب ——— میں نے تو حکم نہیں دیا کس نے حکم دیا تھا" ——— چیف باس بے اختیار اچھل پڑا۔

"اس نے جو حکم دیتا ہے۔ اور مجھ سے باتیں پوچھتا ہے"۔ پروفیسر نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ مشینی سا تھا۔

"کون ——— کون ——— کس کی بات کر رہے ہو"۔ چیف باس نے اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

پروفیسر کا جواب اس کے حلق سے نہ اترا تھا۔ کیوں کہ پروفیسر کے دماغ کو واش کر کے اس نے ہپناٹائزڈ مشین کے ذریعے صرف اپنے کنٹرول میں رکھا ہوا تھا۔ پھر اسے کون حکم دے سکتا ہے۔

"وہی جو حکم دیتا ہے ——— وہی جو میرا عامل ہے ——— وہی جس کا میں معمول ہوں" ——— پروفیسر نے جواب دیا۔

"اوہ ——— کیا باتیں پوچھی ہیں اس نے" ——— چیف باس نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"پاور پلانٹ کے بارے میں۔ اور ایچ۔ ٹو۔ روم سے نیچے پاور پلانٹ میں پہنچنے کا راستہ پوچھا ہے اس نے"

پروفیسر کا لہجہ اُسی طرح مشینی تھا۔ اور چیف باس کا دماغ جیسے بھک سے اڑ گیا۔ اس نے انتہائی تیزی سے بٹن دبا کر آلہ میز پر پھینکا اور بھاگتا ہوا میز کے پیچھے سے نکل کر سامنے والی دیوار کے ساتھ نصب ایک بڑی سی مشین کے سامنے پہنچ گیا ——— اس مشین پر پلاسٹک کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔ اس نے وہ غلاف یوں کھینچ کر دور پھینکا جیسے اس غلاف میں موت چھپی ہوئی ہو۔ پھر اس نے بڑی تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے ——— مشین کے درمیان میں لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی۔ اور پھر چند جھماکوں کے بعد سکرین پر ایک کافی بڑے کمرے کا منظر ابھر آیا۔ جس میں جدید قسم کی آٹومیٹک مشینیں نصب تھیں۔ ایک طرف رکھی ہوئی میز پر مستطیل سی مشین کے سامنے اُسے علی عمران کھڑا نظر آیا ——— جب کہ اس کے باقی ساتھی اس کے سامنے کمرے کے درمیان کھڑے اُسے دیکھ رہے تھے۔ اوپر چھت کے ایک کونے میں خلا نظر آ رہا تھا ——— یہ منظر دیکھتے ہی چیف باس کا چہرہ غصے سے پھڑکنے لگا۔ اُسی لمحے اس نے

عمران کو اس مشین پر جھکتے ہوئے دیکھا۔ چیف باس نے بڑی پھرتی سے اپنے سامنے رکھی ہوئی مشین کے پیندے میں لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے ہینڈل کو زور سے اپنی طرف کھینچا۔ اس ہینڈل کے کھنچتے ہی مشین میں گونج سی پیدا ہوئی ——— اور مشین کے اوپر لگا ہوا ایک مرکری بلب تیزی سے سپارک کرنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بڑے سے ڈائل پر موجود سرخ رنگ کی سوئی حرکت میں آئی ——— اور تیزی سے راؤنڈ کلاک گھومتی ہوئی آخری ہندسے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اُسی لمحے چیف باس نے عمران کو انگلی سے مستطیل مشین کا ایک بٹن دباتے ہوئے دیکھا ——— اور عین اُسی لمحے چیف باس نے بھی اس ڈائل کے نیچے نصب سرخ رنگ کے بٹن کو پوری قوت سے پریس کر دیا۔ بٹن کے پریس ہوتے ہی مرکری بلب کا ایک تیز جھماکا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ڈائل کے آخری ہندسے پر پہنچی ہوئی سوئی تیزی سے واپس پہلے ہندسے پر پہنچ گئی ——— اور مشین کی گونج یک لخت ختم ہو گئی۔ سکرین پر چیف باس نے عمران سمیت اس کے سب ساتھیوں کو کٹی پتلیوں کی طرح فرش پر گرتے ہوئے دیکھا اور اس کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا ——— وہ کچھ لمحے غور سے فرش پر گرے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتا رہا۔ عمران سائیڈ میں گرا ہوا تھا ——— جب کہ اس کے باقی ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں گرے پڑے تھے۔

"اب ان کا فوری خاتمہ لازمی ہے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک

ہیں" ——— چیف باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن آف کیا اور تیزی سے واپس اپنی کرسی پر آ گیا ——— اس نے وہی تکونی آلہ دوبارہ اٹھایا اور اس کے سب سے اوپر والا بٹن دبا دیا۔ سامنے والی دیوار پر نصب سکرین ایک بار پھر ——— سکرین پر کالنگر کا چہرہ نظر آ رہا تھا ——— وہ ایک کرسی پر بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ چیف باس نے وہی بٹن دوبارہ پریس کیا تو کالنگر چونک کر سیدھا ہوا۔ کتاب اس نے بند کر لی۔

"یس باس" ——— کالنگر کی آواز سنائی دی۔

"کالنگر ——— عمران اور اس کے ساتھی مین پاور پلانٹ میں ایکس ون ریز کا شکار ہوئے پڑے ہیں۔ انہیں پاور پلانٹ سے باہر نکال کر گولیوں سے بھون ڈالو ——— ان کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں بچنا چاہیئے۔ جس پر گولی کا سوراخ نہ ہو" ——— چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی مین پاور پلانٹ میں" ——— کالنگر کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

اُسے شاید چیف باس کی بات پر یقین نہ آ رہا تھا۔ کیوں کہ وہ تو صرف اتنا جانتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی غاروں سے نکل کر واپس چلے گئے ہیں ——— اور چیف باس نے کرام کو ان کے قتل پر مامور کیا تھا۔ لیکن اب چیف باس بتا رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لیبارٹری کے نہ صرف اندر ہیں بلکہ اس کے سب

سے اہم شعبے میں موجود ہیں۔

"ہاں ——— یہ وقت تفصیل بتانے کا نہیں ہے۔ انہیں فوری طور پر ہلاک کرنا ہے۔ مین پاور پلانٹ میں چونکہ کوئی رسک نہیں لیا جا سکتا ——— اس لئے تم انہیں وہاں سے باہر نکالو۔ اور ہلاک کر ڈالو" ——— چیف باس نے کہا۔

"لیکن باس ——— مین پاور پلانٹ میں داخلے کے لئے سپیشل کوڈ" ——— کالنگر نے کہا۔

"سپیشل کوڈ زیرو ون ہے ——— جلدی جاؤ ——— اپنے ساتھ پانچ چھ آدمی لے جاؤ۔ اور سنو ——— انہیں وہاں سے نکال کر زیرو روم میں لے آؤ۔ میں خود وہیں آ رہا ہوں تاکہ خود انہیں ہلاک ہوتا دیکھ سکوں" ——— چیف باس نے کہا۔

"یس باس ——— حکم کی تعمیل ہو گی" ——— کالنگر نے جواب دیا اور چیف باس نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ تکونی آلے کو واپس میز پر رکھ کر وہ کچھ لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ دراصل اب اس کے ذہن میں کھچڑی سی پک رہی تھی ——— کہ وہ پہلے پروفیسر کے ذہن کو اچھی طرح چیک کر لے۔ کہ آخر پروفیسر کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ کیوں کہ وہ پہلے ان دشمنوں کی ہلاکت کا اطمینان کرے۔ اس کے بعد باقی کارروائی کرے گا ——— چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ اٹھا اور آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا تاکہ زیرو روم میں پہنچ کر اپنے سامنے تمام کارروائی مکمل کرائے۔

عمران کی آنکھ کھلی تو منظر ہی بدلا ہوا تھا۔ وہ اپنے تمام ممبروں سمیت ایک کھلے کمرے میں پڑے ہوئے بنچوں سے بندھے ہوئے تھے ـــــ یہ بنچیں باقاعدہ سیڑھی کے سے انداز میں کھڑی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی قیدی کو کوڑے مارنے کے لئے ٹکٹکی سے باندھ رکھا ہو ـــــ عمران اور اس کے ساتھی چمڑے کی مضبوط بیلٹس سے بندھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے چار مسلح افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔ اور ایک لمبا تڑنگا آدمی چہرے پر نقاب لگائے ایک طرف اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ـــــ اور ان کے علاوہ ایک نوجوان ہاتھ میں ایک چھوٹا سا لیمپ نما آلہ اٹھائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب موجود تھا ـــــ وہ آلے کی پشت پر لگے ہوئے بٹن کو دباتا تو آلے میں سے سرخ رنگ کی

تیز شعاع نکل کر عمران کے ساتھی پر پڑتی۔ اور وہ آدمی آلے کا بٹن آف کر دیتا۔ اور پھر دوسرے ممبر کی طرف بڑھ جاتا ـــــ جس پر آلے کی شعاع پڑتی وہ چند لمحوں بعد ہی آنکھیں کھول دیتا۔ جب سارے ممبر ہوش میں آ گئے تو آلے والا شخص پیچھے ہٹا۔ اس نے آلے کو ایک کونے میں رکھا ـــــ اور پھر دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ دوسرے مشین گن برداروں کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"کیا حکم ہے باس ـــــ فائرنگ شروع کی جائے"

نقاب پوش کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک ادھیڑ عمر نے کرسی پر بیٹھے ہوئے نقاب پوش سے مخاطب ہو کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھہرو کالنگر ـــــ مجھے ایک اہم بات یاد آ گئی ہے پہلے میں اس کی وضاحت کرانا چاہتا ہوں" ـــــ چیف باس نے کرسی سے اٹھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کے سامنے پہنچا اور اس سے ایک قدم پہلے رک گیا ـــــ اب وہ غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں عمران کی نظروں سے ملی ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے چیف باس کی نظریں یک لخت جھک گئیں ـــــ اور اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہوں ـــــ تو تم ہپناٹزم جانتے ہو" ـــــ باس نے زہریلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا

"ہپناٹزم ——— یہ کونسا ازم ہے ۔ کیمونزم ۔ سوشلزم ۔
امپیریلزم ۔ فاشزم ۔ یہ ازم تو میں نے سنے ہوئے ہیں ۔ یہ
ہپناٹزم کیا ہوتا ہے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"تم نے پروفیسر کو کس طرح ہپناٹز کیا تھا ۔ جب کہ تم اپنے ٹو
روم میں قید تھے" ——— چیف باس نے کہا ۔

"پروفیسر کو ——— ارے وہ تو بس معمولی سا کھیل تھا ۔ اچھا
تم اسے ہپناٹزم کہتے ہو ۔ میرے لئے تو یہ صرف ایک شعبدہ
ہے" ——— عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا ۔

"تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو عمران ——— اور میں نے
چاہا تھا کہ تمہیں اپنی لیبارٹری میں رکھ لوں ۔ لیکن تم جتنے ذہین ہو
اس سے زیادہ خطرناک بھی ہو ۔ اور اب جب کہ یہ بات بھی سامنے
آگئی ہے کہ تم ہپناٹزم میں اس قدر ماسٹر ہو کہ واشر مشین کو بھی
کریک کر کے ہپناٹز کر سکتے ہو ——— تو تم ویسے بھی میرے
لئے بے کار ہو چکے ہو ۔ اب تو واشر مشین بھی تمہارے ذہن کو
کنٹرول نہیں کر سکے گی ۔ اس لئے میں نے تمہاری اور تمہارے
ساتھیوں کی فوری موت کا فیصلہ کر دیا ہے ——— بہرحال تم
جیسے ذہین آدمی کے قتل پر مجھے ذاتی طور پر افسوس ہوگا"
چیف باس نے کہا ۔

"بہت بہت شکریہ مسٹر چیف باس ——— مجھے نہیں معلوم

تھا کہ تم اتنے نرم اور ہمدرد دل واقع ہوئے ہو ۔ ورنہ میں ادھر
کا رخ بھی نہ کرتا ——— نرم دل آدمیوں سے مجھے بڑی ہمدردی
ہے" ——— عمران نے بھی جواب میں شکریہ ادا کر دیا ۔

"ادھر آنا تو تمہاری حماقت تھی ۔ تمہارا ہمارے کام سے براہ راست
کوئی تعلق بھی نہ تھا" ——— چیف باس نے کہا ۔

"میری تو پوری زندگی ہی مجسم حماقت رہی ہے ۔ ویسے میں
تمہاری عظمت کا دل سے قائل ہوں ——— کہ تم نے اپنی ذہانت
سے ایسی لیبارٹری قائم کر لی ہے کہ سپر پاورز باوجود ٹکریں مارنے
کے اس جگہ کو بھی تلاش نہیں کر سکے ۔ اور اب جب کہ موت
ہمارا مقدر بن چکی ہے ——— کیا تم میری آخری خواہش پوری
نہیں کرو گے" ——— عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا ۔

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہاری آخری
خواہش پوری کرتا رہوں" ——— چیف باس نے اس بار
قدرے بے نیازانہ لہجے میں کہا ۔

"میری آخری خواہش بڑی معصوم سی ہے ۔ میں صرف تمہاری
لیبارٹری دیکھنا چاہتا ہوں ——— چاہے تم مجھے یہیں بیٹھے بیٹھے
دکھا دو ۔ چاہے کسی اور طرح" ——— عمران نے جواب دیا ۔

"سوری ——— ایسا ناممکن ہے" ——— چیف باس نے
کہا اور پھر وہ واپس مڑنے لگا ۔

اور جیسے ہی اس کی پشت عمران کی طرف ہوئی ۔ اچانک
عمران اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے لمحے چیف باس اس کے

دونوں بازوؤں میں جکڑا ہوا اس کے سینے سے آلگا۔ جب کہ عمران ابھی تک اس تختے پر موجود تھا ——— اس کا ایک ہاتھ چیف باس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے سینے کے گرد تھا۔ عمران کی دونوں ٹانگیں چوں کہ اس تختے سے بندھی ہوئی تھیں ——— اس لئے وہ تختے سے علیحدہ نہ ہو سکا۔ اس نے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے ہاتھ آزاد کر لئے تھے۔

"خبردار ——— اگر کسی نے حرکت کی تو میں اس کی گردن توڑ دوں گا" ——— عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے چیف باس کی گردن کے گرد لپٹے ہوئے بازو کو زور سے جھٹکا دیا اور چیف باس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

چیف باس کے ساتھی۔ اور خصوصاً کالنگر حیرت سے بُت بنے کھڑے دیکھتے رہ گئے۔ انہیں شاید خواب میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

"ہتھیار گرا کر دیوار سے پشت لگا دو۔ جلدی کرو ورنہ" عمران نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے چیف باس کی گردن پر اور دباؤ ڈالا ——— اور چیف باس نے بُری طرح چیختے ہوئے انہیں ایسا کرنے کے لئے کہا۔

"نہیں باس ——— ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم صرف آپ کی خاطر لیبارٹری تباہ ہوتا نہیں دیکھ سکتے" ——— کالنگر نے جواب میں چیخ کر کہا۔

اور ساتھ ہی اس نے مشین گن برداروں سے چیخ کر فائر

کرنے کے لئے کہا۔ مشین گن برداروں نے جو حیرت سے بت بنے کھڑے تھے کالنگر کی آواز سنتے ہی تیزی سے مشین گنیں سیدھی کیں۔

"ٹھہرو ——— مت فائر کرو" ——— چیف باس نے چیختے ہوئے کہا۔ اور مشین گن برداروں نے تذبذب کے سے انداز میں کالنگر کی طرف دیکھا ——— اسی لمحے کالنگر غصے سے چیختا ہوا ایک مشین گن بردار کی طرف بڑھا وہ شاید اس سے مشین گن خود لینا چاہتا تھا۔ اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازیں ابھریں اور پھر وہ تختہ بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا کالنگر کی پشت پر آ پڑا ——— جو ایک آدمی کے ہاتھ سے مشین گن لے رہا تھا۔ تختہ چوں کہ کافی بڑا تھا۔ اس لئے وہ کالنگر اور اس کے باقی مشین گن برداروں سے بھی چوڑائی کے رخ میں پوری قوت سے ٹکرایا ——— اور وہ سب چیختے ہوئے پچھلی دیوار سے جا ٹکرائے۔ اسی لمحے جوانا نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی۔ اور وہ کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا اٹھتے ہوئے افراد کے سروں پر پہنچ گیا ——— دوسرے لمحے اس نے بیک وقت نہ صرف دو افراد کو پوری قوت سے ٹانگوں کی ضربیں لگائیں۔ بلکہ قلا بازی کھا کر وہ جب سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک مشین گن تھی۔ اور پھر کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا ——— گولیوں کی تڑتڑاہٹ میں کالنگر اور باقی افراد کی چیخیں بھی شامل ہو گئیں۔ وہ اٹھ کر سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے ہی گولیوں کا شکار

بن چکے تھے۔ یہ کارنامہ جوانا نے انجام دیا تھا۔ کہ صرف اپنی بھرپور
طاقت کی مدد سے اس نے اپنے ہاتھوں اور پیروں پہ بندھی ہوئی
چمڑے کی بیلٹیں توڑ ڈالی تھیں ـــــ اور انہیں توڑتے ہی اس نے
بجلی کی سی تیزی سے تختہ بھی اٹھا کر ان پر پھینک دیا تھا۔ اگر وہ
ایسا نہ کرتا تو یقیناً کالنگر کی طرف سے ہونے والی فائرنگ سے کسی
صورت بھی نہ بچ سکتا۔ ـــــ ان سب کا خاتمہ کرتے ہی جوانا مشین
گن اٹھائے تیزی سے عمران کی طرف آیا۔

"میرے پیروں میں بندھی ہوئی بیلٹ پیچھے سے کھول دو۔"
عمران نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔ اور جوانا تیزی سے
مڑا۔ اور پھر اس نے پیچھے آکر جھک کر بیلٹ میں ہاتھ ڈالا اور ایک
زوردار جھٹکا دیا ـــــ دوسرے لمحے کڑاک کی آواز سے بیلٹ
ٹوٹ گئی۔ اور عمران کے پیر آزاد ہو گئے۔ وہ چیف باس کو دھکیلتا
ہوا آگے لے گیا ـــــ ادھر جوانا نے دوسرے ساتھیوں کی
بیلٹیں توڑنی شروع کر دیں۔

"اب بتاؤ چیف باس ـــــ میری آخری خواہش پوری
کرو گے یا نہیں۔" ـــــ عمران نے چیف باس سے مخاطب
ہو کر کہا۔ وہ ابھی تک عمران کے سینے سے جکڑا ہوا تھا۔

"تم ـــــ تم ـــــ یہاں سے بچ کر نہیں نکل سکتے۔ کسی بھی
صورت میں۔" ـــــ چیف باس نے کراہتے ہوئے لہجے میں
کہا۔

"وہ کیسے چیف باس صاحب ـــــ اب جب کہ تم میرے

اس ہو۔ مجھے یہاں سے نکلنے سے کون روک سکتا ہے۔" ـــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں کا نظام ہی ایسا ہے۔ تم نے کالنگر کو دیکھا۔ اس نے میرا
کہا ماننے سے انکار کر دیا ـــــ اسی طرح سب انکار کر دیں گے۔"
چیف باس نے کہا۔

"گڈ ـــــ یہ اچھا انتظام ہے۔ صفدر، تم اسے سنبھالو میں اس
ابھی بندوبست کرتا ہوں۔" ـــــ عمران نے چیف باس کو
صفدر کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

کیوں کہ اب سب ساتھی بیلٹس سے آزاد ہو چکے تھے۔ اور
صفدر نے بڑی پھرتی سے چیف باس کو سنبھال لیا ـــــ چیف
باس نے تیزی سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اپنا رخ موڑنا
چاہا۔ مگر صفدر نے بڑی پھرتی سے اس کے پہلو پہ کراٹے کا
وار کیا اور چیف باس کے حلق سے چیخ نکلی ـــــ اور وہ ضرب
کھا کر دوسرے پہلو ہوا تو صفدر کا دوسرا وار اس کے دوسرے
پہلو پر پوری قوت سے پڑا اور چیف باس چیختا ہوا پہلو کے بل فرش
پر جا گرا ـــــ اور صفدر نے اُسے تیزی سے موڑ کر اس کے
دونوں ہاتھ اس کی کمر کی طرف کر کے اس کی پشت پہ اپنا ایک
پیر رکھ دیا۔

"شکیل ـــــ ایک بیلٹ لے آؤ۔" ـــــ صفدر نے
کہا اور شکیل نے ایک ٹوٹی ہوئی بیلٹ لا کر چیف باس کے
دونوں ہاتھ اس بیلٹ کی مدد سے مضبوطی سے باندھ دیئے۔

اور صفدر نے اُسے اٹھا کر دوبارہ اُس کرسی پر پھینک دیا جس پر وہ چند لمحے پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

"اس کا نقاب اتار دو" ——— عمران نے کہا اور صفدر نے کھینچ کر اس کا نقاب اتار دیا۔ دوسرے لمحے عمران بُری طرح چونک پڑا۔ کیوں کہ اس کے سامنے بین الاقوامی سائنس دان پروفیسر کرمٹ کا چہرہ موجود تھا ——— وہی پروفیسر کرمٹ جسے تمام سپر پاورز نے مل کر مشترکہ منصوبہ ونٹاسا کا چیف بنایا تھا۔ اور جس کے ساتھ میٹنگ کرتے ہوئے عمران نے پہلی بار پنسلوانا کی غاروں کا ذکر کیا تھا۔

"اوہ ——— پروفیسر کرمٹ تم ——— لیکن تمہاری آواز تو یکسر بدلی ہوئی ہے۔ تمہاری چال ڈھال۔ تمہارا انداز" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پروفیسر کرمٹ نہیں ہوں۔ میں اس کا بھائی آراٹ ہوں۔ جڑواں بھائی ——— اور سنو ——— تم میرے ساتھ صلح کر لو۔ جتنی چاہو دولت لے لو۔ یہاں سے تم زندہ تو کسی صورت نکل نہیں سکتے ——— البتہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں زندہ سلامت یہاں سے نکال دوں گا۔ اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد میں کسی سپر پاور کا کوئی خلائی راز نہ چراؤں گا" ——— آراٹ نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— تو تم آراٹ ہو۔ پروفیسر کرمٹ کے جڑواں بھائی۔ اس لئے پروفیسر کرمٹ نے میٹنگ کے دوران جان بوجھ کر نقشے

پر غلط نشانات لگائے تھے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ پنسلوانا کی غاروں میں تمہارا ہیڈ کوارٹر نہیں ہو سکتا ——— میں اس وقت چونکا ضرور تھا۔ لیکن یہاں تمہاری آواز اور چال ڈھال مختلف تھی اس لئے میں خاموش رہا" ——— عمران نے کہا اور چیف باس حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔

"تم اتنی تفصیل بھی جانتے ہو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ تمہیں لیبارٹری کے اندر کسی صورت میں داخل نہ ہونے دینا چاہئے تھا۔ بہرحال میری پیش کش قائم ہے" ——— چیف باس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں ابھی عمران کے بارے میں علم نہیں ہے آراٹ۔ تم دیکھنا کہ میں کیسے اس لیبارٹری سے نکلتا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اور پروفیسر ماناتاشا سے ذہنی رابطہ قائم کرنے لگا ——— چند لمحوں کی کوشش کے بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"پروفیسر ——— کیا تم میرا حکم وصول کر رہے ہو" عمران نے خیالی رو کی مدد سے کہا۔

"ہاں ——— میں تمہارا حکم موصول کر رہا ہوں"

دوسری طرف پروفیسر ماناتاشا کی خیالی رو عمران کے ذہن نے وصول کی۔

"پروفیسر کنٹرول روم میں پہنچ کر لیبارٹری میں جتنے افراد ہیں۔

انہیں ایک بڑے ہال میں اکٹھے ہونے کا حکم دو۔ انہیں کہو کہ چیف
باس ان سب کو اہم ہدایات دینا چاہتا ہے ——— اور سنو۔
خیال رکھنا کوئی آدمی باہر نہ رہے“ ——— عمران نے حکم دیتے
ہوئے کہا۔

”میری بات کوئی نہیں مانے گا۔ وہ سب صرف چیف باس
کی بات مانتے ہیں یا اس کے بعد لارک کی میرا نمبر تیسرا ہے“
پروفیسر نے ذہنی طور پر جواب دیا۔

”اچھا ——— اگر چیف باس انہیں حکم دینا چاہے ان سب کو تو وہ
کیسے دیتا ہے“ ——— عمران نے پوچھا۔

”وہ مین ٹرانسمیٹر کے ذریعے دیتا ہے۔ جو کنٹرول روم میں نصب
ہے۔ اور کنٹرول روم میں چیف باس کے علاوہ اور کوئی داخل
نہیں ہو سکتا ——— اس کا دروازہ کمپیوٹر کنٹرول ہے۔ اور
اس کمپیوٹر کو کسی بھی صورت میں دھوکہ نہیں دیا جا سکتا“
پروفیسر نے جواب دیا۔

”اچھا پروفیسر ——— کیا تم یہ معلوم کر سکتے ہو کہ اس وقت
قیدی عمران اور اس کے ساتھی کہاں قید میں“ ——— عمران
نے کہا۔

”نہیں ——— مجھے کوئی نہیں بتائے گا۔ کیونکہ یہ میرا شعبہ نہیں
ہے“ ——— پروفیسر نے صاف جواب دے دیا۔

اور عمران نے اوکے کہہ کر ذہنی رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے
آنکھیں کھول دیں۔ اس کی فراخ پیشانی پر الجھنیں شکنوں کی صورت

میں صاف نظر آرہی تھیں۔

”تم پروفیسر سے ذہنی رابطہ قائم کر رہے تھے۔ لیکن پروفیسر تمہاری
کوئی مدد نہیں کر سکتا“ ——— عمران کے آنکھیں کھولتے ہی چیف
باس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں ——— پروفیسر بے چارہ بے بس ہے۔ لیکن تم تو بس میں
ہو۔ اور بس میں سوار آدمی تھرڈ کلاس کہلاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں
تم بس کی بجائے کار سوار بن جاؤ“ ——— عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔ اور چیف باس حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

”کیا مطلب ——— میں سمجھا نہیں ——— سنو عمران ——— تم لاکھ
ذہین سہی۔ لیکن اس لیبارٹری کا نظام ایسا ہے کہ یہاں تم کچھ بھی نہیں
کر سکتے۔ جب تک تم اس کمرے میں ہو محفوظ ہو ——— لیکن یہاں
سے باہر نکلتے ہی تم خود بے بس ہو جاؤ گے“ ——— چیف باس
نے پُر یقین لہجے میں کہا۔

”اور اگر میں یہاں سے نکلوں ہی ناں تو پھر“ ——— عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر لارک خود معلوم کرے گا کہ آخر مجھے یہاں اتنی دیر کیوں
ہو گئی ہے“ ——— چیف باس نے دانتوں سے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

”میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ یہ سب تمہارا پتہ کرنے باری باری
یہاں آئیں اور میں انہیں تمہارے ساتھ نبٹنے کا اعزاز حاصل
کر دوں“ ——— عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ـــــ کبھی کبھی تم احمقوں جیسی باتیں کرجاتے ہو۔ اُسے کیا ضرورت ہے یہاں آنے کی ـــــ وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر یہاں کی صورت حال معلوم کر سکتا ہے۔ تم انتہائی جدید ترین لیبارٹری میں موجود ہو۔ کسی کیفے یا کلب میں نہیں بیٹھے" ـــــ چیف باس نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اگر میں تمہاری پیش کش قبول کرلوں تو پھر اس کی کیا ضمانت ہے کہ تم واقعی صحیح سلامت ہمیں یہاں سے باہر نکال دو گے" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔

"اس کے لئے میں تمہیں صرف یقین دلاسکتا ہوں۔ میں لارک سے بات کردوں گا اور پھر لارک کو احکام دوں گا۔ اور اس کے بعد تم باہر پہنچ جاؤ گے" ـــــ چیف باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران کے چہرے پر مایوسی کے آثار دیکھ کر اس کے چہرے پر امید جھلک اٹھی تھی۔

"تو ٹھیک ہے ـــــ کرو لارک سے بات ـــــ لیکن سنو۔ تمہیں بھی ہمارے ساتھ باہر جانا ہوگا۔ جب تک ہم اس علاقے سے باہر نہیں نکل جاتے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس نے یہ فیصلہ انتہائی مجبوری کے تحت کیا ہے۔

"مجھے منظور ہے ـــــ میں لیبارٹری کو بچانے کے لئے تمہاری ہر شرط منظور کر سکتا ہوں" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"تم نے یہ بھی سوچا ہے کہ میں جا کر اگر تمہاری لیبارٹری کا محل وقوع حکومت ایکریمیا کو بتا دوں تو وہ خود ہی تمہاری لیبارٹری کی مکمل حفاظت کے انتظامات کرلیں گے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کی فکر نہیں ہے۔ وہ اس پورے پہاڑ کو ہائیڈروجن بموں سے اڑا دیں تب بھی وہ میری لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے ـــــ میں نے اس کے انتظامات پہلے سے کر رکھے ہیں۔ یہ تو مجھ سے حماقت ہوئی کہ تم اندر داخل ہو گئے۔ ورنہ تم ساری عمر سر پٹختے رہتے تو اندر داخل نہ ہو سکتے تھے" ـــــ چیف باس نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ بات کرو لارک سے" ـــــ عمران نے کہا۔

"سامنے والی دیوار کے دائیں کونے پر ایک ابھار ہے۔ اُسے ٹھوکر مارو۔ دیوار پھٹ جائے گی اور اس میں ایک مشین برآمد ہوگی ـــــ اس کا سرخ ہینڈل دباؤ گے تو لارک سے رابطہ قائم ہوجائے گا۔ میں بات کرلوں گا" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"صفدر ـــــ اس چیف باس کا لباس اتار دو۔ مجھے یہ لباس پسند ہے۔ میں بطور نشانی اسے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں" عمران نے اس بار صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گ گ ——— کیا مطلب"——— چیف باس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

لیکن صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد چیف باس کا لباس اتار دیا۔ اب وہ صرف انڈر ویئر پہنے ہوئے تھا ——— اور عمران نے بڑی پھرتی سے اپنا لباس اتارنا شروع کر دیا اور پھر اس نے چیف باس کا لباس پہنا اور صفدر نے عمران کے اشارے پر اس کا لباس چیف باس کو پہنانا شروع کر دیا ——— دونوں کے قدوقامت میں معمولی سا فرق تھا۔ اس لئے بات بن گئی۔ چند لمحوں بعد عمران چیف باس کا لباس پہن چکا تھا۔ اور چیف باس عمران کا لباس پہنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ——— عمران نے ایک طرف پڑا ہوا چیف باس کا نقاب اٹھایا اور اسے اپنے چہرے پر چڑھا لیا۔ بوٹ تک اس نے بدل لئے تھے۔ اب وہ ہر طرح سے چیف باس لگ رہا تھا۔

"اب تم چھٹی کرو چیف باس ——— تمہاری طرح میرے پاس بھی تمہاری آخری خواہش پوری کرنے کا وقت نہیں ہے"

عمران نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور چیف باس کی آنکھیں خوف سے پھیلنے لگیں۔

"گ گ ——— کک ——— کیا مطلب"——— چیف باس نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

مگر عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے مشین گن کو نال سے پکڑ کر اس کا دستہ اس کی کھوپڑی پر جما دیا۔ مسلسل

دو ضربوں کے بعد چیف باس کا سر ڈھلک گیا۔ عمران نے اس کی نبض پر ہاتھ رکھا اور پھر مطمئن ہو گیا۔

"اب تم سب فرش پر اس طرح لیٹ جاؤ جیسے اس جنگ میں تم بھی شہیدوں کی لسٹ میں شامل ہو چکے ہو"——— عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

اور صفدر اور کیپٹن شکیل اس کا منصوبہ سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے فرش پر اس طرح لیٹ گئے جیسے گولیاں کھا کر گرے ہوں۔ باقی ممبران نے بھی ان کی پیروی کی ——— عمران نے ان میں سے کئی کی پوزیشنوں کو درست کر دیا۔ اور جب وہ مطمئن ہو گیا کہ سرسری نظروں سے دیکھنے پر وہ واقعی شہید لگتے ہیں تو وہ مشین گن ہاتھ میں پکڑے اس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے متعلق چیف باس نے کہا تھا ——— اس نے یہ سارا چکر چیف باس سے صرف یہی بات اگلوانے کے لئے چلایا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے عمران جیسا شخص کسی صورت میں پیچھے ہٹنا تو جانتا ہی نہ تھا ——— اس نے اس بار پیر سے ٹھوکر ماری۔ تو واقعی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں اطراف میں سمٹتی چلی گئی۔ اب وہاں ایک بڑی سی مشین نظر آ رہی تھی ——— عمران نے اس کا سرخ ہینڈل کھینچا۔ چیف باس کو بھی وہ کرسی سے نیچے فرش پر اس طرح ڈال چکا تھا کہ اس کا چہرہ مشین کی مخالف سمت میں تھا ——— سرخ ہینڈل کھینچتے ہی مشین میں سے سیٹی کی آواز گونجی اور اس کے ساتھ ہی اس میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ پھر اس کے درمیان میں موجود ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ دوسرے

لہجے اس پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کی شکل ابھر آئی ۔ اس ادھیڑ عمر کے
لب ملے اور کمرے میں آواز گونج اٹھی ۔
" لارک حاضر ہے ــــــ چیف باس یہ کیا پوزیشن ہو گئی ہے "
لارک کی آواز میں حیرت تھی ۔
" یہ لوگ انتہائی خطرناک ثابت ہوئے ۔ عین موقع پر انہوں نے
بیلٹیں توڑ ڈالیں اور حملہ کر دیا ــــــ کالنگر اور اس کے ساتھی بھی
لڑتے ہوئے مارے گئے ۔ بڑی مشکل سے خاتمہ ہوا ۔ ورنہ یہ ہمیں
لے ڈوبے تھے " ــــــ عمران نے چیف باس کے لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا ۔
" مگر باس ــــ یہ تو ایچ ۔ ٹو ۔ روم میں تھے پھر یہ زیرو روم
میں کیسے پہنچ گئے " ــــــ لارک کی حیرت بھری آواز سنائی دی
اور عمران سمجھ گیا کہ درمیانی واقعات سے لارک لاعلم ہے ۔
" یہ ایچ ۔ ٹو ۔ روم سے مین پاور پلانٹ میں پہنچ جانے میں کامیاب
ہو گئے تھے ۔ وہاں سے انہیں بڑی مشکل سے یہاں لایا گیا ۔ تاکہ
انہیں ہلاک کیا جا سکے ــــــ یہ ہلاک تو ہو گئے ۔ لیکن کالنگر اور اس
کے ساتھی بھی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے " ــــــ عمران نے جواب
دیا ۔
" اوہ باس ــــ واقعی یہ لوگ انتہائی خطرناک ثابت ہوئے ۔
اب کیا حکم ہے ۔ کیا ان کی لاشیں برقی بھٹیوں میں ڈال دی جائیں "
لارک نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا ۔
" ان کے لیڈر علی عمران سے ایک اہم بات کا پتہ چلا ہے ۔ جو

ہماری لیبارٹری کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے ۔ میں
اس کا فوری طور پر بندوبست کرنا چاہتا ہوں ــــــ تم ایسا کرو کہ
لیبارٹری میں موجود ہر شخص کو ایک جگہ اکٹھا ہونے کا حکم دو ۔ اور پھر
یہاں آ جاؤ ۔ عمران کو میں نے بے ہوش کر رکھا ہے ــــــ میں چاہتا
ہوں کہ یہ بات اس کے منہ سے سب کو سنوائی جائے اور پھر اسے ہلاک
کیا جائے ۔ اس لئے میں یہاں رہوں گا ۔ تم سب کو اکٹھا کر کے یہاں
آ جاؤ ــــــ پھر ہم اسے اٹھا کر وہاں لے چلیں گے "
عمران نے جواب دیا ۔
" اوہ باس ــــــ ایسی کون سی بات ہو سکتی ہے ۔ جس کے لئے
سب کو اکٹھا کیا جائے ۔ میرے خیال میں باس ــــ یہ لیبارٹری
کے لئے اچھا نہیں ہو گا کہ سب مشینیں خالی چھوڑ دی جائیں ۔ اہم
ترین راز حاصل ہو رہے ہیں ان میں رخنہ پڑ سکتا ہے " ــــــ لارک
نے دبے لہجے میں احتجاج کرتے ہوئے کہا ۔
" جو بات اس نے بتائی ہے وہ ان رازوں سے زیادہ لیبارٹری
کے لئے قیمتی ہے ــــــ لیبارٹری میں چند غدار موجود ہیں ۔ ان
کی موجودگی میں ہم بارود کے ڈھیر پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ میں ان
غداروں کو پہچاننا چاہتا ہوں ۔ تاکہ ان کا فوری طور پر خاتمہ کیا
جا سکے " ــــــ عمران نے اس بار لہجے کو سخت بناتے ہوئے
کہا ۔ کیونکہ وہ محسوس کر چکا تھا کہ لارک نے تجویز دبے اور
سہمے ہوئے لہجے میں پیش کی تھی ۔
" غدار اور لیبارٹری میں ــــــ اوہ باس ــــــ واقعی یہ تو

اہم ترین مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے باس ——— میں سب کو ایمرجنسی طور پر کرشن ہال میں جمع ہونے کے احکامات دے دیتا ہوں " لارک نے فوراً ہی جواب دیا۔

" سنو ——— میرے ذہن میں غداروں کو سامنے لے آنے کا ایک پلان ہے۔ تم ایسا کرو کہ ایک میک اپ باکس اپنے ہمراہ لے آؤ۔ اور ساتھ ہی پروفیسر ماتاشا کو بھی لے آؤ ——— باقی لوگوں کو کرشن ہال میں اکٹھا کرو " ——— عمران نے فوراً ہی ایک اور پلان ذہن میں بناتے ہوئے کہا۔

" میک اپ باکس اور پروفیسر کو ساتھ ——— یس باس ——— حکم کی تعمیل ہو گی " ——— لارک نے چند لمحوں کے تذبذب کے بعد جواب دیا۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ہینڈل کو واپس دبا دیا۔ مشین خاموش ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ تیزی سے برابر ہو گئی ——— دیوار کے برابر ہوتے ہی فرش پر لیٹے ہوئے سب ممبران اٹھ کر بیٹھ گئے۔

" آپ کا پلان کیا ہے " ——— صفدر نے کہا۔

" ارے ارے ——— اتنی جلدی ہی زندہ ہو گئے۔ ذرا لارک اور پروفیسر کو تو آنے دو۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے " ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور خود اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ جس پر چیف باس بیٹھا ہوا تھا۔

" اس کمرے میں کوئی دروازہ تو نظر نہیں آ رہا۔ وہ آئیں گے کہاں سے " ——— کیپٹن شکیل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

سے شاید اب احساس ہوا تھا کہ واقعی کمرہ چاروں طرف سے بند تھا۔ ہی کوئی دروازہ تھا نہ کوئی کھڑکی۔

" اسی لئے تو کہتا ہوں کہ شہید بنے رہو۔ نجانے کس طرف سے روازہ نمودار ہو جائے ——— اور اس کے بعد تمہیں شہید ہونے کی مہلت بھی ملے یا نہیں " ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سمجھ کر وہ ایک بار پھر پہلے جیسے انداز میں لیٹ گئے۔ عمران کرسی پر بیٹھا یوں ٹانگیں ہلانے لگا جیسے سچویشن سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہا ہو۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد اچانک کھٹاک کی آواز ابھری۔ اور عمران کی پشت پر دیوار درمیان سے پھٹتی چلی گئی ——— اب وہاں ایک خلا نظر آنے لگا۔ اور عمران چونک کر کھڑا ہو گیا۔ اس خلا میں سے پہلے وہی ادھیڑ عمر لارک اندر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا ——— اس کے پیچھے پروفیسر تھا۔ خالی خالی نظروں کا مالک پروفیسر۔ ان دونوں کے اندر آتے ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی۔

" میک اپ باکس یہاں رکھ دو " ——— عمران نے کہا۔ اور لارک نے میک اپ باکس رکھا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بُری طرح اچھلا۔

" تم ——— تم ——— تمہاری آنکھیں " ——— لارک نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔ شاید اب پہلی بار نزدیک سے دیکھنے پر اُسے احساس ہوا تھا کہ چیف باس اور عمران کی آنکھوں میں فرق ہے ——— مگر اس سے پہلے کہ اس کا

ہاتھ جیب تک پہنچتا عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن نے شعلے اگلے اور لارک لٹو کی طرح گھومتا ہوا فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا ۔۔۔۔ پروفیسر پھٹی پھٹی آنکھوں سے لارک کو مرتا دیکھتا رہا ۔ لیکن وہ کچھ بولا نہیں ۔ اس کا چہرہ ویسے ہی سپاٹ تھا ۔

"تمہاری جگہ لارک شہید ہو چکا ہے ۔ اس لئے تم اس لسٹ سے نکل آؤ دوستو" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا ۔ اور وہ سب مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ پروفیسر چونک کر انہیں یوں زندہ ہوتے دیکھنے لگا ۔

"صفدر ۔۔۔۔ یہ میک اپ باکس سنبھالو ۔ اور کالنگر ۔ لارک اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ جن پر فٹ ہوتے ہوں کر لو ۔ جلدی کرو ۔ میں ذرا پروفیسر سے دو باتیں کر لوں" ۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا میک اپ باکس کی طرف بڑھ گیا ۔

"پروفیسر ۔۔۔۔ یہ کرشن ہال کہاں ہے" ۔۔۔۔ عمران نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا ۔

اور اس کی آواز سن کر جیسے ہی پروفیسر نے عمران کی طرف دیکھا ۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں ۔۔۔۔ نظروں سے نظریں ملتے ہی پروفیسر کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا ۔

"یہ لیبارٹری [illegible] سے بڑا کمرہ ہے ۔ اسے میٹنگ روم کے طور پر استعمال [illegible] ہے" ۔۔۔۔ پروفیسر نے سپاٹ لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ اب تم نے ہماری رہنمائی وہاں تک کرنی ہے ۔ سمجھے پروفیسر" ۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"حکم کی تعمیل ہو گی" ۔۔۔۔ پروفیسر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا ۔

پھر صفدر اور کیپٹن شکیل کو تقریباً آدھ گھنٹہ لگ گیا میک اپ کرنے میں ۔۔۔۔ چیف باس کے ساتھیوں کے لباس گولیوں اور خون سے خراب ہو چکے تھے ۔ اس لئے انہوں نے صرف چہروں کے میک اپ ہی بدلے تھے ۔

"بس ۔۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔۔ اتنا کافی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا ۔

صفدر نے خود اپنے چہرے پر لارک کا میک اپ کیا تھا جب کہ کیپٹن شکیل کالنگر کے میک اپ میں تھا ۔۔۔۔ جب کہ باقی ساتھی کالنگر کے ساتھیوں کے میک اپ میں تھے ۔ صرف جوزف ۔ جوانا اور جولیا اپنی اصل صورتوں میں تھے ۔۔۔۔ پھر عمران نے صرف اپنی آنکھوں کا میک اپ کیا چیف باس جیسا ۔

"جولیا ۔۔۔۔ تم جوزف اور جوانا سمیت یہیں رہو گی ۔ یہ چیف باس بھی یہیں رہے گا ۔ تم نے ہمارے واپس آنے تک اس کی حفاظت کرنی ہے ۔ اسے میں زندہ رکھنا چاہتا ہوں ۔ آخر تک" ۔

عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ تم بے فکر رہو" ۔۔۔۔ جولیا نے سر

بلاتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر ـــــ اب تم یہ دروازہ کھولو۔ اور ہمیں کرشن ہال تک لے چلو" ـــــ عمران نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پروفیسر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور اس نے دیوار کی بنیاد میں ایک جگہ زور سے پیر مارا تو دیوار پھٹ گئی ـــــ اور خلا نمودار ہو گیا۔ اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے باہر آ گئے۔ اب وہ ایک چھوٹی سی راہ داری میں تھے۔ جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں ـــــ عمران کے ساتھیوں نے مشین گنیں اٹھائی ہوئی تھیں۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر پہنچے تو ایک اور راہ داری میں تھے۔ اس راہ داری کا اختتام ایک دروازہ پر ہوا۔ یہ ایک کمرہ تھا ـــــ پروفیسر ان سب کو لے کر اس کمرے میں آیا اور پھر یہ کمرہ کسی لفٹ کی طرح اوپر کو چڑھتا چلا گیا۔ لفٹ جب رکی تو وہ ایک اور راہ داری میں تھے۔ اس راہ داری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔

"یہ کرشن ہال کا دروازہ ہے" ـــــ پروفیسر نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میرے ساتھ آؤ ـــــ اور سنو ـــــ تم بالکل خاموش رہنا" ـــــ عمران نے پروفیسر کو تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر دروازے کو دھکیل کر وہ اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں اس وقت ڈیڑھ سو کے قریب افراد فرش سے نصب کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت اور تجسس کے آثار نمایاں تھے ـــــ سامنے ایک

بڑی سی سٹیج تھی جس پر پانچ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی عمران اندر داخل ہوا کرشن ہال میں بیٹھے ہوئے افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے ـــــ عمران انہیں سر کے اشارے سے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے سٹیج پر چڑھ گیا۔ پروفیسر نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر عمران کرسی پر بیٹھ گیا ـــــ اس نے پروفیسر کو ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا جب کہ باقی افراد خاموشی سے کرسیوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

عمران غور سے ایک ایک چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ دراصل وہ یہ اندازہ کر رہا تھا کہ ان میں سے کتنے ہپناٹزم کا شکار ہیں۔ اور کتنے نارمل ذہنوں سے کام کر رہے ہیں ـــــ لیکن ان میں سے ایک بھی ایسے ہپناٹزم کا شکار نظر نہ آیا تو عمران سمجھ گیا کہ صرف پروفیسر کو ہی ہپناٹزم کا شکار بنایا گیا ہے۔ عمران چاہتا تو گولیوں سے ان سب کو بھون ڈالتا ـــــ لیکن وہ کسی بے گناہ پر از خود گولیاں چلانے کا قائل نہ تھا۔

"سنو ـــــ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ لیبارٹری کو ایک ماہ کے لئے بند کر دیا جائے۔ کیوں کہ ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ اگر لیبارٹری کو ایک ماہ کے لئے بند نہ کیا گیا تو ایک سپر پاور لیبارٹری کو ٹریس کر لے گی ـــــ اب دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایک ماہ تک تم سب یہاں بے کار بیٹھے رہو۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ تمہیں ایک ماہ کی چھٹی دے دی جائے۔ تاکہ تم ایک ماہ کی یہ چھٹی اپنے عزیزوں میں اپنی مرضی سے گزار سکو ـــــ لیکن شرط یہ ہے

کہ تمہیں ایک ماہ بعد واپس آنا ہوگا۔ اور اس دوران کسی سے لیبارٹری کے متعلق کوئی ذکر بھی نہیں کرنا ۔۔۔۔ بولو ۔۔۔۔ تمہیں کون سی صورت پسند ہے "۔۔۔۔ عمران نے چیف باس کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

اور ہال میں موجود ہر شخص انتہائی حیرت بھرے انداز میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگا۔ شاید انہیں اپنی قوت سماعت پر یقین نہ آرہا تھا ۔۔۔۔ کیوں کہ اس لیبارٹری سے باہر صرف مخصوص لوگ جا سکتے تھے۔ ان سے ہٹ کر تو باہر جانے کا کسی کے ذہن میں کوئی تصور بھی نہ تھا۔ اور یہاں ایک ماہ کی مکمل چھٹی مل رہی تھی۔

" چیف باس ۔۔۔۔ ہم باہر کیسے جا سکتے ہیں۔ آؤٹ کنٹرول کمپیوٹر تو ہمیں باہر نہیں جانے دے گا "۔۔۔۔ ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر کہا۔

" شٹ اپ ۔۔۔۔ جب میں چھٹی دے رہا ہوں تو کمپیوٹر تمہیں کیسے روک سکتا ہے۔ بیٹھ جاؤ "۔۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور وہ نوجوان سہم کر بیٹھ گیا۔

" بب ۔۔۔۔ باس ۔۔۔۔ آپ کی مہربانی ہے۔ اگر آپ چھٹی دے دیں۔ ہمیں اپنے بیوی بچوں اور عزیزوں سے ملے عرصہ ہو گیا ہے۔ وہ شاید یہی سمجھتے ہوں گے کہ ہم کہیں مر مرا گئے ہوں گے۔ ہمارے جانے سے وہ بے حد خوش ہوں گے ۔۔۔۔ اور ایک اور مہربانی بھی دیں کہ فاراک آفس کو بھی حکم دے دیں کہ وہ ہمیں چھٹی منانے کے لئے معقول رقم بھی مہیا کر دے ۔۔۔۔ تاکہ ہم اپنے عزیزوں

کے لئے کچھ تحفے بھی لے جائیں۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہم لیبارٹری کے بارے میں اپنے ہونٹ سی لیں گے اور واپس بھی آ جائیں گے "۔ ایک اور آدمی نے اٹھ کر کہا۔

" کیا تم حلف لیتے ہو "۔۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ہاں ۔۔۔۔ ہم حلف لیتے ہیں "۔۔۔۔ سب نے بیک آواز ہو کر جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔۔ تمہاری تجویز منظور ہے۔ تم ابھی یہیں رہو گے۔ جب تک میں تمہارے باہر جانے کے انتظامات مکمل نہ کر لوں۔ اور فاراک آفس کو رقم مہیا کرنے کا حکم نہ دے دوں۔ فاراک آفس تم سب کو دس دس ہزار ڈالر دے گا۔ کافی ہیں "۔ عمران نے حاتم طائی بنتے ہوئے کہا۔

" یہ بہت ہیں ۔۔۔۔ یہ بہت بڑی رقم ہے ۔۔۔۔ بہت بہت شکریہ "۔۔۔۔ سب نے خوشی سے نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔ انہیں شاید خواب میں بھی تصور نہ تھا کہ انہیں اتنی بڑی رقم بھی اکٹھی مل سکتی ہے۔

" او۔کے ۔۔۔۔ سنو پروفیسر ۔۔۔۔ اب تمہیں یہاں آ کر اطلاع دے گا اور پھر تمہیں باہر چھوڑ آئے گا۔ اب تم نے پروفیسر کا حکم یوں ماننا ہے جیسے تم میرا مانتے ہو ۔۔۔۔ اور اگر کسی نے حکم عدولی کی تو اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے گا "۔

عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر دروازے

کی طرف بڑھ گیا۔ پروفیسر اور عمران کے ساتھی بھی خاموشی سے باہر آ گئے۔ عمران نے دروازہ بند کر کے اسے باہر سے لاک کر دیا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھا۔

"سنو پروفیسر ——— اب مجھے فوراً کنٹرول روم میں لے چلو۔" ——— عمران نے پروفیسر سے کہا اور پروفیسر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ انہیں ایک دروازے کے سامنے لے آیا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

"اس کا کنٹرول کمپیوٹر کہاں ہے۔" ——— عمران نے پروفیسر سے پوچھا۔ اور پروفیسر نے کی ہول کی طرف اشارہ کر دیا۔ عمران نے اپنی مشین گن کا رخ دروازے کی طرف کیا۔ اور پھر ٹریگر دبا دیا ——— لوہے کا دروازہ گولیوں سے چھلنی ہونا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ایک کھٹاک کی آواز سے چھلنی شدہ دروازہ خود بخود اندر کی طرف کھلتا چلا گیا۔

"کمپیوٹر تباہ ہو گیا ہے۔" ——— پروفیسر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں اکا دکا مشینیں نظر آ رہی تھیں۔ ایک بڑی سی میز اور اس کے پیچھے ایک کرسی موجود تھی ——— میز پر ایک ریڈیو ٹرانسمیٹر نما مستطیل سی مشین تھی۔ ایک طرف ایک تکونی آلہ موجود تھا۔

"پروفیسر ——— اب ان لوگوں کو لیبارٹری سے باہر نکالنے کا کیا طریقہ ہو گا۔" ——— عمران نے پروفیسر سے پوچھا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔" ——— پروفیسر نے سپاٹ سے

لہجے میں جواب دیا۔ اور عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے میز کی درازیں کھولنی شروع کر دیں ——— میز کی ایک دراز کے اندر اسے سرخ رنگ کی ایک فائل مل گئی۔ عمران نے جیسے ہی فائل کھولی وہ چونک پڑا۔ یہ اسی لیبارٹری کی فائل تھی ——— عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اس نے فائل غور سے پڑھنا شروع کر دی۔ خاصی ضخیم فائل تھی۔ عمران اسے جستہ جستہ دیکھتا رہا۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اور وہ اسے غور سے پڑھتا رہا۔

"ٹھیک ہے ——— اب گیٹ وے کھولنے کا پتہ چل گیا ہے۔" عمران نے سر اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے بعد اس نے سامنے پڑی ہوئی مشین کا ایک بٹن دبا دیا ——— دوسرے لمحے دیوار کے ساتھ نصب ایک مشین میں زندگی دوڑ گئی۔ عمران تیزی سے مختلف بٹن دباتا چلا گیا۔ مشین کے درمیان لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی ——— اس پر تیزی سے منظر بدلتے چلے گئے۔ اور پھر اسی جگہ کا منظر ابھر آیا جہاں وہ کوبرا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ عمران نے ایک نظر پھر فائل پر ڈالی اور اس کے بعد وہ تکونی آلہ اٹھایا اور اس کا سب سے نیچے والا بٹن دبا دیا ——— اس بٹن کے دبتے ہی مشین سے آواز نکلی۔

"ماسٹر کنٹرول کمپیوٹر کوڈ پلیز۔" ——— مشین سے نکلنے والی آواز کا لہجہ مشینی تھا۔

"زیرو تھرٹی۔ زیرو تھرٹی۔ ون تھرٹی۔ ون تھرٹی۔ زیرو آؤٹ۔" عمران نے فائل پر سے کوڈ پڑھتے ہوئے کہا۔

"ٹائم؟" ___ چند لمحوں بعد آواز سنائی دی۔

"ہاف ہاور" ___ عمران نے آدھے گھنٹے کا ٹائم بتا دیا اور پھر اس نے کڑکڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ایمرجنسی گیٹ وے کو کھلتے دیکھا۔ عمران نے بٹن دبا دیا۔ اب آدھے گھنٹے تک یہ دروازہ کھل گیا تھا۔

"پروفیسر ___ تم کرش ہال میں موجود تمام افراد کو لے کر انہیں ایمرجنسی گیٹ وے سے باہر بھیج کر واپس آؤ" ___ عمران نے پروفیسر کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اور پروفیسر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

"یہ پروفیسر آخر تمہارا حکم اس قدر فرمانبرداری سے کیوں مان رہا ہے" ___ صفدر نے کہا۔

"وہی تل خوانی اور میتھی کا کمال ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور ساتھ ہی اس نے فائل اٹھا کر دوبارہ پڑھنی شروع کر دی۔

کافی دیر بعد اس نے سر اٹھایا۔ اور پھر تکونی آلہ اٹھا کر ایک اور بٹن دبا دیا ___ تو دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی۔ جھماکہ سا ہوا اور پھر سکرین پر اس کمرے کا منظر ابھر آیا۔ جس میں جولیا۔ جوزف اور جوانا موجود تھے ___ جولیا کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ جوزف اور جوانا ایک طرف کھڑے تھے۔ چیف باس کو انہوں نے اُسی ٹکٹکی سے باندھ رکھا تھا۔ جس سے اس نے ان سب کو باندھا تھا۔ چیف باس ہوش میں تھا۔ اور بُری طرح چیخ رہا تھا ___ اس کا منہ

بار بار کھل بند ہو رہا تھا۔

اُسی لمحے عمران کی نظریں پہلی سکرین پر پڑیں۔ وہاں پروفیسر اور کرش ہال والے افراد پہنچ چکے تھے ___ اور وہ سب تیزی سے اس کھلی جگہ میں غائب ہوتے جا رہے تھے۔ جب کہ پروفیسر ایک طرف کھڑا تھا۔ جب سب افراد اس کھلی جگہ میں غائب ہو گئے تو پروفیسر میکانکی انداز میں واپس مڑا ___ عمران اس کھلی جگہ کو دیکھ رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ کھلی جگہ دوبارہ بند ہو گئی۔ عمران نے مشین بند کر دی ___ تھوڑی دیر بعد پروفیسر کنٹرول روم میں داخل ہوا۔

"وہ سب چلے گئے ہیں" ___ پروفیسر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"گڈ ___ اب تم جا کر چیف باس کو یہاں لے آؤ"

عمران نے کہا اور پروفیسر واپس مڑ گیا۔

عمران نے تکونی آلے پر دبائے ہوئے بٹن کو دوبارہ دبایا تو جولیا اور اس کے ساتھی چونک پڑے ___ کیوں کہ سامنے والی دیوار پھٹ گئی تھی اور اس میں وہی مشین نظر آنے لگی تھی جس سے عمران نے لارک سے بات کی تھی۔ مشین خود بخود چل پڑی تھی۔

"جولیا ___ میں عمران بول رہا ہوں" ___ عمران نے کہا۔

"ہاں ___ کیا ہوا ___ تم تو ہمیں بھول گئے"۔

جولیا نے اٹھ کر مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں نے لیبارٹری کا مکمل کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ سب لوگوں کو سوائے پروفیسر کے باہر نکال دیا ہے ——— اب پروفیسر کو میں تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ وہ تم سب کو لے کر یہاں میرے پاس آجائے گا۔ جوانا ——— تم نے چیف باس کو اٹھا کر لے آنا ہے۔ اور سنو ——— اس کا خیال رکھنا۔ کوئی حرکت نہ کرنے پائے" عمران نے آخری ہدایت جوانا کو کی۔

"یس ماسٹر" ——— جوانا نے وہیں کھڑے کھڑے جواب دیا۔ اُسی لمحے عمران نے پروفیسر کو اس کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔

"پروفیسر ——— الرٹ" ——— اچانک چیف باس نے چیخ کر پروفیسر سے کہا اور پروفیسر کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا۔ اور عمران چونک پڑا۔

"جوانا ——— چیف باس کو فوراً بے ہوش کر دو ——— جلدی" عمران نے چیخ کر کہا۔

"پروفیسر ——— ان کو ہلاک کر دو۔ ریڈ بٹن آن کر دو" چیف باس نے اُسی لمحے چیخ کر کہا۔ اور پروفیسر تیزی سے اس مشین کی طرف لپکا۔

"جوزف ——— پروفیسر کو روکو ——— پکڑ لو اسے" عمران نے چیخ کر جوزف سے کہا۔ اور جوزف کسی عقاب کی طرح مشین کی طرف بڑھتے ہوئے پروفیسر پر جھپٹ پڑا ——— دوسرے لمحے بوڑھا پروفیسر جوزف کے طاقتور بازوؤں میں پھڑپھڑانے لگا۔ اُسی لمحے جوانا نے پوری قوت سے چیف باس کی کنپٹی پر مکہ مارا اور ایک ہی مکے سے چیف باس کا سر ڈھلک گیا ——— جیسے ہی چیف باس کا سر ڈھلکا پروفیسر بھی اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔

"اب اسے چھوڑ دو جوزف" ——— عمران نے کہا اور جوزف نے پروفیسر کو چھوڑ دیا۔ وہ اب خاموش کھڑا تھا۔

"بڑی حماقت ہوئی مجھ سے ——— یہ خیال ہی نہ رہا تھا کہ پروفیسر بھی چیف باس کی ٹرانس میں ہے۔ اگر وہاں جوزف اور جوانا نہ ہوتے تو صورت حال پلٹ بھی سکتی تھی" ——— عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب پروفیسر کے ساتھ تم میرے پاس آجاؤ" ——— عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی بٹن آف کر دیا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے" ——— صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ۔ میں، پروفیسر اور چیف باس یہاں رہیں گے۔ میں یہاں ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو سے رابطہ قائم کر کے اُسے رپورٹ دوں گا ——— پھر وہ جیسے حکم کرے گا۔ تم اس دوران ہوٹل میں رہو گے" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور انہوں نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد پروفیسر، جولیا، جوزف اور جوانا کو لے کر کنٹرول روم میں آگیا ——— جوانا نے بے ہوش چیف باس کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ اور پیر بدستور بندھے

ہوئے تھے۔ پھر عمران نے دوبارہ ایمرجنسی گیٹ وے کھولا۔
اور ان سب کو باہر جانے کی ہدایت کی۔
پروفیسر ایک بار پھر عمران کے حکم پر انہیں چھوڑنے کے لئے
گیا۔ اور عمران نے فائل کو دیکھتے ہوئے وسیع حیطہ عمل کے ٹرانسمیٹر
کو آن کر کے اس پر ایکسٹو کی مخصوص فریکونسی سیٹ کرنی شروع
کر دی ...... چیف باس اپنے ہی کنٹرول روم کے فرش پر
بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں رابطہ قائم ہو گیا۔
"ہیلو ہیلو ۔۔۔ عمران کالنگ ۔۔۔ ایکسٹو اوور"
عمران نے اصل آواز میں کہا۔
"یس ۔۔۔ ایکسٹو سپیکنگ ۔۔۔ عمران تم زندہ ہو
اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز ابھری۔
"تو تم میرا فاتحہ بھی پڑھ چکے ہو اوور" ۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے صفدر نے اطلاع دی تھی کہ آپ جوزف اور جوانا غار میں
گر کر ہلاک ہو گئے ہو ۔۔۔ لیکن میں نے انہیں ڈانٹ دیا تھا۔
مجھے یقین تھا کہ آپ مر نہیں سکتے۔ لیکن میں پریشان تھا۔ بعد میں
کوشش کی کہ صفدر وغیرہ سے رابطہ قائم ہو لیکن کوئی رابطہ قائم
نہ ہو سکا ۔۔۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ خود فیلسوانا آؤں کہ آپ
کی کال آ گئی اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"کیوں ۔۔۔ تمہیں یقین کیوں نہ آیا۔ اس کا مطلب ہے میں
مر بھی جاؤں پھر بھی تمہیں یقین نہیں آئے گا اوور" ۔۔۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"کیسے یقین آ جائے۔ مرنے کے بعد بھی آپ کی کال تو موصول ہو
ہی جاتی ہے اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔
اور عمران اس کے اس خوب صورت جواب پر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔
"اچھا ۔۔۔ اب میری بات غور سے سنو۔ میں نے نہ صرف
اسٹار ٹریک کی لیبارٹری کو تلاش کر لیا ہے۔ بلکہ اس پر قبضہ بھی
کر لیا ہے ۔۔۔ اور اس وقت اسٹار ٹریک میرے سامنے بے ہوش
پڑا ہے اوور" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"اوہ ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ جلدی سے تفصیلات بتائیے۔
تاکہ میں ایکریمیا کے صدر پر رعب ڈال سکوں اوور"
بلیک زیرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"رعب بھی ڈال لینا۔ یہاں پہنچ کر میری نیت میں کچھ فرق آ گیا
ہے۔ یہاں اس قدر جدید ترین مشینری نصب ہے۔ کہ اگر یہ
مخصوص مشینری ہمارے ملک کے خلائی ریسرچ لیبارٹری کے
کے شعبے کو میسر آ جائے تو یقیناً ہم اس میدان میں سپر پاورز
کے مقابل آ سکتے ہیں ۔۔۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ خلائی ریسرچ
لیبارٹری کے سربراہ پروفیسر غزنوی کی کوڈ فریکونسی مجھے بتاؤ۔ میں
اس سے بات کرتا ہوں ۔۔۔ میرا خیال ہے۔ اسے یہاں بلوا کر
یہاں سے مخصوص مشینری کو اس کے مشورے سے پاکیشیا منتقل
کئے جانے کے انتظامات مکمل کر لوں ۔۔۔ اس کے بعد بقیہ لیبارٹری
اور اسٹار ٹریک کو ایکریمیا کے صدر کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔

چلو کچھ تم ہماری مہم کا خرچہ نکل آئے گا اوور" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ——— ویری گڈ ——— یہ تو بہت اچھا آئیڈیا ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں اوور" ——— بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"تم تو بڑے سخی استاد بنتے جا رہے ہو۔ ہر بات پر ویری گڈ کہے جا رہے ہو اپنے شاگردوں کو ——— بہر حال جلدی کرو اوور" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دوسری طرف سے خاموشی طاری رہی۔ شاید بلیک زیرو پروفیسر غزنوی کی کوڈ فریکونسی معلوم کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھا۔

اور عمران خاموش بیٹھا فرش پر پڑے ہوئے اسٹار ٹریک کو دیکھ رہا تھا۔ جس نے درحقیقت تمام سپر پاورز کو چکر میں ڈال رکھا تھا۔

اسی لمحے پروفیسر اندر داخل ہوا۔

"ہیلو پروفیسر ——— اب تمہارا کیا پروگرام ہے"۔ عمران نے پروفیسر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چہکتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسپیس مارسیلا ناتیار کرنا ہے۔ ابھی تھوڑا سا کام رہتا ہے" ——— پروفیسر ابھی تک اپنے ٹریک پر ہی چل رہا تھا۔

عمران چند لمحے غور سے اس بوڑھے پروفیسر کو دیکھتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مشینی طور پر اس کے اعلیٰ ترین ذہن کو جس انداز میں کنٹرول کیا گیا ہے ——— اس کے بعد اب یہ کسی بھی صورت میں نارمل تو نہیں ہو سکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ ایکریمیا اسے ایک گراں قدر تحفہ سمجھ کر اپنی خلائی لیبارٹری میں رکھ لے گا۔ ایکریمیا میں ایسے ماہرین بافراط موجود ہوں گے جو عمران کی طرح پروفیسر کے ذہن کو ٹرانس میں لے آ کر اس سے کام لے سکیں چنانچہ پھر پروفیسر کی خدمات سے پاکیشیا کیوں محروم رہے ——— کیوں نہ لیبارٹری کی مخصوص مشینری کے ساتھ ساتھ پروفیسر کو بھی پاکیشیا منتقل کر دیا جائے۔ اس طرح پروفیسر کی موجودگی پاکیشیا کو اس میدان میں بہت آگے لے جائے گی۔

"پروفیسر ——— کیا آپ پاکیشیا کے لئے کام کریں گے"۔ عمران نے چند لمحے سوچنے کے بعد پروفیسر سے پوچھا۔

"پاکیشیا" ——— پروفیسر نے سپاٹ سے انداز میں کہا۔

"ہاں ——— میرا ملک پاکیشیا ——— براعظم ایشیا کا عظیم ترین ملک" ——— عمران نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"مجھے وہاں کیا کرنا ہوگا" ——— پروفیسر نے پوچھا۔

"خلائی ریسرچ" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں اس ملک کے لئے کام کرتے ہوئے فخر محسوس کروں گا۔ جس میں تم جیسے سپر مائنڈ لوگ رہتے ہیں" ——— پروفیسر نے جواب دیا۔ اس کی خالی اور سپاٹ آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے چمک سی پیدا ہوئی۔ اور عمران بے اختیار اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں زندگی میں پہلی بار حیرت کی شدت سے پھٹی جا رہی

تھیں۔

"کک ــــ کک ــــ پروفیسر ــــ کیا تم نارمل ہو۔ یہ تمہاری آنکھوں میں چمک" ــــ عمران نے کرسی سے اٹھ کر پروفیسر کی طرف بڑھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور پروفیسر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کی آنکھوں میں زندگی کی چمک بجلی کی طرح جھلکنے لگی۔

"جب تم نے پہلی بار میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میرے ذہن کو جھٹکا دیا تھا۔ میں اسی وقت ہی نارمل ہو چکا تھا ــــ اور مجھے اسی لمحے تمہاری اعلیٰ ترین ذہنی صلاحیتوں کا احساس ہو گیا تھا۔ اور میں صرف تمہیں مزید چیک کرنا چاہتا تھا۔ اگر تم مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے جانا چاہتے یا میری مرضی کے خلاف کوئی کام کرتے تو یہ دیکھو"

پروفیسر نے اپنی آستین کو جھٹکا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک پنسل ٹارچ نما آلہ نمودار ہو گیا۔

پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا۔ پروفیسر نے اس آلے کا رخ فرش کی طرف کر کے اس کا بٹن دبا دیا ــــ اس میں نیلے رنگ کی شعاع نکل کر فرش پر پڑی۔ اور فرش کا کافی سارا حصہ یوں غائب ہو گیا جیسے وہاں اس کا وجود ہی نہ ہو۔ اب وہاں گڑھا سا پڑ گیا تھا۔

"اوہ ــــ تو پھر تم نے میرا ساتھ اس انداز میں کیوں دیا۔ تم اسٹار ٹریک کا بھی ساتھ دے سکتے تھے" ــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ خود غرض۔ ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ جو صرف اپنی ذاتی

غرض کے لئے لوگوں کی ذہنی صلاحیتوں پر ڈاکہ مارتا ہے۔ جب کہ تم اپنے ملک کی ترقی کے لئے مجھے لے جانا چاہتے ہو ــــ مجھے اس آدمی سے شدید نفرت تھی۔ اور یقین کرو میں نے کئی بار سوچا کہ اس آلے سے تمہارا اور اس کا بیک وقت خاتمہ کر کے یہاں سے نکل جاؤں ــــ لیکن نجانے کون سی طاقت ہر وقت مجھے روک دیتی تھی۔ تمہاری بے پایاں ذہانت ــــ تمہاری جرأت ــــ تمہاری بے غرضی ــــ.. اور سب سے بڑی بات کہ تم نے لیبارٹری کے بے گناہ افراد کے خون سے ہاتھ رنگنے سے جس طرح اجتناب کیا ہے۔ مجھے تم سے محبت سی ہو گئی ہے" ــــ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ پروفیسر ــــ تم واقعی عظیم ہو۔ اور میں تو ایک احمق سا آدمی ہوں۔ یقین نہ آئے تو جولیا سے پوچھ لینا" ــــ عمران نے بے اختیار آگے بڑھ کر پروفیسر کو گلے سے لگا لیا۔

اسی لمحے بلیک زیرو کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری اور پروفیسر نے عمران کو علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہاری کال سن لی ہے۔ پروفیسر غزنوی کو یہاں بلانے کی ضرورت نہیں ہے ــــ میں تمہیں بتاؤں گا کہ یہاں سے کون سی مشینری کس طرح لے جانی ہے۔ کون سی ہمارے ملک پاکیشیا کے لئے ضروری ہے اور کون سی غیر ضروری"

پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور عمران کا چہرہ فخر و مسرت سے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

پروفیسر ماناشا کی زبان سے پاکیشیا کے لئے ہمارا ملک کے الفاظ نکلنے کا مطلب یہی تھا کہ اب خلائی ریسرچ کے میدان میں پاکیشیا کا نام سرفہرست آجائے گا ——— اور عمران سوچ رہا تھا کہ شاید یہ اس کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ ایسا کارنامہ جس کے نتیجے میں پاکیشیا عظمت کے سفر پر اور آگے بڑھ جائے گا۔ اس نے بلیک زیرو کو جواب دینے کی بجائے ایک بار پھر بے اختیار ہو کر پروفیسر کو گلے سے لگا لیا۔

ختم شد